

بَارِكْ فِي الْبَارِكِ فِي يَوْمِ الْبَارِكِ  
كثروهم على صلاة

تتوون ككاتها ككها  
حين حين

# البركة

صاهها شاشا  
وقد عهها في السماء

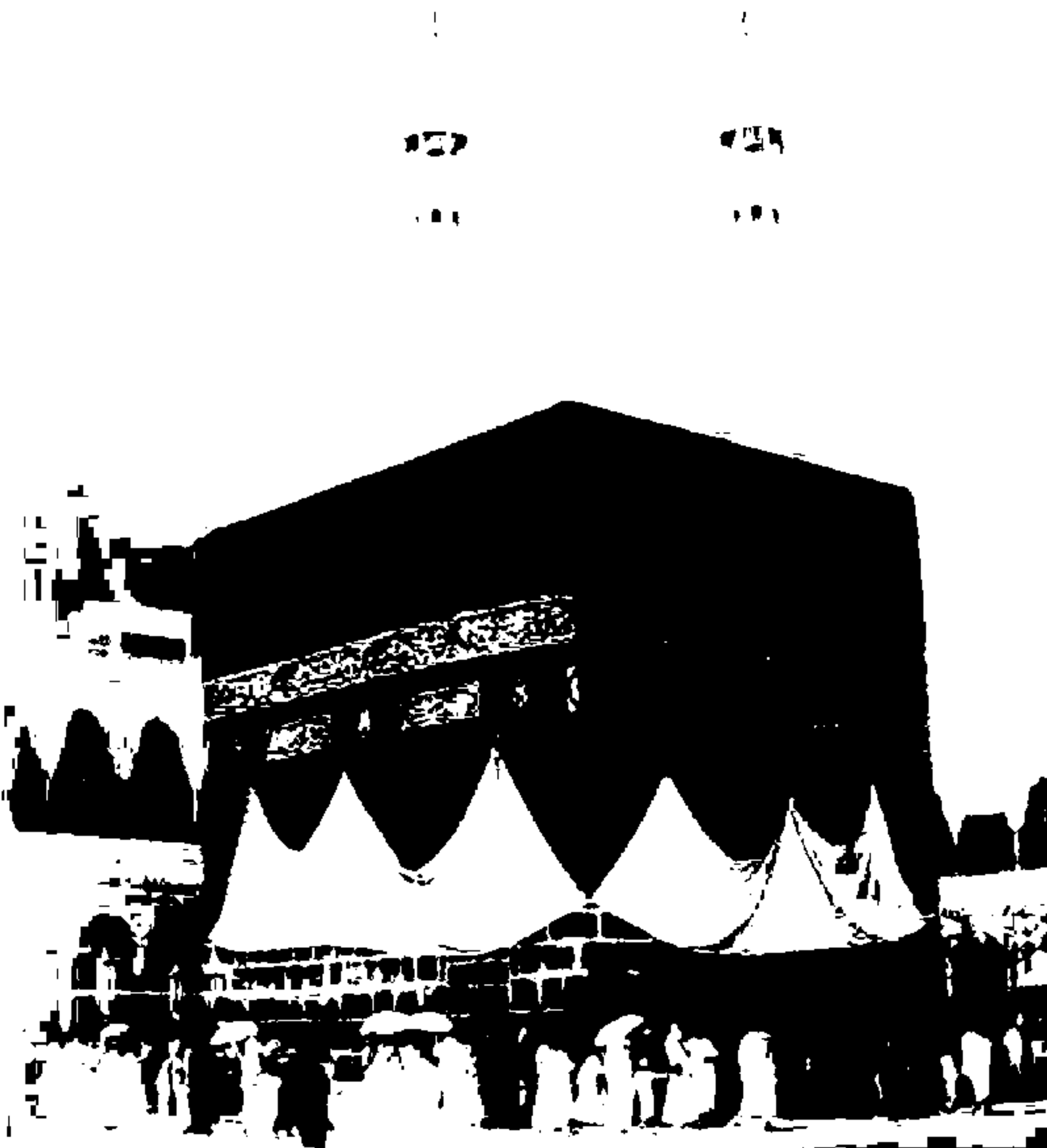
فضلك الصلوة والصلوة  
على افضل المخلوق وسيد الانام  
صلى الله تعالى عليه وآله وسلم

ازم:

حضرت علامہ الحاج

مترجمہ محمد امین  
صا و امت ہا ہا

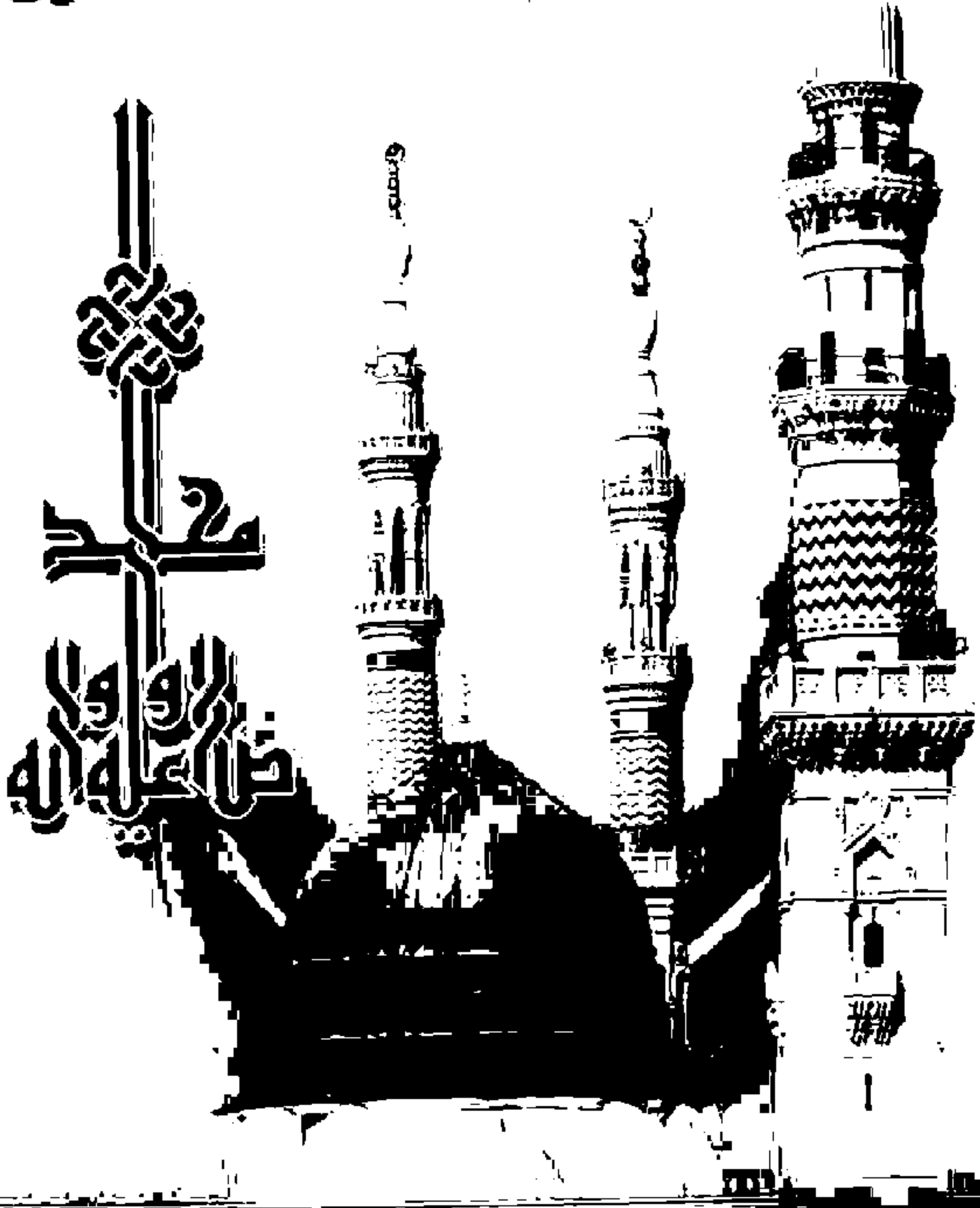
# اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ



marfat.com

Marfat.com

وَالسَّلَامُ عَلَىٰ رَحْمَتِ الْعَالَمِينَ



marfat.com

Marfat.com



marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، مُحَمَّدًا وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

- (1) تواضع و انکساری کو وطیرہ بنا لو تو مقامِ درویشی عطا ہوگا۔
- (2) برکتی کواپنے سے بہتر جانو تو تم سب سے بہتر ہو جاؤ گے۔
- (3) علم و علماء کا ادب کرو اس سے روحانی ترقی نصیب ہوں۔
- (4) دنیا اور دنیا داروں سے بے نیاز رہو کیونکہ دنیا کی محبت ہر برائی کی جڑ ہے۔
- (5) وہ کتنا بد نصیب انسان ہے جس کے دل میں جانداروں پر رحم کرنے کی عادت نہیں۔
- (6) نیکی سے نیک کی صحبت بہتر ہے اور برائی سے بڑے کی صحبت بدتر ہے۔
- (7) ہر کام میں اللہ تعالیٰ پر توکل رکھو۔ ومن یتوکل علی اللہ فاجعلنا
- (8) چغلی اور غیبیت سے بچو جنتی بن جاؤ گے۔
- (9) اگر کوئی تکلیف جائے تو بے خبر نہ ہو ورنہ محسوس تکلیف پہنچانے لے۔
- (10) رسول خدا سید المرسلین اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارہوں اور گستاخوں کے ساتھ عداوت رکھنا اللہ جس جوہ اور رسول تعالیٰ اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کا بہترین ذریعہ ہے۔

و السلام

فتیمہ ابوسعد محمد بن غنیمہ، داؤد مدنیہ  
تلمیذ پروفیسر ہیں

marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَنَا  
هَذَا الْيَوْمَ إِنَّكَ أَكْبَرُ

تَعْلُوقٌ أَكْثَرُهَا كَلَّ حِينَ يَبْدَأُ بِهَا  
يَقْرَأُ

# الْبُرُوقُ

شَارِبٌ وَقَدْ عَمَّهَا فِي السَّمَاءِ

فَضْلًا الصَّلَاةَ وَالنَّسْكَ  
عَلَىٰ أَفْضَلِ الْخَلْقِ وَسَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ  
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

أزوتلم:

حضرت علامہ الحاج مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

ناشر:

مکتبہ سلطانیہ

محمد پورہ، مین بازار، فیصل آباد، پاکستان

فون: 0092 41 2637239

marfat.com  
Marfat.com

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَسْرَفَ عَلَيْهِ

مَسْرُوفٌ  
وَأَسْرَفَ عَلَيْهِ



marfat.com

Marfat.com

# درود پاک والی جامع مسجد گلزارِ مہینہ

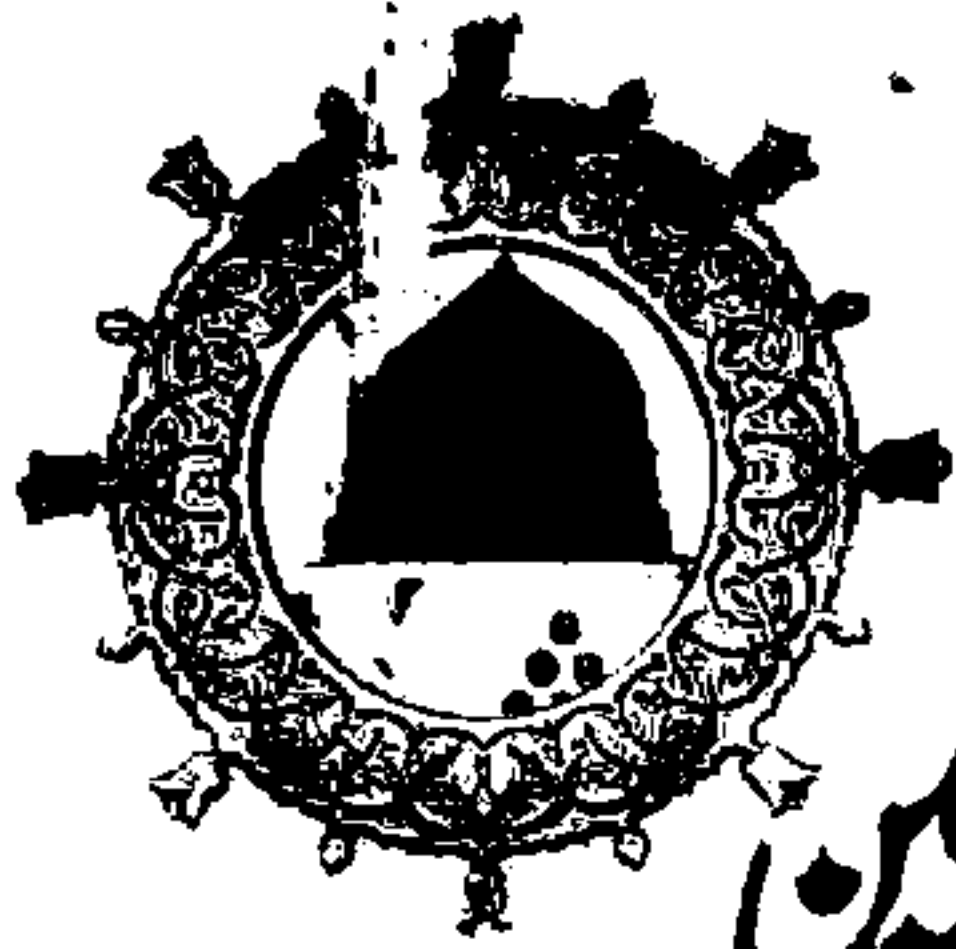


محمد پورہ فیصل آباد۔ پاکستان

marfat.com

Marfat.com





# سید المریدین امام الشہین

خواجہ دنیا و دین گنج و فنا!  
 آفتابِ شرح و دریایے یقین!  
 خواجہ مگوین و سلطانِ ہمد!  
 صاحبِ معراج و صد کائنات!  
 مہدیِ اسلام و ہادیِ سبل!  
 بہر دو گیتی از وجودش نام یافت  
 نور او مقصودِ مخلوقات بہت  
 بہر خویش آں پاک جانِ آفرین  
 آفریش از مقصود نیست  
 در بنا و اوست موجودیکہ بہت  
 ماہ آفرینش او بجز کافہ  
 کعبہ زو تشریف آفرینش  
 جبرئیل از دست او شہر و دیار  
 عقل را در خلوت اورا نہایت  
 اوست سلطانِ طفیل باوہر  
 صدر و بدر بہر دو عالم مصطفی  
 نور عالم رحمت اللعین  
 آفتابِ حسانِ ایمان ہمہ  
 سایہ حق خواجہ خورشید ذات  
 مغنی غیب و امام جہند و کل  
 عرش نیز از نام او آدم یافت  
 اصل معدومات موجودات بہت  
 بہر او خلق جہاں را آفرینش  
 پاک و امن تر از موجودیت  
 و ز رضا اوست مقصودیکہ بہت  
 مہر و فرہاش از پس تافہ  
 گشت این ہر کہ دروے را یافت  
 در لباس وجبہ زان شد آشکار  
 علم نیز از وقت او آگاہیت  
 اوست وہم شاہ و خیل باوہر

ہم پس و مستشرق عالم ہون  
خواہی ہر دو عالم تا ابد  
یا رسول اللہ! بس رہاندم  
بیکساں راکس توئی در ہر نفس  
یک نظر سوتے من غمخوارہ کن  
دیدہ جاں راتھائے تو بس ست  
اسکو آمد ز فلک معراج او  
سابق و ستر یک شب ہم آہن  
گرو و عقب احمد علی حد  
باد بر کف خاک برس رہاندم  
من ندارم در دو عالم جز تو کس  
چارہ کار من بے چارہ کن  
ہر دو عالم را رضائے تو بس ست  
انبیاء و اولیاء معراج او

ہر دم از ماصد در و صد سلام  
بر رسول و آل و اصحابش تلم

خواجہ فرید الدین عطار رومی

یا صاحب الجمال و البیاض  
من قہمک المذنب لغت در نور القہم  
لا یکن الیوم ہذا یوم کان حقیقہ  
بعدا از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر  
بہار شریک شمس القون قنہ

# استدائتہ

فَخَذَرْنَا عَلَىٰ اسْمِهِ الْبُكْرَةَ وَ عَلَىٰ آلِهِ وَ اصْحَابِهِ اجْتَمَعِينَ اِمَّا بَعْدُ

والد گرامی قدر حضرت العلام مولانا مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی تصنیف لطیف آب کوثر "تعال تقریباً ایک لاکھ کے قریب چھپ چکی ہیں۔ مختصر وقت میں اس کتاب نے علماء و مشائخ اور پڑھے لکھے طبقہ میں جو مقبولیت حاصل کی ہے وہ نفس خداوندی پر وال ہے۔ علماء کرام کی نظر میں اردو زبان میں قصائل و روثریف کے پاکیزہ عنوان پر اس سے بہتر کتاب اب تک نہیں لکھی گئی۔ فَلَلهِ الْحَمْدُ۔ اس کتاب مستطاب کے مطالعہ سے قاری کے دل میں محبتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس جذبات موجزن ہوتے ہیں جس سے عقائد کی اصلاح بھی خود بخود ہو جاتی ہے۔ اس میں واعظین کے لیے وافر مواد موجود ہے متعدد ایسے خطیب دیکھنے میں آئے کہ جب انہوں نے آب کوثر میں درج مودت پتے سامعین کو ملاحظہ فرمایا تو پوسے مجمع پر وجد کی کیفیت طاری ہو گئی۔ سب نمایاں بات یہ کہ اس کے مطالعہ سے جب ایمان کی روشنی نصیب ہوتی ہے تو قاری کے دس میں درود پاک کی کثرت کا ذوق شوق پیدا ہوتا ہے پھر وہ آسانی سے درود پاک کثرت سے پڑھ سکتا ہے جو دونوں جہان کی سعادت اور قبر و برزخ کا نور ہے خود فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر شاہد ہے مَنْ صَلَّى عَلَيَّ مَرَّةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے خداوند قدوس اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو کثرت سے درود شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

کتاب کے سامنے ہے پر تیبے اگر قلب میں سوز اور محبت پید ہو تو والد گرامی قدر اس نصیرے کے لیے دعا ضرور فرمائیے۔

مُحَمَّدٌ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ أَحْسَنُ مَا سَعَدْنَا مُحَمَّدٌ

اللہ تعالیٰ اس پر سوز پید ہو تو والد گرامی قدر اس نصیرے کے لیے دعا ضرور فرمائیے۔

# استاذ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی  
حَبِیْبِهِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِیْنَ -  
فقیر کو اس بات کا پورا پورا احساس ہے کہ فقیر فن تصنیف کی اہلیت  
نہیں رکھتا۔ لہذا قارئین کرام سے اپیل ہے کہ فقیر کی کوتاہیوں سے چشم پوشی کریں  
اور ”خُذْ مَا صَنَعْتُ دَغَ مَا كَدَّرْتُ“ پر عمل کرتے ہوئے دُعا خیر سے نوازیں۔  
اگر کوئی خیر اور بھلائی کی بات دیکھیں تو یہ اللہ تعالیٰ کی توفیق پر محمول کریں۔  
اللہ تعالیٰ اس کتاب کو قبول فرمائے اور فقیر اور فقیر کے والدین نیز جن  
احباب نے اس کار خیر میں تعاون کیا ہے ان کے لیے بخشش کا ذریعہ بنائے آمین

بجاء حَبِیْبِهِ الْاٰمِیْنِ الْکَرِیْمِ صَلَّى اللّٰهُ  
تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَاٰزْرَ وَاٰحِبِّهِ  
الطَّاهِرَاتِ الْمُطَهَّرَاتِ الطَّیِّبَاتِ اُمَّهَاتِ  
الْمَوْمِنَاتِ وَذُرِّیَّتِهِ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ۝

فقیر ابو سعید غفرلہ

# آکھوں

جس میں علم کے موتی اتنے کہ علماء کے لیے قیمتی سرمایہ۔  
 زبان اتنی آسان کہ بچے بھی روانی سے پڑھ سکیں۔  
 زبان میں اتنی مٹھاس کہ ختم کیے بغیر چھوٹے کوچی نہ چاہے۔  
 برکتوں سے اتنی بھر پور کہ جس گھر میں ہو وہ مصیبتوں سے محفوظ رہے۔  
 اس محبت سے لکھی گئی کہ پڑھنے والا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے  
 محبت و الفت کی مہک محسوس کرے۔

اس جذبے سے لکھی گئی کہ قاری اپنی آنکھوں پر قابو نہ پاسکے۔  
 قیمت صرف اتنی کہ ایک مرتبہ نبی عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیار و  
 الفت میں ڈوب کر پڑھ لی جائے۔

اکثر ایسے بھی ہوا کہ دوران مطالعہ قاری بارگاہِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم  
 میں اپنی آنکھوں کے موتی نچھاور کر رہا جیسے ہی عالمِ دار فنگلی میں بھیگی  
 پلکیں آپس میں پیوست ہوئیں تو منظرِ جمالِ الہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کا چمکتا نور برساتا چہرہ سامنے تھا۔

آپ بھی گوشہ تنہائی میں بیٹھ کر ادب و احترام سے اسے پڑھیے  
 ہو سکتا ہے کہ کرم والا آپ پر بھی کرم فرما دے۔

محمد کریم سلطانی امیر دارالتبلیغ الاسلامیہ  
 فیصل آباد

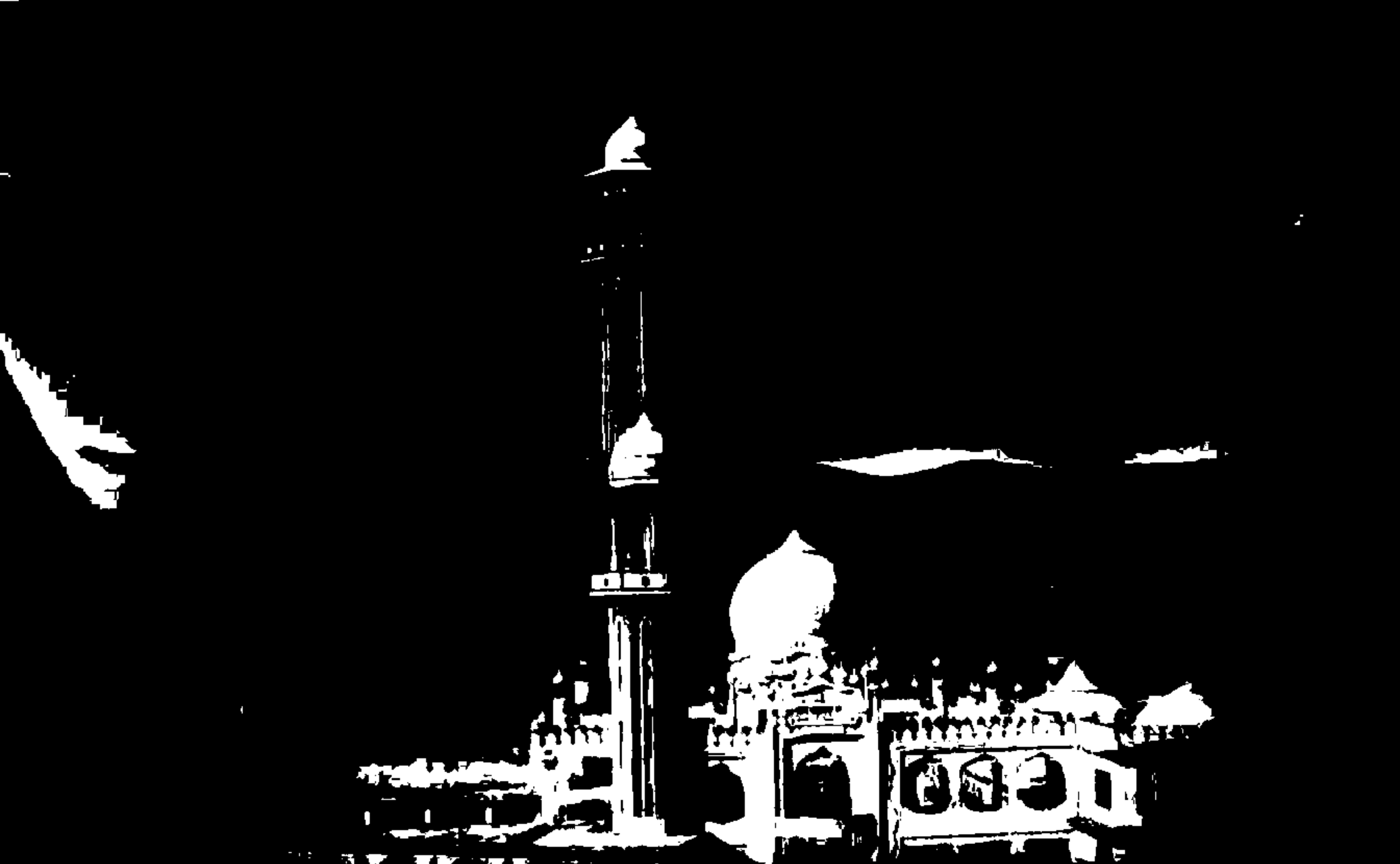
# آبِ کُوثرِ بِنِجْوَالِ

اگر خواہی ز آفات داین رہی  
 اگر خواہی تو مخدوم خلقت شوی  
 اگر خواہی تو قربِ حبیبِ خدا  
 اگر خواہی کہ از آبِ کُوثرِ خوری  
 اگر خواہی تو رستن ز غضبِ الہ  
 اگر خواہی کہ اولادت شود خوش خصال  
 اگر خواہی کہ مرگ تو آساں شود  
 اگر خواہی کہ گورت بود بوستان  
 اگر خواہی کہ از نارِ دوزخ رہی  
 اگر خواہی شفاعتِ شفیعِ انام  
 اگر خواہی ز حورانِ جنت نصیب  
 اگر خواہی تو از زنگ شود پاک دل  
 اگر خواہی کہ عشق تو وافر شود  
 اگر خواہی لے عارف تو عارف شوی

ماہِ صَفَرِ سَنَةِ ۱۰۰۰  
 بِمَدِينَةِ الْمَدِينَةِ

اگر خواہی کہ حستان تو حسان شوی  
 آبِ کُوثرِ بِنِجْوَالِ  
 لے سقا شدیدہ آہِ رسول۔

قاری محمد رفیع دہلوی



جامع مسجد الفرووس کوٹلی۔ آزاد کشمیر

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ مُحَمَّدٌ عَبْدٌ رَّبِّكَ وَرَسُولُهُ

# حشر آغاز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی حَبِیْبِكَ  
المُصْطَفٰی وَنَبِیِّكَ المُرْتَضٰی وَرَسُوْلِكَ المَجْتَبٰی وَعَلٰی  
اٰلِهِ وَاصْحَابِهِمُ وَاَزْوَاجِهِمْ وَنَزَرٰتِهِمُ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی  
یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اَمَّا بَعْدُ.....

میرے عزیز بھائیو! درود پاک ایک ایسی نعمت ہے جس کا اندازہ نہیں کیا جا  
سکتا۔ درود پاک کے بے شمار فوائد ہیں۔ جن میں سے کچھ بزرگان دین نے اپنی اپنی کتابوں  
میں بیان کیے ہیں۔ مثلاً علامہ امام حافظ الحدیث شمس الدین سخاوی قدس سرہ نے القول البدیع  
میں اور شیخ الحدیث الشاہ عبدالحق دہلوی قدس سرہ نے ”جذب القلوب“ میں لکھے ہیں۔ اُن  
میں سے چند سپرد قلم کیے جاتے ہیں تاکہ احباب کا شوق ذوق زیادہ ہو اور اس  
لازوال دولت سے اپنی اپنی جھولیاں بھر لیں۔

۱۔ حبیبُ خُدا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ درود  
بھیجتا ہے۔ ایک کے بدلے ایک نہیں بلکہ ایک کے بدلے کم از کم دس  
۲۔ درود پاک پڑھنے والے کے لیے رب تعالیٰ کے فرشتے رحمت اور بخشش  
کی دُعائیں کرتے ہیں۔

۳۔ جب تک بندہ درود پاک پڑھتا ہے فرشتے اس کے لیے دُعائیں کرتے



## حکایت الہیہ کے لیے پڑھنے والے درود پاک

رہتے ہیں۔

- ۴۔ درود پاک گناہوں کا کفارہ ہے۔
- ۵۔ درود پاک سے عمل پاک ہو جاتے ہیں۔
- ۶۔ درود پاک خود اپنے پڑھنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہے۔
- ۷۔ درود پاک پڑھنے سے درجے بلند ہوتے ہیں۔
- ۸۔ درود پاک پڑھنے والے کے لیے ایک قیراط ثواب لکھا جاتا ہے جو کہ احد پہاڑ جتنا ہے۔
- ۹۔ درود پاک پڑھنے والے کو پیمانے بھر بھر کر ثواب ملتا ہے۔
- ۱۰۔ جو شخص درود پاک کو ہی وظیفہ بنا لے اس کے دنیا اور آخرت کے سارے کام اللہ تعالیٰ خود اپنے ذمے لے لیتا ہے۔
- ۱۱۔ درود پاک پڑھنے کا ثواب غلام آزاد کرنے سے بھی افضل ہے۔
- ۱۲۔ درود پاک پڑھنے والا ہر قسم کے ہولوں سے نجات پاتا ہے۔
- ۱۳۔ شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم درود پاک پڑھنے والے کے ایمان کی گواہی دیں گے۔
- ۱۴۔ درود پاک پڑھنے والے کے لیے شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔
- ۱۵۔ درود پاک پڑھنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ کی رضا اور رحمت لکھ دی جاتی ہے۔
- ۱۶۔ اللہ تعالیٰ کے غضب سے امان لکھ دیا جاتا ہے۔
- ۱۷۔ اس کی پیشانی پر لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ نفاق سے بری ہے۔
- ۱۸۔ لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ دوزخ سے بری ہے۔

## حکایتیں اور بیسیسٹریں

۱۹۔ دُرودِ پاک پڑھنے والے کو قیامت کے دن عرشِ الہی کے سائے کے نیچے جگہ دی جائے گی۔

۲۰۔ دُرودِ پاک پڑھنے والے کی نیکیوں کا پلڑا وزنی ہوگا۔

۲۱۔ دُرودِ پاک پڑھنے والے کے لیے جب وہ حوضِ کوثر پر جائے گا خصوصی عنایت ہوگی۔

۲۲۔ دُرودِ پاک پڑھنے والا کل سخت پیاس کے دن امان میں ہوگا۔

۲۳۔ پل صراط پر سے نہایت آسانی سے اور تیزی سے گزر جائے گا۔

۲۴۔ پل صراط پر اُسے نور عطا ہوگا۔

۲۵۔ دُرودِ پاک پڑھنے والا موت سے پہلے اپنا مکانِ جنت میں دیکھ لیتا ہے۔

۲۶۔ دُرودِ پاک پڑھنے والے کو جنت میں کثرت سے بیویاں عطا ہوں گی۔

۲۷۔ دُرودِ پاک کی برکت سے مال بڑھتا ہے۔

۲۸۔ دُرودِ پاک پڑھنا عبادت ہے۔

۲۹۔ دُرودِ پاک اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب نیک عملوں سے پیارا ہے۔

۳۰۔ دُرودِ پاک مجلسوں کی زینت ہے۔

۳۱۔ دُرودِ پاک تنگدستی کو دُور کرتا ہے۔

۳۲۔ دُرودِ پاک پڑھنے والا قیامت کے دن سب لوگوں سے حضور صلی اللہ

علیہ السلام کے زیادہ قریب ہوگا۔

۳۳۔ دُرودِ پاک دُور و شریف پڑھنے والے کو اور اسکی اولاد کو اور اسکی اولاد کی اولاد کو

رنگ دیتا ہے۔

## حکایت اللہ کے بندگان کے لئے

- ۳۳۔ درود پاک پڑھ کر جس کو بخشا جائے اُسے بھی نفع دیتا ہے۔
- ۳۵۔ درود پاک پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ کا اور پھر اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شرب نصیب ہوتا ہے۔
- ۳۶۔ درود پاک پڑھنے سے دشمنوں پر فتح و نصرت حاصل ہوتی ہے۔
- ۳۷۔ درود پاک پڑھنے والے کا دل زنگار سے پاک ہو جاتا ہے۔
- ۳۸۔ درود پاک پڑھنے والے سے لوگ محبت کرتے ہیں۔
- ۳۹۔ درود پاک پڑھنے والا لوگوں کی غیبت سے محفوظ رہتا ہے۔
- ۴۰۔ سب سے بڑی نعمت یہ کہ درود پاک پڑھنے والے کو حجۃ اللطیفین شفیع اللہین صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوتی ہے۔ (القول البدیع)

## جذبُ القلوب میں مندرجہ ذیل فوائد بیان کیے گئے ہیں :

- ۴۱۔ ایک بار درود پاک پڑھنے سے دس گناہ معاف ہوتے ہیں، دس بیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ دس درجے بلند ہوتے ہیں۔ دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔
- ۴۲۔ درود پاک پڑھنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے۔
- ۴۳۔ درود پاک پڑھنے والے کا کندہ جنت کے دروازے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے مبارک کے ساتھ چھو جائے گا۔
- ۴۴۔ درود پاک پڑھنے والا قیامت کے دن سب سے پہلے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ جائے گا۔
- ۴۵۔ درود پاک پڑھنے والے کے سارے کاموں کے لیے قیامت کے دن



## حَدِيثُ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فِي دُرُودِ رُوَادِ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متوتلی (ذمروار) ہو جائیں گے۔

۴۶۔ دُرُودِ پَاکِ پڑھنے سے دل کی صفائی حاصل ہوتی ہے۔

۴۷۔ دُرُودِ پَاکِ پڑھنے والے کو جانکنی میں آسانی ہوتی ہے۔

۴۸۔ جس مجلس میں دُرُودِ پَاکِ پڑھا جائے اُس مجلس کو فرشتے رحمت سے گھیر لیتے ہیں۔

۴۹۔ دُرُودِ پَاکِ پڑھنے سے سید الانبیاء حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت بڑھتی ہے۔

۵۰۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود دُرُودِ پَاکِ پڑھنے والے سے محبت فرماتے ہیں۔

۵۱۔ قیامت کے دن سیدِ دو عالم نورِ مجتہم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دُرُودِ پَاکِ پڑھنے والے سے مصافحہ کریں گے۔

۵۲۔ فرشتے دُرُودِ پَاکِ پڑھنے والے کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔

۵۳۔ فرشتے دُرُودِ پَاکِ پڑھنے والے کے دُرُودِ شریف کو سونے کی قلموں سے چاندی کے کاغذوں پر لکھتے ہیں۔

۵۴۔ دُرُودِ پَاکِ پڑھنے والے کا دُرُودِ شریف فرشتے دربارِ رسالت میں لے جا

کریں عرض کرتے ہیں "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! فلاں کے بیٹے

فلاں نے حضور کے دربار میں دُرُودِ پَاکِ کا تحفہ حاضر کیا ہے۔

۵۵۔ دُرُودِ پَاکِ پڑھنے والے کا گناہ تین دن تک فرشتے نہیں لکھتے۔

(مذہب القلوب ص ۲۵۳)

بزرگانِ دین کے ارشاداتِ مبارکہ سے چند فوائد فقیر عرض کرتا ہے۔

۵۶۔ دُرُودِ پَاکِ پڑھنے والے کے سامنے بڑے بڑے جابروں کی گردنیں

مجھک جاتی ہیں۔

- ۵۷۔ دُرودِ پاک پڑھنے والے کے گھر پر آفتیں اور بلائیں نہیں آتیں۔
- ۵۸۔ دُرودِ پاک پڑھنے سے جنت وسیع ہوتی جاتی ہے۔
- ۵۹۔ دُرودِ پاک کی کثرت سے بندہ اولیائے کرام کی جماعت میں شامل ہو جاتا ہے۔
- ۶۰۔ قانونِ قدرت ہے کہ جو اس جہاں میں ہنستا ہے وہ اُس جہاں میں روئے گا اور جو یہاں روتا ہے وہ وہاں خوشیاں منائے گا۔ جو یہاں عیش کرتا ہے وہاں مصیبتوں میں پھنس جاتے گا۔ لیکن دُرودِ پاک پڑھنے والے کے لیے یہاں بھی عیش، وہاں بھی عیش، یہاں بھی خوشیاں مناتا ہے اور وہاں بھی خوشیاں منائے گا۔
- ۶۱۔ دُرودِ پاک ساری نفل عبادتوں سے افضل ہے۔
- ۶۲۔ دُرودِ پاک پڑھنے والے کو قیامت کے دن تاج پہنایا جائے گا۔
- ۶۳۔ دُرودِ پاک ہر خیر کا جالب اور ہر شر کا دافع ہے۔
- ۶۴۔ دُرودِ پاک فتوحات کی چابی ہے۔
- ۶۵۔ دُرودِ پاک ایسی تجارت ہے جس میں کسی قسم کا خسارہ نہیں ہے۔
- ۶۶۔ دُرودِ پاک جنت کا راستہ ہے۔
- ۶۷۔ دُرودِ پاک گناہوں کو یوں مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔
- ۶۸۔ دُرودِ پاک کی کثرت کرنا آرزوؤں کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔
- ۶۹۔ دُرودِ پاک کی کثرت کرنا اہلسنت وجماعت کی علامت ہے۔
- ۷۰۔ دُرودِ پاک کی کثرت کرنے والے کو قبر میں نہ مٹی کھاگی نہ کیرے۔

## حیاتِ پاک کی طرف سے عرض کرتا ہے :

فقیر اپنی طرف سے عرض کرتا ہے :

۷۱۔ دُرودِ پاک ”آپِ حیات“ ہے ، وہ آپِ حیات کہ ہزاروں آپِ حیات اس پر قربان ہو جائیں کیونکہ بالفرض کسی کو دنیا میں آپِ حیات مل جائے اور وہ اُسے پی لے اور پھر اُسے ہزار پانچ یا دس ہزار سال تک بلکہ قیامت تک زندگی مل جائے تو دنیاوی زندگی ، گدلی زندگی ، پریشانیوں کی زندگی دھوکہ فریب کی زندگی آخر ختم ہو جائے گی لیکن دُرودِ پاک وہ آپِ حیات ہے کہ جس نے اُسے پی لیا اُسے جنت میں وہ زندگی عطا ہوگی جو ختم ہونے والی نہیں مثلاً ہزار ، لاکھ ، کروڑ ، ارب ، کھرب ، سیکھ سال ، یہ گنتیاں ختم ہو جائیں گی لیکن وہ ابدی زندگی ختم ہونے والی نہیں ہے۔ پھر اُس زندگی میں گدلا پن نہیں ، دھوکہ فریب نہیں ، بے چینی نہیں ، دکھ درد نہیں بلکہ چین ہی چین ہے آرام ہی آرام ہے ، سکون ہی سکون ہے۔ تو دنیا کا آپِ حیات اُس آپِ حیات کا ہم تلہ کیسے ہو سکتا ہے۔ **اللَّهُمَّ ارزقنا هذا بجاه جِبْتِكَ الْكَرِيمِ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى**

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

۷۲۔ دُرودِ پاک اسمِ اعظم ہے۔ جیسے اسمِ اعظم سے سارے کے سارے کام خواہ وہ دنیا کے کام ہوں خواہ آخرت کے سب کے سب پورے ہو جاتے ہیں یوں ہی دُرودِ پاک سے سارے کے سارے کام پورے ہو جاتے ہیں۔

۷۳۔ آج انسان مصیبتوں ، پریشانیوں میں گھرا ہوا ہے۔ اس کا سبب کیا ہے؟ اور اس کا علاج کیا ہے؟

## حکومت کے پیرسکریٹرز اور برسر

اس کا سبب تو یہ ہے کہ ہم نے خواہشات کو اپنایا اور اُس ذاتِ برکات کے دامن سے دُور ہو گئے ہیں۔ جس ذاتِ والا صفات کو اللہ تعالیٰ نے سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ اور ان نسیٰ مصیبتوں کا علاج یہ ہے کہ ہم رحمۃ اللعلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامنِ رحمت کے ساتھ وابستہ ہو جائیں۔ انسان جتنا ان کے مُبارک قدموں کے قریب ہوتا جائے گا اتنا ہی اُس سے پریشانیاں اور مصیبتیں دُور ہوتی جائیں گی۔ جو اُن کے قدموں سے لگ گیا وہ بچ گیا اور جو ہٹ گیا وہ پس گیا اس کی مثال یوں سمجھ لیجیے، یہ مثال صرف افہام و تفہیم، سمجھنے سمجھانے کے لیے ہے، ورنہ اُن کی شان اس سے بالا دو والا، ارفع و اعلیٰ ہے۔ مثال یہ کہ چکنی خواہ دستی یعنی گھریلو پکٹی ہو یا مشینی طریقہ کار ایک ہی ہے وہ یہ کہ درمیان میں ایک مرکز، ایک کئی“ سی ہوتی ہے جس کے گرد اگر دستہ گھومتا ہے۔ اس کئی کے سر پر دانے ڈالے جاتے ہیں وہ دانے جب کئی کے قدموں سے دُور ہوتے ہیں تو پتھر کی زد میں آجاتے ہیں اور پس جاتے ہیں۔ دانے جتنا کئی کے قدموں سے دُور ہوں گے اتنی ہی پتھر کی مار زیادہ پڑے گی۔

آپ ہی سوچ کر بتائیں کہ جو دانہ کئی کے قدموں کو نہ چھوڑے اُسے پتھر کی گردش کا کیا ڈر؟ اور جب کئی کا دامن چھوٹ گیا، چکنی کی گردش اُسے نیست و نابود کر دے گی۔ بلا تشبیہ کائنات کا مرکز وہ ذاتِ گرامی ہے جسے رب تعالیٰ نے قرآن مجید میں ”رحمۃ اللعلین“ کا لقب دیا ہے۔ ساری کی ساری کائنات اُن کے گرد گھوم رہی ہے۔ اور جو شخص اُن کے قدموں سے پٹا رہے اُسے گردشِ زمانہ کا کیا خوف؟



## صَلَّى الذَّلِيلَةَ رَحِمَكَ اللهُ يَا مُحَمَّدُ

اُسے گردشِ زمانہ اُس وقت ہی اپنی لپیٹ میں لے گی جب وہ مرکزِ کائنات کا دامن چھوڑ دے گا۔

لہذا ہمارے حادثاتِ زمانہ سے پریشانیوں اور مصیبتوں سے بچے رہنے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ ہم رحمة اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک قدموں کے قریب ہوتے جائیں۔ اور قُرب کا ذریعہ ہے "دُرودِ پاک کی کثرت"۔  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

أَنْتَ أَوْلَى النَّاسِ بِي أَكْثَرَ مَوْلَى صَلَوَةٌ (دعواتِ الخیرات)

لوگوں میں سے میرے زیادہ قریب وہ ہے جو مجھ پر دُرودِ پاک کی کثرت کرے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى حَبِيبِكَ النَّبِيِّ  
الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ بِعَدَدِ  
كُلِّ ذَرَّةٍ مِائَةِ أَلْفِ مِائَةِ مَرَّةٍ

میرے عزیز بھائی! دُرودِ پاک کے بے شمار اور ان گنت فوائد ہیں جن میں سے ۷۲ تحریر کیے گئے ہیں یہ سارے کے سارے فوائد سے بلاشک و شبہ تجھے حاصل ہوں گے مگر تو ان کا بن کر تو دیکھ! اور اگر تو ان سے بیگانہ رہے اور کتا پھرے کہ میرا فلاں کام نہیں ہوا، فلاں نہیں ہوا، تو قصور تیرا اپنا ہے۔ آفتاب تو پوری آب و تاب کے ساتھ طلوع ہو چکا ہے اور پورے جہان کے لیے بلکہ سب جہانوں کیلئے فیض رساں ہے لیکن اگر شپورہ چشم کھتا پھرے کہ آفتاب نہیں ہے تو قصور اُس کا اپنا ہے۔ آفتاب کی فیض رسائی میں کوئی کمی نہیں ہے۔ اے مرے عزیز! ان کا دامن



حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَعِينٍ وَابْنُ أَبِي عَرِينَةَ وَابْنُ أَبِي عَرِينَةَ وَابْنُ أَبِي عَرِينَةَ وَابْنُ أَبِي عَرِينَةَ

پکڑ لے اور اُن کو اپنے دل میں جگہ دے۔ ۷

در دل مسلم مقام مصطفیٰ است (صلی اللہ علیہ وسلم)

آبروشے ما ز نام مصطفیٰ است (اقبال میزورہ)

دل میں حبیبِ خدا، سید الانبیاء صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحبین کی محبت و عظمت پیدا کر، کیوں کہ جو دل اُن کی محبت و عظمت سے خالی ہے اُس کے درود پاک پڑھنے کا وزن محقر کے پر کے برابر بھی نہیں ہے۔

ثَلَاثَةُ أَشْيَاءَ لَا تَنْزِلُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحُ بَعُوضَةٍ

أَحَدُهُمَا الصَّلَاةُ بِتَيْزِ خُضُوعٍ وَخُشُوعٍ وَالثَّانِي الذِّكْرُ

بِالْفَعْلَةِ لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءَ قَلْبٍ

غَافِلٍ وَالثَّلَاثُ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَأَلَمَ وَمَسْأَلَةٌ مِنْ غَيْرِ حُرْمَةٍ وَنَيْتٌ (درة الثمینی ص ۶۸)

اے عزیز! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی دین ہیں۔ ان کی محبت ایمان ہے۔ ان کی محبت ایمان کا رکن ہے۔ ان کی محبت ایمان کی شرط ہے۔ ۷

مصطفیٰ برساں خویش را کہ دین همه است (صفا شریفیہ وسلم)

گر بہ او نہ رشتیدی تمام بولہبی است (اقبال)

مطالع الرات میں ہے،

فَأَمْبَلُ الْإِيمَانَ مَشْرُوطٌ بِأَصْلِ الْحَبِّ وَكَمَالِ

الْإِيمَانِ مَشْرُوطٌ بِكَمَالِ الْحَبِّ ص ۶۹

اہل ایمان کے لیے اہل محبت شرط ہے اور ایمان کے کامل ہونے

حَسْبُكَ الْإِيمَانُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے لیے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل محبت شرط ہے  
نیز اسی میں ہے ،

وَمَنْ لَا مَحَبَّةَ لَهُ لَا آيَاتَ لَهُ فَحَبَّةُ صَلِّ اللَّهُ تَعَالَى  
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَأَى كُنِ الْإِيمَانُ لَا يَثْبُتُ  
إِيمَانُ عَبْدٍ وَلَا يَقْبَلُ إِلَّا بِحَبَّتِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

جس دل میں محبت مصطفیٰ نہیں اس کا ایمان ہی نہیں لہذا سید  
دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ایمان کا رکن ہے کہ کسی بندے  
کا ایمان محبت رسول کے بغیر نہ ثابت ہو سکتا ہے نہ مقبول ہو  
سکتا ہے۔

میرے عزیز! ان کی محبت اللہ تعالیٰ کی محبت کے لیے شرط ہے۔

فَمُحَبَّةُ اللَّهِ مَشْرُوطَةٌ بِمُحَبَّةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى  
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - (ملاحظہ اللہ ص ۶۹)  
اللہ تعالیٰ کی محبت کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت  
شرط ہے۔

لہذا جو شخص نبی اکرم نور مجتہد شیخ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کے بغیر  
اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے، دربار الہی سے مرود ہے۔  
ایک کلمہ گو مسلمان نے یوں کہہ دیا کہ مجھے تو اللہ کے رسول سے ایمان کی طرف  
صرف راہنمائی ملی ہے باقی ایمان کا نور وہ اللہ عزوجل کی طرف سے ہے نبی کی

## حَدِيثُ الْبَرِّ وَالْبِرِّ وَالْبِرِّ وَالْبِرِّ

طرف سے ایمان کا ثور نہیں ہے۔ یہ سن کر ایک اللہ والے نے فرمایا ”اے کیا کتاب ہے؟“ کیا اگر ہم وہ ثور جو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہنچ رہے ہیں کلٹ دیں اور تیرے پاس وہ ہدایت وہ راہنمائی رہ جائے جس کا تو ذکر کرتا ہے کیا تجھے یہ منظور ہے اُس نے کہا مجھے منظور ہے، اتنا کہنا تھا کہ وہ بد نصیب صلیب کے سامنے سجدہ ریز ہو گیا اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے ساتھ کافر ہو گیا اور وہ کفر پر ہی مر گیا۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

(الابریز ص ۱۲۹)

حضرت ابوالعباس تيجانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا :

فَمَنْ طَلَبَ الْمَرْبَ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى وَالتَّوَجَّهَ إِلَيْهِ دُونَ

التَّوَسُّلِ بِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مُتَعَرِّضًا عَنْ كَرِيمِ

جَنَابِهِ وَمُدْبِرًا مِنْ تَشْرِيعِ خِطَابِهِ كَانَ مُسْتَوْجِبًا

مِنَ اللَّهِ غَايَةَ السُّخْطِ وَالغَضَبِ وَغَايَةَ اللَّعْنِ

وَالْبُغْضِ وَضَلَّ سَعْيَهُ وَخَسِرَ عَمَلَهُ (سأادت الدین ص ۱۲۹)

جو شخص حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ کے بغیر حضور

کی جناب سے منہ پھیر کر اللہ تعالیٰ کا قُرب چاہے اور اللہ تعالیٰ

کی طرف متوجہ ہونا چاہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انتہا درجہ

کی ناراضگی اور غضب کا حقدار ہے وہ غایت درجہ کی دُوری اور

لعنت کا مستحق ہے اُس کی ساری کی ساری کوششیں رائیگان ہیں

اور اُس کے اعمال خسارہ ہی خسارہ ہیں۔ نعوذ باللہ الکحیم

اے میرے عزیز! اگر کوئی اس غلط فہمی میں مبتلا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب



## صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامن کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے تو وہ اپنے ایمان اور عقیدے کی فکر کرے کہ ایسا شخص مردود ہے مقہور ہے، مبغوض ہے، مطرود ہے، مجبور ہے، مکور ہے۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ مروی ہے کہ رسول اکرم نور مجتہم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں کسی نے عرض کیا "یا رسول اللہ! میں سچا پکا مومن کس بنوں گا" فرمایا "تُوْجِبُ اللّٰهُ تَعَالٰی سے محبت کرے گا" اُس نے عرض کیا "میرے آقا! میری محبت اللہ تعالیٰ سے کس ہوگی" فرمایا "جب تو اس کے رسول سے محبت کرے گا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔ پھر عرض کیا اللہ تعالیٰ کے حبیب سے میری محبت کس ہوگی؟ فرمایا "جب تو ان کے طریقے پر چلے گا، اور ان کی سنت کی پیروی کرے گا، اور ان سے محبت کرنے والوں کے ساتھ محبت کرے گا اور ان سے بُغْض رکھنے والوں کے ساتھ تُوْ بْغْض رکھے گا، اور کسی سے محبت کرے تو ان کی محبت کی وجہ سے کرے، اور اگر کسی سے عداوت رکھے تو ان کی وجہ سے رکھے۔"

پھر فرمایا "لوگوں کا ایمان ایک جیسا نہیں بلکہ جس کے دل میں میری محبت جتنی زیادہ ہوگی اتنا ہی اس کا ایمان قوی ہوگا، یوں ہی لوگوں کا کُفر ایک جیسا نہیں بلکہ جس کے دل میں میرے متعلق بُغْض زیادہ ہوگا اُس کا کُفر بھی اتنا ہی بڑا ہوگا۔" پھر فرمایا "خبردار! جس کے دل میں میری محبت نہیں اس کا ایمان نہیں، خبردار! جس کے دل میں میری محبت نہیں اُس کا ایمان ہی نہیں ہے، خبردار! جس کے دل میں میری محبت نہیں اُس کا ایمان ہی نہیں۔" (دلیل بخیر ص ۲۱)

میرے مسلمان بھائی! اُس محبوبِ کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت

## شکر و شکر شکر شکر

دوزخ سے بچنے کا ذریعہ ہے۔ سیدی الکریم حضرت شاہ غلام علی دہلوی قدس سرہ فرماتے ہیں ”ایک دفعہ دوزخ کا خوف مجھ پر غالب ہوا میں عالم بالا میں سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جو ہم سے محبت رکھتا ہے وہ دوزخ نہ جاتے گا۔“

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (تذکرہ شاہ نقشبندیہ ص ۱۲)

الحاصل محبوبِ کبریا، شاہِ انبیا صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین کی محبت کے بغیر کچھ بھی نہیں، پہلے تو دل میں محبت پیدا کر! اُن کی عظمت دل میں بٹھاؤ، محبت کا تقاضا ہے کہ تو اپنے بیگانے کو پہچان، جو اُن کا ہے تو بھی اُن کا بنے جو اُن سے بیگانہ ہے تو بھی اُن سے بیگانہ رہے، اگر ایسا ہو کر درود پاک پڑھے تو رحمت کے دروازے تیرے لیے کھل جائیں گے، جتنے فوائد درود پاک کے ذکر ہوئے ہیں اُن سے ہزار گنا فوائد کا توستحق ہوگا، وگرنہ محرومی کے سوا تجھے کچھ نہ ملے گا۔

اب اپنے بیگانے کی پہچان کیا ہے؟ تو فقیر عرض گزار ہے اَلْاِنْسَانُ يَسْتَرِشَّخْ بِمَا فِيهِ يَعْنِي بَرْتَن سے وہی چھلکتا ہے جو اُس کے اندر ہوتا ہے محبت والوں کی زبان و قلم سے تو محبت و عظمت کی باتیں سُنے گا، اور بیگانوں کی زبان و قلم سے بیگانگی کی باتیں سُنے گا۔

خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد مبارک :

۱۔ عام مومنوں کے مقام کی انتہا ولیوں کے مقام کی ابتدا ہے۔

ولیوں کے مقام کی انتہا شہیدوں کے مقام کی ابتدا ہے۔

شہیدوں کے مقام کی انتہا صدیقوں کے مقام کی ابتدا ہے۔

## حکومتِ اسلامیہ کے رتبہ و مقام

صدیقوں کے مقام کی انتہا نبیوں کے مقام کی ابتدا ہے۔

نبیوں کے مقام کی انتہا رسولوں کے مقام کی ابتدا ہے۔

رسولوں کے مقام کی انتہا اولوالعزم کے مقام کی ابتدا ہے۔

اولوالعزم کے مقام کی انتہا حبیبِ خدا مُحَمَّد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے مقام کی ابتدا ہے اور حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام کی

انتہا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی جانتا ہی نہیں ہے۔ (ذکرہ شاخ نقشبندیہ)

سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا :

۲۔ میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس لیے محبت کرتا ہوں کہ وہ میرے آفت

کارب ہے

(ازمبدأ معاد مترجم ص ۳۷)

سیدی و سندی خواجہ مُحَمَّد معصوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا :

۳۔ میں جب مدینہ منورہ حاضر ہوا اور مواجد شریف میں حاضری دی تو

وہاں چشمِ دل سے مشاہدہ کیا کہ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

وجود مبارک عرش سے فرس تک مرکزِ جمیع کائنات ہے ہر چند کہ

وہاں مطلق (عطا فرمائے والا) اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ لیکن جس کبھی کو فیض پہنچا

ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے ہی پہنچا ہے۔ اور مہمات

ملک و ملکوت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہتمام سے انصرام پاتی ہیں،

(یعنی صرف اس جہاں کے ہی نہیں بلکہ ملک و ملکوت کے مہتمم سیدِ دو عالم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں)۔ گویا ساری خدائی کوانعاماتِ شب و روز

روضہ مطہرہ سے پہنچتے ہیں، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدنا مُحَمَّد وآلہ وسلم۔

(مقاماتِ امام ربانی ص ۱۱۱)

## حکایتِ نبویہ مبارکہ

۴۔ اَبیاری کرام علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سرچشمہ آپ حیات کے ایک پیالہ سے سیراب و مستفید ہیں اور اولیاء کرام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بے پایاں سمندرِ رحمت کے ایک گھونٹ پر فانی اور منتفع ہیں۔ فرشتے اُن کے طفیلی اور آسمان اُن کی حویلی ہے۔ وجود کا رشتہ اُن کے ساتھ منسلک اور ایجاد کا سلسلہ اُن کے ساتھ مربوط اور بربستہ کا ظہور اُن کے ساتھ وابستہ ہے۔ جملہ کائنات اُن ہی کے دم قدم سے قائم ہے، اور کائنات کا خالق اُن کی رضا کا طالب ہے۔ جیسا کہ حدیثِ قدسی میں آیا ہے :

أَنَا أَطْلُبُ رِضَاكَ يَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

(مکتوباتِ نبویہ دہلی خواجہ محمد مصطوفیوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ ص ۲۳۲)

۵۔ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی مَلِكَةٌ اَلْاَرْضِ وَكَلِمَاتُ اللّٰهِ تَعَالٰی نِي اِنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساری زمین کا مالک بنا دیا ہے۔

(مواہب لدنیہ للعلامة القسطلانی رحمۃ اللہ علیہ زرقانی ص ۲۳۲)

۶۔ اِنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُقَسِّمُ الْجَنَّةَ بَيْنَ اَهْلِهَا جَنَّتِيۡوِی کے درمیان جنت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی تقسیم فرمائیں گے۔

(ذرات ص ۱۱۱)

۷۔ فَهٗوَ خَزَانَةُ السِّرِّ وَمَوْضِعُ نَفُوذِ الْاَمْرِ فَلَا يَنْفُذُ اَمْرٌ اِلَّا بِرِضَاہٖ وَلَا يَنْقُلُ خَيْرٌ اِلَّا عَنْہٗ۔ یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسرارِ الہی کا خزانہ ہیں اور حکم کے نافذ ہونے کا مرکز و محور، لہذا کوئی امر



## حکومت کے حقیقی سربراہ

نافذ نہیں ہو سکتا مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے اور کوئی چیز کسی  
یہ منتقل نہیں ہو سکتی مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ کرم سے۔

ذرتانی ص ۳۸

۸۔ اِذَا رَامَ اَمْرًا لَا يَكُوْنُ خِلَافَةً وَّلَيْسَ لِذَالِكَ اَلْاَمْرِ  
فِي اَلْكُوْنِ صَافٍ۔ جب حضور کسی امر کا ارادہ فرمائیں تو  
اس کے خلاف ہو ہی نہیں سکتا، اور ان کے حکم کو جہاں میں کوئی نہیں روک سکتا

(ذرتانی ص ۳۹)

۹۔ وَكَانَ لَهُ اَنْ يَخُصَّ مَنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ مِنَ اَلْاَحْكَامِ حُضُوْرِي اللّٰهِ  
عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ عَمَّا رَءٰى مِنْ اَحْكَامِ شَرْعِيَةٍ مِنْ حَيْثُ كَانَ لِيْهِمْ اَمْرٌ  
(كشف الغم للشعراي في مسند منيف)

۱۰۔ انسان علاقہ بندی اور عوائقِ طبعیہ میں ڈوبا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ غایت  
تنزہ و تقدس میں ہے، دونوں کے درمیان کوئی مناسبت ہی نہیں ہے۔  
لہذا اللہ تعالیٰ سے فیض لینا وسیلہ اور واسطہ کے بغیر ناممکن ہے اور وہ  
واسطہ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی ہے۔

(رد صحیح البیان ص ۲۲۷، سورۃ احزاب)

۵۔ معدنِ اسرارِ علامِ الغیوب  
برزخِ بحیرینِ امکانِ وجوب

(اہلِ حضرتِ قدس سرہ)

اب ذرا بیگانگی کی بھی چند باتیں ملاحظہ فرمائیں تاکہ آپ کو اپنے اور



## حکایتِ نبویؐ کی سیرتِ مبارکہ

بیگانے کے درمیان تمیز کرنا آسان ہو جاتے۔

۱۔ یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑی ہو یا چھوٹی وہ اللہ تعالیٰ کی شان کے آگے چار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔  
(تقریباً ایمان ص ۱۵)

۲۔ سارا کاروبار جہاں اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے۔ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔  
(تقریباً ایمان ص ۱۷)

۳۔ پیغمبر کا صرف اتنا ہی کام ہے کہ وہ بُرے کام سے ڈرائے اور بھلے کام پر خوشخبری سناتے۔  
(تقریباً ایمان ص ۲۸)

۴۔ اولیاء و اہلبیاد و امام زادہ پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی ہیں۔ (تقریباً ایمان ص ۳۰)

۵۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں ہے۔ (ساز اللہ ص ۳۱)  
(برائین قاعدہ ص ۵)

۶۔ شیطان و ملک الموت کو روئے زمین کا علم محیط ہے۔ (ساز اللہ ص ۳۲)  
(برائین قاعدہ ص ۵)

یہ چند عبارتیں بطور نمونہ صرف اپنے مسلمان بھائیوں کی خیر خواہی کے لیے درج کی گئی ہیں۔ جس مسلمان کے دل میں محبتِ رسول اور عشقِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہوگا وہ بڑی آسانی سے اپنے بیگانے کو پہچان لے گا، لیکن جو دل عشقِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے خالی ہوگا وہ اپنے آپ کو خود جلنے اور اس کا کام۔  
یا اللہ ہمیں نظر بصیرت عطا کر کہ ہم اپنے بیگانے کو پہچانیں اور ہم قبر کے عذاب سے نیز قیامت کی رسوائی سے بچ جائیں۔



## حیاتِ الدنیا کے صحیح پیرائے میں سفرِ خیر

اے اللہ تعالیٰ وہ عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کہ سیدنا صدیق اکبر کو ملا جو خواجہ اویس قرنی کو نصیب ہوا، ہمیں بھی اس سے وافر حصہ عطا فرما۔ آمین  
ذالک علی اللہ بعزیز۔

اے میرے عزیز! جبکہ تجھ پر روشن ہو گیا کہ محبت و عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر کچھ بھی نہیں اور اب تیرا دل عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جگمگا اٹھا تو اب اس لازوال دولت، بے مثال نعمت اور دونوں جہاں کی سعادت (دُرودِ پاک) کی طرف آ اور ہمت سے آگے بڑھ۔ میرے بھائی یہ وہ دولت ہے کہ جس کی انتہا نہیں ہے۔ جس نے دُرودِ پاک کو لے لیا اس نے دونوں جہاں کو لے لیا۔ منقول ہے کہ سلطان محمود غزنوی نے ایک دن تیسراوی دولت کے آثار لگواتے ہر قسم کی چیزیں اور نعمتیں رکھ دیں اور اپنے غلاموں لوندیوں کو بلا کر کہا "جس کا جو دل چاہے وہ لے لے" کسی نے کوئی چیز اٹھائی اور کسی نے کوئی چیز، لیکن آواز خاموش کھڑا رہا جب ساری چیزیں لے لی گئیں تو سلطان محمود نے آواز سے پوچھا "تُو نے کچھ نہیں لیا؟" آواز نے جواب دیا "میں نے سب کچھ لے لیا" اور یہ کہہ کر بادشاہ کے سر پر ہاتھ رکھ دیا اور کہا "جب میں نے بادشاہ لے لیا تو ساری بادشاہی لے لی۔"

یوں ہی بلا تشبیہ باقی اوراد و وظائف اپنی اپنی جگہ صد ہا برکتوں کا ذریعہ ہیں لیکن جس نے دُرودِ پاک کو لے لیا اس نے شاہِ کونین رحمۃ اللہ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے لیا جسے سارے جہانوں کی رحمت مل گئی اُسے سب کچھ مل گیا، لیکن یہ بھی یاد رکھو کہ اس سعادت کا تاج ہر کس ونا کس کے سر پر نہیں رکھا جاتا اور شاہی باز کی خوراک مردار خورد گدھے کے منہ میں نہیں

## حکومتِ پاکستان کی سرپرستی اور خدمت

ڈالی جاتی بلکہ اللہ فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔ یہ دولت کسی اونچی قسمت والے کو حاصل ہوتی ہے  
 لے عزیز! جس جماعت نے پوری محنت اور مجاہدہ سے اپنی جان کو پاک  
 کیا ہے، یہ عزت و اقبال کا آج انہیں کے سر پر رکھا جاتا ہے۔ اگر تجھ میں  
 ہمت ہے تو اس چند روزہ اور فانی دنیا میں اپنے اوپر آرام کا دروازہ بند کر کے  
 دنیا کی آسودگی کو رخصت کر اور بہادرانہ طریقے سے اس میدان میں بازی جیت  
 لے تاکہ بازی جیتنے والوں میں تیرا نام بھی لکھ دیا جاسے اور تو بھی انعام و کرام کا  
 حقدار ٹھہرے۔

جو لوگ کوشش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی توفیق بھی ان کے شامل حال ہوتی

ہے۔ "والذین جاہدوا فینا لنھدینھم سبیلنا" (قرآن مجید)  
 اللہ تعالیٰ مجھ فقیر بے نوا کو آپ سب بجایتوں کو اس چشمہ آب حیات سے  
 سیر ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

وہو حسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولی ونعم  
 النصیر وصلى الله تعالى على حبيبہ رحمة للعالمین  
 شفیع المذنبین اکرم الاولین والآخرین وعلى آله  
 واصحابہ وازواجه الطاهرات المطہرات الطیبات  
 أمہات المؤمنین وذریاتہ واصہارہ وانصارہ واولیاء  
 امتہ وعلما ملتہ اجمعین سبحان ربك رب العزت عما  
 یصفون وسلام على المرسلین والحمد لله رب العالمین ۵

فقیر ابوسعید غفرلہ

## صَلَاةُ الْبَيْتِ الْمَكْرَمِ بِرَبِّهِ وَآلِهِ وَرَسُولِهِ

بِسْمِ اللَّهِ الْعَظِيمِ الْحَمِيدِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَجَعَلَ  
الظُّلُمَاتِ وَالنُّورَ وَمَنْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ  
رَسُولًا مِنْ سُلُوكِهِ وَنَبِيًّا وَجِيئًا رَحِيمًا لِلْعَالَمِينَ  
الَّذِي مَنْ تَمَسَّكَ بِذِيْلِهِ نَالَ سَعَادَةَ الدَّارَيْنِ  
وَمَنْ أَحَبَّ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ فَانْفِ فِي الْكُوفَةِ  
فَوْزًا عَظِيمًا وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ  
وَاصْحَابِهِ وَأَوْلِيَاءِ أُمَّةٍ وَعُلَمَاءِ مِلَّةٍ صَلَاةً دَائِمَةً  
بِدَوَامِ مَلِكِكُمْ بَاقِيَةً بِبَقَائِهِ لِأَمْنَتِهِ لَهَا إِلَى  
يَوْمِ الدِّينِ ۝

أَمَّا بَعْدُ فَاَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ  
يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ  
وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

بَابُ أَوَّلٍ

## دُرُودِ الْبَيْتِ الْمَكْرَمِ بِرَبِّهِ وَآلِهِ وَرَسُولِهِ

حَدِيثُ ۱ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

قَالَ أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ  
عَلَى صَلَاةٍ

ترجمہ: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگوں میں سے  
میرے زیادہ قریب ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھا ہوگا۔  
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

**حدیث ۲** إِنَّ اقْرَبَكُمْ مِنِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي كُلِّ

مَوْطِنٍ أَكْثَرُكُمْ عَلَيَّ صَلَاةً فِي الدُّنْيَا (مسند)

قیامت کے دن ہر مقام اور ہر جگہ میں میرے زیادہ نزدیک تم میں سے وہ  
ہوگا جس نے تم میں سے دنیا میں مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھا ہوگا۔ صَلَّى اللَّهُ  
تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

**حدیث ۳** عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

أَنَّهُ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا

وَكَتَبَ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ - (ترمذی شریف ص ۱۵۴)

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر ایک  
مرتبہ درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے نام اعمال  
میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

**حدیث ۴** عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ مَلَكُوتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ

## صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

خَطِيئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ -

(مشکوٰۃ ص ۸۶، دلائل الخیرات ص ۳۱۲ تفسیر مظہری ص ۴۱۲)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور اس کے دس درجے بلند کر دیئے جاتے ہیں۔ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

**حدیث ۵** عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبُشَيْرِيُّ فِي وَجْهِهِ  
فَقَالَ إِنَّهُ جَاءَ نِيَّ جِبْرِئِيلُ فَقَالَ إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ  
أَمَا يَرْضِيكَ يَا مُحَمَّدُ أَنْ لَا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ أَحَدٌ  
مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يَسْلِمُ عَلَيْكَ  
أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔ نسائی، دارى مشکوٰۃ  
دوسری روایت میں ہے،

عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّ أَرَاهُ أَشَدَّ اسْتِبْشَارًا  
مِنْهُ يَوْمَئِذٍ وَلَا أَطْيِبَ نَفْسًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
مَا رَأَيْتُكَ قَطُّ أَطْيِبَ نَفْسًا وَلَا أَشَدَّ اسْتِبْشَارًا  
مِنْكَ الْيَوْمَ فَقَالَ مَا يَنْعَنِي وَهَذَا جِبْرِئِيلُ (عَلَيْهِ  
السَّلَامُ) فَدَخَجَ مِنْ عِنْدِي أِنْفًا فَقَالَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى

## صَلَّى عَلَيْكَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ صَلَاةً صَلَّيْتُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا  
وَمَحُوتٌ عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَكُتِبَتْ لَهُ

عَشْرَ حَسَنَاتٍ (القول البديع ص ١٢٦)

ایک اور روایت ہے،

بَشِيرٌ أُمَّتَكَ أَنْ مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ أُمَّ فَلْيُكْتَبْ  
عَبْدٌ مِنْ ذَلِكَ أَوْ لِيُقَلِّ (ص ١٢٦) وَفِي رِوَايَةِ الْأَصْلِيَّةِ

عَلَيْهِ وَ مَلَائِكَتِي عَشْرًا (القول البديع ص ١٢٦)

تینوں حدیثوں کا ترجمہ،

سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک دن دربار نبوت میں حاضر ہوا  
تو میں نے اپنے آقا رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اتنا خوش اور ہشاش بشاش  
دیکھا کہ میں نے ایسا کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے سبب دریافت کیا تو فرمایا میں کھوں  
نہ خوش اور ہشاش بشاش ہوں کہ ابھی ابھی میرے پاس سے جبریل علیہ السلام یہ پیغام  
دے کر گئے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے محبوب! کیا آپ اس بات پر راضی  
نہیں کہ آپ کا کوئی امتی آپ پر ایک بار درود پاک پڑھے تو میں اور میرے  
فرشتے اس پر دس رحمتیں بھیجیں اور میں اس کے دس گناہ مٹا دوں اور اس کیلئے  
دس نیکیاں لکھ دوں اور جو ایک مرتبہ سلام پڑھے تو میں اس پر دس بار سلام  
بھیجوں، لہذا آپ اپنی امت کو اس بات کی خوشخبری سنا دیجئے اور ساتھ یہ بھی  
فرما دیجئے کہ اے امت اب تمہاری مرضی تم درود پاک کم پڑھو یا زیادہ۔ صَلَّى اللَّهُ  
تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَزُرِّيَّتِهِ دَائِمًا أَبَدًا وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

## حَدِيثُ الْذِيكَرِ بِحَيْثُ كَانَ فِيهِ رُفْعٌ

**حدیث ۶** عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَكْثِرُ الصَّلَاةَ فَكَمْ أَجْعَلُ

لَكَ مِنْ صَلَاتِي فَقَالَ مَا شِئْتَ قُلْتَ الرَّبْعَ قَالَ

مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتَ النِّصْفَ

قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ

فَالثُلُثَيْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ

قُلْتُ أَجْعَلُ صَلَاتِي كُلَّهَا قَالَ إِذَا أَيْكُنِي مَعَكَ

وَيَكْتُمُ لَكَ ذَنْبُكَ - (ردہ الترمذی، مشکوٰۃ شریف، الزواجر ص ۱۱۱)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے دربارِ نبوت میں عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں آپ پر کثرت سے درود پاک پڑھتا ہوں (یا کثرت سے پڑھنا چاہتا ہوں) تو کتنا پڑھوں؟ فرمایا تو جتنا چاہے پڑھ۔ میں نے عرض کی (باقی اوراد و وظائف میں سے) چوتھا حصہ درود پاک پڑھ لیا کروں؟ تو فرمایا جتنا چاہے پڑھ اور اگر اس سے بھی زیادہ کرے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا میرے آقا! اگر زیادہ کرنے میں بہتری ہے تو میں نصف درود پاک پڑھ لوں؟ فرمایا تیری مرضی اور اگر اس سے بھی زیادہ کرے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ عرض کی میرے آقا! دو تہائی درود پاک پڑھ لیا کروں؟ فرمایا تیری مرضی اور اگر اس سے بھی زیادہ پڑھے تو تیرے لیے بہتر ہوگا۔ عرض کی اے آقا! تو میں سارا ہی درود پاک نہ پڑھ لیا کروں؟ یہ سن کر رحمتِ تعلیمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تو ایسا کرے تو تیرے سارے کام سنور جائیں گے اور تیرے سب



ہر کوئی اپنے رب سے دعا کرے اور اللہ تعالیٰ اسے

گناہ بخش دیتے جائیں گے۔

تشریح: اس سے ہر کوئی اندازہ کر سکتا ہے کہ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم کو درودِ پاک کتنا پیارا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم کے نزدیک اس کی کتنی اہمیت ہے۔

مَوْلَايَ صَلَّى وَسَلَّمَ دَائِمًا أَبَدًا عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ  
اللَّهُمَّ ارزُقْنَا هَذَا مِنْ الْمَهْدِ إِلَى الْعَدْبِ بِرَحْمَتِكَ  
يَا أَرْحَمَ الرَّحِمِينَ۔

**حدیث ۷** عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ  
فَصَلَّى فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ أَيُّهَا الْمَصَلِّي  
إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللَّهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ  
عَلَى سَعْدِ أَذْعَدٍ قَالَ سَعْدُ صَلَّى رَجُلٌ أَحْرَبُ بَعْدَ ذَلِكَ  
فَحَمِدَ اللَّهَ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ  
وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
أَيُّهَا الْمَصَلِّي أَدْعُ حُجْبًا - (رواه الترمذی و ابوداؤد و نسائی و مشکوٰۃ ص ۴۳)

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز تھے کہ ایک نمازی آیا اس  
نے نماز سے فارغ ہوتے ہی دعا مانگنا شروع کی یا اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما  
یہ سن کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے نمازی! تو نے جلد بازی کی ہے۔

## حَدِيثُ الْكَلْبِ الْبَيْتِ الْمَسْكُونِ فِي صَلَاةِ الرَّسُولِ

جب تو نماز پڑھا کرے تو بیٹھ کر پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنایا بیان کیا کر جو اس کی شان کے لائق ہے اور مجھ پر درود پاک پڑھ کر دعا مانگ۔ پھر ایک اور نمازی آیا اور اس نے نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور پھر درود پاک پڑھا تو سرکارِ دو عالمؐ نے حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے نمازی! تو دعا کرتی رہی دعا قبول ہوگی۔

اس حدیث پاک کی شرح میں حضرت مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری نے نقل فرمایا کہ پہلے نمازی نے بغیر وسیلہ کے دربارِ الہی میں سوال کر دیا تھا، حالانکہ سائل کلمت ہے کہ وہ اپنی حاجت دربارِ خداوندی میں پیش کرنے سے پہلے وسیلہ پیش کرے۔

(مرقاۃ صفحہ ۱۵۳)

**حدیث ۸** عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

قَالَ كُنْتُ أَصَلِّيُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ مَعَهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى شِعْرَ الصَّلَاةِ وَعَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ شِعْرَ دَعْوَتِ لِنَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَلْ تُعْطَى سَلْ تُعْطَى -

(رواہ الترمذی، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۵۳)

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے نماز پڑھی، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر و فاروقِ عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہما تشریف فرما تھے۔ جب میں نماز پڑھ کر بیٹھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی پھر میں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھ

صَلَّى عَلَيْكَ رَبِّكَ بِسُبْحَانَ كَلِمَاتٍ خَيْرٍ مِنْ قَوْلِ بَرِّكَرٍ

کر دُعا کی تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو مانگ تجھے عطا کیا جاتے، تو مانگ تجھے عطا کیا جاتے۔

صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْكَرِيمِ وَعَلَى آلِهِ  
وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ۔

**حدیث ۹** قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جَعَلْتُ

صَلَاتِي كُلَّهَا عَلَيْكَ قَالَ إِيَّاهُ أَيَكْفِيكَ اللَّهُ تَبَارَكَ

وَتَعَالَى مَا أَمَّاكَ مِنْ أَمْرٍ دُنْيَاكَ وَآخِرَتِكَ

وَإِسْنَادُهُ جَيِّدٌ۔

(القول البديع ص ۱۱۹)

کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، یہ فرمائیں کہ اگر آپ کی ذاتِ بابرکات پر درود پاک ہی وظیفہ بنا لوں تو کیسا رہے گا؟ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اگر تو ایسا کرے تو اللہ تبارک و تعالیٰ دُنیا و آخرت کے تیرے سارے معاملات کے لیے کافی ہے۔

صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى حَبِيبِهِ أَكْرَمِ الْأَوْلِيَاءِ

وَالْأَخْدَانِ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

**حدیث ۱۰** عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدَةً

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَمَلَائِكَةٌ سَبْعِينَ مَلَاةً

(مشکوٰۃ شریف ص ۸۴ القول البديع ص ۱۲۱)

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم



## حَدِيثُ الدَّائِمِ كَلْبِ بْنِ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

پر ایک بار دُرود پاک پڑھے، اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے عشرِ حمتیں بھیجتے ہیں

**حدیث ۱۱** اَتَانِي ابٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ مَنْ

صَلَّى عَلَيْكَ مِنْ أُمَّتِكَ صَلَاةً كَتَبَ اللهُ

لَهَا بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَرَفَعَ

لَهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَهَا - (جامع صغیر ص ۱۰۷)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے پاس اللہ تعالیٰ کی

طرف سے ایک آنے والا آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ جو آپ کا اُمتی آپ ایک بار

دُرود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس اُمتی کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتا

ہے اور اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے دس درجے بلند کرتا ہے

اور اس دُرود پاک کی مثل اس پر رحمت بھیجتا ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى نَبِيِّكَ الْمِصْطَفَى

وَرَسُولِكَ الْمَجْتَبَى وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ بَعْدَهُ كُلِّ

ذَرَّةٍ مِائَةَ أَلْفِ مَرَّةٍ -

**حدیث ۱۲** عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا

عَلَيَّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ عَلَيَّ كَكْفَّارَةٍ لِكُفْرٍ وَزَكَاةٍ

فَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ عَشْرًا

(القول البدیع ص ۱۰۳)

رسول اکرم نور مجسم شفیع معظم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ

## حکایتِ شریفہ

پر درود پاک پڑھو، کیونکہ مجھ پر درود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے اور تمہارے باطن کی طہارت ہے اور جو مجھ پر ایک بار بھی درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم۔

**حدیث ۱۳** أَكثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَنفَعَةٌ

لِذُنُوبِكُمْ وَأَطْلُبُوا إِلَى الذَّرَجَةِ وَالْوَسِيلَةِ فَإِنَّ

وَسِيلَتِي عِنْدَ رَبِّي شَفَاعَةٌ لَكُمْ۔ (ماہنامہ منیر، ج ۱، ص ۵۴)

مجھ پر درود پاک کی کثرت کیا کرو، اس لیے کہ تمہارا درود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے اور میرے لیے اللہ تعالیٰ سے درجہ اور وسیلہ کی دعا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں میرا وسیلہ تمہارے لیے شفاعت ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدًا وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

**حدیث ۱۴** زَيِّنُوا لِي سَكْرًا بِالصَّلَاةِ عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ

عَلَيَّ نُورٌ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (ماہنامہ منیر، ج ۱، ص ۵۴)

رسولِ اکرم ﷺ شفع عظیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود پاک پڑھ کر مزین کرو، کیونکہ تمہارا مجھ پر درود پاک پڑھنا قیامت کے دن تمہارے لیے نور ہوگا۔ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ جَنِيْبِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلِّمْ

**حدیث ۱۵** عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

قَالَ لِلصَّلَاةِ عَلَيَّ نُورٌ عَلَى الصِّرَاطِ وَمَنْ كَانَ

صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَى الصِّرَاطِ مِنْ أَهْلِ النُّورِ لَسْتَ بِكَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ

(دلائل الخیر ص ۱۰۰ طبع کاٹھ)

نبی اکرم نور مجتہم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ پر درود پاک پڑھنے  
والے کو پل صراط پر عظیم الشان نور عطا ہوگا، اور جس کو پل صراط پر نور عطا ہوگا، وہ  
اہل دوزخ سے نہ ہوگا۔ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى حَبِيبِهِ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ  
وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

تشریح: یہ دھی نور ہوگا جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ذکر فرمایا ہے:

يَوْمَ تَدْرِي الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَى نُورُهُمْ

بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ بِشَرَاكِهِمُ الْيَوْمَ

جَنَّتِ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ

فِيهَا ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ۔

جس دن دیکھے گا تو ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو ان کا نور  
ان کے آگے ان کے دائیں دوڑتا ہوگا اور فرمایا جاتے گا تمہارے لیے آج جنتوں  
کی خوشخبری ہے جن کے نیچے سے نہریں جاری ہیں، وہ ان بہشتوں میں ہمیشہ رہیں  
گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

حدیث ۱۴] إِنَّ أَنْجَاكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَهْوَالِهَا وَ

مَوَاطِنِهَا أَكْثَرُكُمْ عَلَى صَلَاةٍ شَارِعِيَّةٍ

اور القول البديع میں اتنا مزید ہے:

إِنَّهُ كَانَ فِي اللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ كِفَايَةٌ إِذَا يَقُولُ

حَدِيثُ الْاَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

اِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا  
فَأَمْرٌ بِذَلِكَ الْمُؤْمِنِينَ لِيُثَبِّتَهُمْ عَلَيْهِ

(القول البديع ص ۱۲۱)

اے لوگو! بیشک تم میں سے قیامت کے دن قیامت کے ہولوں اور  
اس کی دشوار گزار گھاٹیوں سے جلد از جلد نجات پانے والا وہ شخص ہوگا جس نے  
دنیا میں مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھا ہوگا۔

ہاں ہاں! اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کا درود پاک بھیجنا ہی کافی تھا، مگر ایمان  
والوں کو درود پاک پڑھنے کا حکم اس لیے دیا ہے تاکہ انہیں ان کا اجر عطا کیا جائے

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى رَسُولِكَ الْمُرْتَضَى وَ  
جَبَّتِكَ الْمُصْطَفَى وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَ  
ذُرِّيَّاتِهِ أَجْمَعِينَ۔

حدیث ۷۱ لِيُرِدَنَّ عَلَى الْعَوَاضِ أَقْوَامٌ مِمَّا أَعْرِفُهُمْ

لَا يَبْكُثَرُ الصَّلَاةُ عَلَى رَسُولِكَ شَفَاؤُهُمْ إِلَّا بِهَا

قیامت کے دن میرے حوض کوثر پر کچھ گروہ وارد ہوں گے جن کو  
میں انہیں درود پاک کی کثرت کی وجہ سے پہچانتا ہوں گا۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى جَبَّتِكَ  
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلِّمْ

اے میرے عزیز! اس وقت کو یاد کر جب سورج بالکل ہی قریب ہوگا  
زمین دہکتے ہوئے کوئلے کی طرح تپ رہی ہوگی۔ سر خٹپانے کو جبکہ نہ ہوگی پینے

## وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ فَسَوْفَ وَجَدُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَكِيمًا

کو پانی نہ ہوگا، انسان کو اپنا ہی پسینہ لگام کی طرح منہ تک چڑھا ہوگا۔ وہاں ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حوضِ کوثر پر اُمت کو پانی پلاتے ہوں گے۔ وہاں یہ دُنیا میں درودِ پاک پڑھنے والوں پر خاص عنایت ہوگی۔ اُمت کے والی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم درودِ پاک پڑھنے والوں کو دُور سے ہی دیکھ کر بلائیں گے اور آواز

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ      ساری کثرت پاتے یہ ہیں  
 ماں جب اکلوتے کو چھوٹے      آہ آہ کے بلاتے یہ ہیں  
 باپ جہاں بیٹے سے بھاگے      لطف وہاں فرماتے یہ ہیں  
 مُنْذِرًا مُنْذِرًا، مَيْمِطًا مَيْمِطًا      پیتے ہم ہمیں پلاتے یہ ہیں

جلدی آؤ میں شفیق اُمت تمہارے انتظار میں کھڑا ہوں۔ آؤ حوضِ کوثر سے مُنْذِرًا مُنْذِرًا مَيْمِطًا مَيْمِطًا پانی پیو، یہ وہ حوضِ کوثر ہے جس نے ایک گھونٹ پی لیا پھر وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى نَبِىِّ الرَّحْمَةِ شَفِيعِ الْاُمَّةِ كَاشِفِ الْعَنَمَةِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِينَ۔

ہاں ہاں جس خوش نصیب کو حوضِ کوثر سے پانی کا گھونٹ مل گیا، قیامت کی گرمی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ دُنیا کی گرمی کس شمار میں ہے۔

چنانچہ شواہدِ الحق میں ہے حضرت شیخ ابو عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایک دفعہ جب میں حج کرنے گیا تو وہاں مجھے ایک آدمی ملا، اس نے بیان کیا کہ مجھے پیاس کبھی نہیں لگتی اور میں پانی نہیں پیتا۔ میں نے وجہ دریافت کی تو اس نے کہا ہاں اس کا سبب میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ پھر بتایا کہ میں اہل حلہ سے ہوں اور اس سے پہلے میری عقیدت حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم



کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ نہیں تھی۔ میں ایک رات سویا تو خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہے اور لوگ نہایت کرب اور پریشانی میں سرگڑاں ہیں اور شدتِ پیاس میں مبتلا ہیں۔ مجھے بھی بید پیاس لگی تھی۔ لوگ ایک طرف جا رہے تھے۔ میں بھی ادھر کو چل دیا۔ آگے بڑھا تو حوضِ کوثر آگیا۔ اس کے چاروں کونوں پر صحابہ کبار بیٹھے ہوتے ہیں۔ ایک کونے پر حضرت صدیق اکبر ہیں دوسرے پر حضرت فاروقِ اعظم ہیں، تیسرے پر حضرت عثمان ذوالنورین ہیں اور چوتھے پر حیدر کرار حضرت علی ہیں۔ (رضی اللہ عنہم) اور وہ لوگوں کو پانی پلا رہے ہیں۔ میں نے سوچا مجھے دوسروں سے کیا غرض، میں تو اپنے علی سے پانی پیوں گا کیوں کہ میری ساری عقیدت و محبت تو انہیں سے ہے۔ جب میں حیدر کرار رضی اللہ عنہ کے سامنے حاضر ہوا تو آپ نے مجھے ایک نظر دیکھا اور میری طرف سے چہرہ مبارک دوسری طرف پھیر لیا، پھر میں مجبوری کی حالت میں بادلِ نخواستہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، آپ نے بھی چہرہ انور دوسری طرف پھیر لیا، پھر حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے بھی ایسا ہی کیا، پھر حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے بھی میرے ساتھ ہی سلوک کیا، پھر جب میں ہر طرف سے مایوس و ناکام ہو کر پریشانی کے عالم میں ادھر ادھر دیکھنے لگا تو مجھے سرورِ عالم محسنِ عظیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نظر آگئے جو کہ اپنی اُمت کو حوضِ کوثر کی طرف بھیج رہے تھے، میں بھی حاضر خدمت ہو گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے سخت پیاس لگی ہوتی ہے اور مولا علی کے ہاں حاضر ہوا تھا کہ مجھے پانی پلائیں، مگر انہوں نے مجھ سے اپنا چہرہ ہی پھیر لیا ہے، اسی طرح فاروقِ اعظم

## صالحہ کی توبہ کے بارے میں

صدیق اکبر اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم نے میری طرف توجہ نہیں کی۔ یہ سن کر حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے پیارے علی تجھے پانی کیوں پلاتے جبکہ تیرے سینے میں میرے صحابہ کرام کا بغض موجود ہے۔ اس جواب پر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! اگر میں توبہ کروں تو پھر اس گزارش پر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں اگر تُو توبہ کر لے اور مسلمان ہو جائے تو میں تجھے حوض کوثر کا پانی پلاؤں گا جس کے بعد تو کبھی پیاسا نہ ہوگا تو میں نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ شفقت پر توبہ کی اور اسلام قبول کیا۔ پھر امت کے والی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مجھے حوض کوثر پر لائے اور اپنے دستِ کرم سے مجھے جام کوثر عطا فرمایا جس سے میں سیراب ہو گیا۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ زان بعد مجھے کبھی پیاس نہیں لگی۔ پھر میں اپنے اہل عیال کے پاس گیا اور سب سے بیزاری ظاہر کر دی، سوائے ان احباب کے جنہوں نے یہ سن کر توبہ کر لی اور اس نظریہ سے رجوع کر لیا۔ (شواہد الحق فی الاستغاثۃ بسیدہ المخلوق ص ۵۳۹)

اس واقعہ کی تصدیق و تائید اس حدیث پاک سے بھی ہوتی ہے جس کو حضرت انس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”میرے حوض کوثر کے چار رکن ہیں، ایک رکن میرے پیارے ابوبکر کے قبضہ میں ہوگا، دوسرا رکن میرے پیارے فاروق کے قبضہ میں، تیسرا رکن میرے پیارے عثمان کے قبضہ میں اور چوتھا رکن میرے پیارے علی کے قبضہ میں ہوگا۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

لہذا جو شخص ابوبکر سے توجہت کرے، لیکن عمر سے بغض رکھے، اسے ابوبکر پانی نہ

## حکایتِ نبویؐ

پلائیں گے اور جو عمر سے محبت رکھے اور ابو بکر سے بغض رکھے، اسے عمر پانی نہیں پینے  
 دیا گیا، اور جو عثمان سے محبت کرے مگر علی سے بغض رکھے، اسے عثمان پانی نہیں  
 دیں گے اور جو علی سے محبت رکھے اور عثمان سے بغض رکھے، اسے علی پانی ہرگز نہیں  
 پلائیں گے۔ اور جس نے ابو بکر کے بائے میں اچھی بات کہی، اس نے اپنے دین کو درست  
 کر لیا اور جس نے عمر کے بائے میں اچھی بات کہی، اس کا راستہ واضح ہو گیا اور جس نے  
 عثمان کے حق میں اچھی بات کہی، وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے منور ہو گیا اور جس نے  
 علی کے حق میں اچھی بات کہی گویا اس نے مضبوط کڑا تمام لیا جو کبھی ٹوٹنے والا  
 نہیں ہے اور جس نے میرے صحابہ کرام کے بائے میں اچھی بات کہی، وہ مومن ہے۔  
 (رضی اللہ عنہم) (شواہد الحق ص ۵۲۹)

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِ الْبَرِّ وَالنَّبِيِّ  
 الْمُنْتَقَرِ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ الْأَخْيَارِ وَالْعَمَدِ  
 رَبِّ الْعَالَمِينَ -

**حدیث ۱۸** عَنْ أَكْبَرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ  
 فِي يَوْمٍ أَلْفَ مَرَّةٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ  
 مِنَ الْجَنَّةِ - (العقلاء ص ۳۹، ج ۱، رقم ۲۴، تخریج الترمذی ص ۵۰۱)  
 (کشف الغم ص ۲۴)

جس نے مجھ پر دن بھر میں ہزار بار درود پاک پڑھا، وہ میرے گاہنہیں جب  
 تک کہ وہ جنت میں اپنی آرام گاہ (جائے رہائش) نہ دیکھ لے گا۔



## حَدِيثُ الْبَيْتِ الْبَرِّ وَالْحَرِّ

تشریح: سبحان اللہ! کتنا بڑا انعام ہے۔ اے عزیز ذرا علیحدہ بیٹھ کر غور کر کہ جنت کتنی اعلیٰ نعمت ہے، ساری دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے، ایک پلٹے میں رکھی جائے اور جنت کا ایک رومال ایک پلٹے میں رکھا جائے تو رومال ہی وزنی اور قیمتی بھلے گا۔ اللہ کریم ہم سب کو زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بِحَاہِ حَبِيبِهِ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ  
وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

حدیث ۱۹ [۱۹] مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عَشْرًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ مِائَةً

وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ مِائَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ أَلْفًا وَمَنْ

زَادَ صَبَابَةً وَسُوقًا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا وَشَهِيدًا يَوْمَ

الْقِيَامَةِ - (القول البدیع ص ۲۷)

جس نے مجھ پر دس بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور مجھ پر سو بار درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر ہزار رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو محبت و شوق سے اس سے بھی زیادہ پڑھے، میں قیامت کے دن اس کا شفیع اور گواہ بنوں گا۔ تشریح: سبحان اللہ! کتنا خوش نصیب ہے وہ شخص جس کے ایمان کی گواہی امت کے والی شفیع المذنبین رحمۃ اللغلیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دیں اس کی شفاعت کی بھی ذمہ داری اٹھائیں۔

وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ  
بہر کہہ باشد عال صلوا دم تسش دوزخ شود برے حرام

## حَدِيثُكَ وَبِرِّكَ وَبِرِّكَ وَبِرِّكَ

**حدیث ۲۰** مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

عَشْرًا وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ عَشْرًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ مِائَةً

وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ مِائَةً كَتَبَ اللَّهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ بَرَاءَةً

مِنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَةً مِنَ النَّارِ وَأَسْكَنَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

مَعَ الشُّهَدَاءِ - (القول البديع ص ۱۳ الترغيب والترهيب ص ۲۹۵ ج ۲)

جو مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس بار درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر ستر رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر ستر بار درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نفاق اور دوزخ کی آگ سے بری ہے اور اس کو قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَىٰ حَبِيبِكَ الْمُصْطَفَى

وَعَلَىٰ آلِهِ وَسَلَّمَ -

**حدیث ۲۱** عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ كَانَ لَا يَفَارِقُ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنَاحِنَهُ

أَوْ أَمْرَبَةَ مِنْ أَضْعَابِمْ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ لِمَا يَنْتَوِيهِ مِنْ حَوَائِجِهِم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فَتَالَ

فِعْمَتَهُ وَقَدْ خَرَجَ فَاتَّبَعْتُهُ فَدَخَلَ حَائِطًا مِنْ

حَيْطَاتِ الْأَسْوَافِ فَصَلَّى فَسَجَدَ فَأَطَالَ

السُّجُودَ فَبَكَتُ وَقُلْتُ قَبَضَ اللَّهُ رُوحَهُ

## حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ

فَدَفَعَ رَأْسَهُ قَدْ عَانَى فَقَالَ مَا لَكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ أَطَلَّتِ الشُّجُودَ فَقُلْتَ قَبِضْ اللَّهُ رُوحَ رَسُولِهِ  
 لَا أَرَاهُ أَبَدًا قَالَ فَسَجَدْتُ مُشْكِرًا لِرَبِّي فِيمَا  
 أَبْلَانِي أَيْ أَنْعَمَ عَلَيَّ فِي أُمَّتِي مَنْ صَلَّى عَلَيَّ  
 صَلَاةً مِنْ أُمَّتِي كَتَبَ اللَّهُ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ  
 وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ - (القول بديع ص ۱۰۵ الترغيب والترهيب)

حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم صحابہ کرام  
 دن رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہتے تھے اور حضور سے جدا  
 نہیں ہوتے تھے تاکہ سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ضروریات میں خدمت  
 کی جائے۔ ایک دن حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنے دولت خانے سے  
 باہر نکلے تو میں بھی ان کے پیچھے ہو گیا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک باغ میں  
 تشریف لے گئے وہاں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی اور سر سجے  
 میں رکھا اور سجدہ اتنا لبا کیا کہ میں رونے لگ گیا اور خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ  
 کی رُوح مبارکہ قبض کر لی ہے، پھر سر کا رو دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سر  
 مبارک اٹھایا اور مجھے بلا کر فرمایا تجھے کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ  
 (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ نے اتنا لبا سجدہ کیا کہ میں نے خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے  
 اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رُوح مبارکہ کو قبض فرمایا۔ اب میں حضور  
 کو کبھی نہیں دیکھ سکوں گا، تو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ پر  
 میرے رپ کریم نے انعام کیا تو میں نے سجدہ شکر ادا کیا ہے۔ انعام یہ ہے کہ

وَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ

میری اُمت میں سے جو کوئی مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دے گا اور اس کے دس گناہ مٹا دے گا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى رَسُولِكَ عَلَى رَسُولِكَ الْمُنْتَقَرِ  
سَيِّدِ الْاَبْرَارِ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ الْاَخْيَارِ۔

حدیث ۲۲ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ حَدَّثَ بَح

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُ مَنْزِلَهُ فَلَمْ  
يَجِدْ أَحَدًا يَتَّبِعُهُ فَفَزِعَ عَمْرًا فَاتَّبَعَهُ بِمِطْلَهَةٍ يَعْنِي  
إِدَاوَةً فَوَجَدَهُ سَاحِدًا فِي شَرْبَةٍ فَتَنَنِي عُمَرُ فَجَلَسَ  
وَرَأَى حَتَّى رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ يَا عَمْرُ  
حِينَ وَجَدْتَنِي سَاحِدًا فَتَنَنَيْتَ عَنِّي إِنَّ  
جِبْرَيْلَ أَتَانِي فَقَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ وَاحِدًا صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَرَفَعَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ أُنْفَخَتْ  
الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ الْمُنْفَرِدِ۔

(القول البديع ص ۱۱۱ سعاده الدارين ص ۱۱۱)

نبی اکرم ﷺ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم باہرِ فضا کی طرف تشریف لے گئے اور کوئی پیچھے جانے والا نہیں تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیکھ کر گھبرائے اور لوٹنے لگے، تو دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک بالاخانہ میں سر بسجود ہیں۔ حضرت عمر پیچھے ہٹ کر بیٹھ گئے اور جب سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سر مبارک اٹھایا تو فرمایا اے عمر! تو نے بہت اچھا

## صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان و کرامت

کیا جبکہ تو مجھے سر بسجود دیکھ کر پیچھے ہٹ گیا۔ میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام یہ پیغام لے کر آئے تھے کہ اے اللہ تعالیٰ کے حبیب جو کوئی آپ پر ایک بار درود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجے گا اور اسکے دس درجے بلند کرے گا۔ اس حدیث پاک کو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے الاواب المفروم میں نقل کیا ہے۔

صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْحَكِيمِ وَعَلَى

آلِهِ وَاصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ الطَّاهِرَاتِ أَمَهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ

وَذُرِّيَّاتِهِ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

حدیث ۲۳۳ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا فَلْيُقِلَّتْ

عَبْدُهُ أَوْ لِيُكْفِرْ - (القول البديع ص ۱۰)

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو بندہ مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اب بندے کی مرضی ہے کہ وہ درود پاک کم پڑھے یا زیادہ۔

مَوْلَايَ صَلَّى وَسَلَّمَ دَائِمًا أَبَدًا عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

حدیث ۲۲۲ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى

عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ

وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ كَتَبَ اللهُ بِهَا



## حکایتِ نبویہ و بیادِ نبویہ

عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَعَانَهُ بِهَا عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَرَفَعَهُ  
بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَكُنَّ لَهُ عِدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ

(القول البديع صفحہ ۲۹۹ الترغیب والترہیب ج ۲)

حضرت برابر بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کے بدلے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس درود پاک کے بدلے اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے دس درجے بلند کرتا ہے اور یہ دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکریم وعلی آلہ واصحابہ وسلم۔

**حدیث ۲۵** عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَخْطُبُ وَيَقُولُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً لَمْ تَنْزَلِ  
الْمَلِيكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ مَا صَلَّيْتُ عَلَيَّ فَلْيَقُلْ عَبْدًا مِنْكُمْ  
أَوْلَىٰ كَثْرًا -

(القول البديع صفحہ ۳۳)

حضرت عامر بن ربیع صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے دورانِ خطبہ فرماتے سنا "بندہ جب تمہک مجھ پر درود پاک پڑھتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس پر رحمتیں نازل کرتے رہتے ہیں۔ اب تمہاری مرضی ہے کہ تم مجھ پر درود پاک کم پڑھو یا زیادہ۔

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَىٰ جَنَّتَيْهِمْ وَنَبِيِّهِمْ وَخَلِيلِهِمْ رَحْمَةً  
لِلْعَالَمِينَ وَعَلَىٰ آلِهِمْ وَأَصْحَابِهِمْ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

حکایتیں اور حکایات

**حدیث ۲۶** عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ كُنْتُ

شَفِيعَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - (القول ابيد بغير منسك)

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے جو مجھ پر درود پاک پڑھے میں اس کا قیامت کے دن شفیع بنوں گا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى حَبِيبِكَ الْمُتَخَدِّ

سَيِّدِ الْاَبْرَارِ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ اَجْمَعِينَ اِلَى

يَوْمِ الدُّوْنِ . وَالْعَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

**حدیث ۲۷** عَنْ أَبِي سَكَهَيْلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

يَا اَبَا سَكَهَيْلٍ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ كُلَّ يَوْمٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

وَكُلَّ لَيْلَةٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حُبَّائِي وَسَوْفَا اِلَى

كَانَتْ كَفَّارَةً لِحَقَائِبِ ذُنُوبِهِ

تِلْكَ اللَّيْلَةُ وَذَلِكَ الْيَوْمُ -

(القول ابيد بغير منسك، التخریج والترتیب ص ۲۵)

سیدنا ابو کاہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ابو کاہل جو شخص مجھ پر ہر دن اور ہر رات کو تین تین

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ

مرتبہ میری محبت اور میری طرف شوق کی وجہ سے درود پاک پڑھے تو اللہ تعالیٰ  
پر حق ہوگا کہ اس کے اس دن اور رات کے گناہ بخش دے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْكَرِيمِ وَعَلَى آلِهِ  
وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ مِائَةَ مِائَةِ مِائَةِ  
مِائَةِ يَوْمٍ الذِّيْنِ

**حدیث ۲۸** عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ سَنَّهُ أَنْ يَلْتَقَى اللَّهَ رَاضِيًا فَلْيُكْثِرِ  
الصَّلَاةَ عَلَيَّ - (القول بعد بصرتك الكشاف الفرمك، سعادة القارين)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ  
مُروءِ عالمِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ  
جب وہ دربارِ الہی میں حاضر ہو، تو اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہو، اسے چاہیے کہ مجھ  
پر درود پاک کی کثرت کرے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی  
حَبِيْبِكَ الْاَمِيْنِ وَرَسُوْلِكَ الْكَرِيْمِ وَعَلٰی اٰلِهِمْ وَاصْحَابِهِمْ  
كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

**حدیث ۲۹** إِذَا نَسِيْتُمْ شَيْئًا فَصَلُّوْا عَلَيَّ تَذْكُرُوْهُ

إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

(سعادة القارين ص ۳۵)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی چیز کو بھول  
جاؤ تو مجھ پر درود پاک پڑھو، انشاء اللہ تعالیٰ یاد آجاتے گی۔

## حَدِيثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّوْدِ

منامدہ، باوثوق ذرائع سے فقیر تک یہ بات پہنچی کہ حضرت خواجہ  
خواجگان قاضی محمد سلطان عالم میر لوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمتِ بابرکت  
میں علمائے کرام آتے اور مسائلِ علمی پر گفتگو ہوتی اور آپ فرماتے مولوی صاحب اس  
کتاب سے یہ مسئلہ تلاش کرو، جب بسیار ورق گردانی کے باوجود مسئلہ نہ ملتا تو آپ  
کتاب کو اپنے دستِ مبارک میں لیتے اور کتاب بند کر کے درود پاک پڑھتے  
اور پھر کتاب کھول کر علماء کرام کے سامنے رکھ دیتے تو وہی مسئلہ نکلتا جس کی تلاش  
ہوتی تھی۔

فَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى

حَبِيبِهِ اطِّيبِ الطِّيبِينَ اطِّهَرِ الطَّاهِرِينَ اَكْرَمِ

الْاَوْلِيَاءِ وَالْاٰخِرِيْنَ وَعَلَى اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِيْنَ

حدیث ۳۰ اَكْثَرُ مَا مِنْ الصَّلَاةِ عَلَيَّ لِاَنَّ اَوَّلَ

مَا سْتَلْتُونَنِي فِي الْقَبْرِ عَنِّي (سعادة الدارين، كشف الغمات ۳۳)

اے میری امت مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ قبر میں تم سے پہلے

میرے متعلق سوال ہوگا۔

تشریح، اس مقام پر اولیت کو اہمیت کے معنی میں لیا جائے تو مطلب

واضح ہو جاتا ہے یعنی قبر میں منکر بکیر جتنے سوال کریں گے ان میں سے اہم سوال میرے

متعلق ہوگا اور حضور رحمۃ اللعالمین شیخ المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے

درود پاک کی کثرت کی تاکید اس لیے فرمائی ہے کہ درود پاک کی کثرت سے نبی اکرم

نور مجتہم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور عظمت درود پاک پڑھنے والے کے

## حکایتِ نبویہ

دل میں زیادہ ہو جاتی ہے اور وہاں محبوبِ کبریا سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پہچان محبت و عظمت کی بنا پر ہی ہوگی، اسی لیے حدیث پاک میں فرمایا کہ جس کے دل میں ایمان ہوگا وہ منکر نکیر کے سوال کے جواب میں بلا جھجک اور برملا کہے گا مَاذَا مَحْتَمَدٌ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ یعنی اے فرشتو یہی تو میرے آقا ہیں جن کا نام نامی اسمِ گرامی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحباہ وسلم ہے۔ یہی آیت ہمارے پاس روشن دلیل ہے کہ تشریف لاتے تھے، منکر نکیر کہیں گے بیشک تو کامیاب ہوا۔ ہم جانتے تھے کہ تو یہی جواب دے، نَمُكْنُومَةُ الْعَرُوسِ اور وہ منافق جس کا دل محبت و عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے خالی ہوگا، جب اس سے منکر نکیر سوال کریں گے کہ تو ان کو پہچانتا ہے، تو وہ کہے گا هَلَا فَا

لَا أَدْرِى كَيْفَ كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ ہاتے ہاتے میں ان کو نہیں جانتا۔ دنیا میں لوگ ان کو جو کچھ کہتے تھے میں بھی کہا کرتا تھا، اس جواب کو سن کر فرشتے کہیں گے ہاں ہم جانتے تھے کہ تو یہی جواب دے گا، پھر اس پر قبر کا عذاب مسلط کر دیا جائے گا۔ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ ذَلِكَ

اس سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو باعثِ ایجادِ عالم نورِ محترم فخرِ آدم و بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت اور رفعتِ شانِ سن کر دل میں کوشٹے رہتے ہیں اور اگر کہیں مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و شان کا جلسہ ہو تو جب تک جو ابی جلسہ نہ کر لیں، ان کو چین نہیں آتا۔ بخاری شریف ہاتھ میں لیے منبر پر چڑھ کر ہرزہ سرائی کرتے ہیں، اگر نبی کو علمِ غیب ہوتا تو یہ کیوں ہوا؟ وہ کیوں ہوا؟ اگر نبی کو اختیار ہوتا تو امام حسین کو کیوں نہیں بچا لیا۔ حضرت عثمان کو

(رضی اللہ عنہ)

(رضی اللہ عنہ)

(عید السلام)

## صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْكَ وَرَبِّكَ رَحِيْبٌ رَّحِيْمٌ

کیوں نہ بلوائیوں سے چھڑو الیا وغیرہ وغیرہ۔ بھائی! دنیا میں تو پھونکا پھانکی چل جائے گی، لیکن اگر قبر میں جواب دینا پڑ گیا تو کیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہوش عطا فرماتے

وَهُوَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ۔

لیکن ایسی نصیحت وہی شخص قبول کرے گا جس کے نصیب اچھے ہوں قسمت بہت بلند ہو جیسے کہ بعض علماء کرام بیان فرماتے ہیں: ایک وقت دو مولوی صاحبان کے درمیان مناظرہ منعقد ہوا۔ مناظرہ طول پھڑ گیا، کئی دن لگ گئے۔ ایک دن جب صبح صبح دونوں مولوی صاحبان مناظرہ کے لیے آتے تو آٹھ منے سٹینج لگ گئے۔ ایمان اور محبت والے مولوی صاحب نے اس دن کی پہلی تقریر میں فرمایا: لوگو! بات سنو! مناظرہ کا انجام جو ظاہر ہوگا وہ اپنی جگہ ہے لیکن اپنی اپنی قسمت کو دیکھو مجھے ساٹھ دن ہو گئے، مجھے آرام ہو کون میسر نہیں، دن بھر مناظرہ کرتا ہوں اور رات بھر ورق گردانی کرتا رہتا ہوں۔ کتابیں دیکھتا ہوں کہ کہیں مجھے رسول اکرم شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات کی، حضور انور کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ علم کی، اختیار کی، شفاعت کی کوئی بات، کوئی اعجازی شان ملے، میں سے جمع کرتا ہوں اور یقیناً میرا تہ مقابل بھی رات بھر نہیں سوتا ہوگا وہ بھی اس ہی ورق گردانی کرتا ہوگا، لیکن وہ تنقیص کی باتیں تلاش کرتا ہوگا کہ کہیں سے کسی کتاب میں مجھے یہ مل جائے کہ حضور کو فلاں بات کا علم نہیں تھا، حضور کو فلاں بات کا اختیار نہیں تھا وغیرہ وغیرہ، کیوں کہ اس نے مناظرہ میں میرے سوالوں کا جواب دینا ہوتا ہے مسلمان بھائیو! غور کرو قسمت کس کی اچھی ہے جو حبیب خدا سید الانبیاء۔ رحمة اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے کمال تلاش کرے اس کی، یا اس کی جو اس

## حَدِيثُ الْذَّبِّ وَالْمَسْأَلَةِ وَالْحَبْرِ

باعث ایجادِ عالم رحمتِ عالم نورِ مجتہد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی کیلئے عیب تلاش کرے۔ (العیاذ باللہ) جب اتنی بات کہی اور یہ بات دوسرے منظر مولوی صاحب نے سنی تو اس کی قسمت جاگ اٹھی اور اعلان کر دیا، لوگو! سنو واقعی یہی بات ہے مجھے آرام کرنا سونا، کھانا پینا محبوبا ہوا ہے۔ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ذاتِ پاک کے لیے عیب اور نقیص کی باتیں ہی تلاش کرتا رہا۔ مجھ جیسا بد قسمت کون ہے؟ لہذا میں اعلان کرتا ہوں کہ میں محبوبا، میرا عقیدہ محبوبا اور آج سے میں اس محبوبے مذہب سے سچی توبہ کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ہی کئی اور خوش قسمت لوگ بھی تائب ہو گئے۔

وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَمَا لَمْ يَوْفُقْ - وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ  
وَآلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ -

**حدیث ۳۱** ذُكِرَ فِي بَعْضِ الْاَخْبَارِ مَكْتُوبٌ

عَلَى سَاقِ الْعَرْشِ مِنْ اَشْتَاقٍ اِلَى رَحْمَتِهِ  
وَمَنْ سَأَلَنِي اَعْطَيْتُهُ وَمَنْ تَشَرَّكَ اِلَيْكَ  
بِالصَّلَاةِ عَلَى مُحَمَّدٍ غَفَنْتُ لَهُ ذُنُوبَهُ  
وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ -

(دلائل الخیرات ص ۱۱۱ طبع کاہنہ)

بعض روایتوں میں ہے کہ ساقِ عرش پر لکھا ہوا ہے جو میرا مشتاق ہو میں اس پر رحم کرتا ہوں اور جو مجھ سے سوال کرے میں اسے دیتا ہوں اور جو میرے حبیب پر درود پاک پڑھ کر میرا قرب چاہے میں اس کے گناہ بخش دیتا ہوں خواہ وہ سمندروں

حَدِيثُ الدَّرَجَاتِ وَجَبَّتْ لَكَ فِيهِ دَرَجَاتٌ

کی جھاگ کے برابر ہوں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى حَبِيبِكَ الْمُنْتَحَارِ

سَيِّدِ الْأَبْرَارِ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ الْأَخْيَارِ

حدیث ۳۲ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآنْزِلْهُ الْمُتَعَدَّ

الْمُعْتَذِرَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجَبَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي

(الترغيب والترهيب ۵۴)

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص یوں درود پاک پڑھے

”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآنْزِلْهُ الْمُتَعَدَّ الْمُعْتَذِرَ عِنْدَكَ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ۔

حدیث ۳۳ مَا مِنْ عَبْدَيْنِ مَتَّعَاتَيْنِ يَسْتَقْبِلُ أَحَدُهُمَا

صَاحِبَهُ فَيُصَافِحُهُ وَيُصَلِّيَانِ عَلَى النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمْرُفَا

حَتَّى يُنْفَرَ لِهَذَا ذُبُوبُهُمَا مَا تَقَدَّمَ مِنْهُمَا وَمَا أَخَّرَ

(نزہۃ الناعون ص ۱۱۱، سعادت الدارين ص ۱۱۱، الترغيب والترهيب ص ۵۴، الزواجر ص ۱۱۱)

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب دو دوست آپس میں

مٹتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر

درود پاک پڑھتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش



## حکایتِ نبویہ مبارکہ

دیے جاتے ہیں۔ اللہمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْكَرِيمِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا۔

حدیث ۳۴۴ عن زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ

وآلِهِ وَسَلَّمَ حَتَّى وَقَفْنَا فِي مَجْمَعِ طَيْفٍ فَطَلَعَ

أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

وَرَحْمَتُهُ وَبَرَكَاتُهُ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ

أَيُّ شَيْءٍ قُلْتَ حِينَ جِئْتَنِي قَالَ قُلْتُ اللَّهُمَّ صَلِّ

عَلَى مُحَمَّدٍ حَتَّى لَا يَبْقَى صَلَاةٌ إِلَّا بَارَكْتَ

عَلَى مُحَمَّدٍ حَتَّى لَا يَبْقَى بَرَكَةٌ إِلَّا اللَّهُمَّ سَلِّمْ

عَلَى مُحَمَّدٍ حَتَّى لَا يَبْقَى سَلَامٌ إِلَّا اللَّهُمَّ ارْحَمْ

مُحَمَّدًا حَتَّى لَا يَبْقَى رَحْمَةٌ إِلَّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَرَى الْمَلَائِكَةَ

تَسْدُ سُدًّا وَالْأَفْوَتَ۔

(سعادة الدارين ص ۶۳)

حضرت زید صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک دن حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہم باہر نکلے، جب ہم ایک چوراہے پر کھڑے ہوئے

تو ایک اعرابی آیا اس نے سلام عرض کیا، رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

نے سلام کا جواب دیا۔ پھر فرمایا اے اعرابی جب تو آیا تھا تو تو نے کیا پڑھا تھا،

کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ وہاں فرشتوں نے آسمانوں کے کناروں کو بھرا ہوا ہے

اعرابی نے عرض کیا حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں نے یہ درود پاک پڑھا تھا:

## حَدِيثَاتُ الْبَرِّ وَالْبِرِّ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ حَتَّى لَا تَبْقَى مَلَائِكَةٌ بَارِكُ بِرَبِّكَ عَلَى مُحَمَّدٍ حَتَّى لَا تَبْقَى بَرَكَاتُكَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ حَتَّى لَا تَبْقَى سَلَامٌ اللَّهُمَّ ارْحَمْ مُحَمَّدًا حَتَّى لَا تَبْقَى رَحْمَةٌ.

**حدیث ۳۵** عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ

تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَدَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ

الْبَارِحَةَ عَجَبًا رَأَيْتُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي يَزْحَفُ

عَلَى الصِّدْرِ طِمْرَةً وَيَجْبُومُ مِرَّةً وَيَتَقَلَّبُ مِرَّةً

فَجَاءَتْهُ صَلَاتُهُ عَلَى فَأَخَذَتْ بِيَدِهِ فَأَقَامَتْهُ عَلَى

الصِّدْرِ طِمْرًا حَتَّى جَاوَزَهُ (القول البديع ص ۱۲۳، معاداة الذارین ص ۱۱۰)

حضرت عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ عالم

نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا میں نے آج رات

مجیب منظر دیکھا، میں نے دیکھا کہ میرا ایک اُمتی پُل صراطِ پر سے گزرنے لگا۔ کبھی وہ

چلتا ہے، کبھی گرتا ہے، کبھی لٹک جاتا ہے، تو اس کا مجھ پر درود پاک پڑھا ہوا آیا

اور اس اُمتی کا ہاتھ پکڑ کر اسے پُل صراطِ پر سیدھا کھڑا کر دیا اور کچھ سے کچھ اس کو

پار کر دیا۔ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى الْعَجِيبِ اللَّيْبِ الْعَجِيبِ

الْمَجِيبِ النَّبِيِّ الْإِنْفِ الْكَرِيمِ الْعَتْرِبِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ

أَجْمَعِينَ يَا رَوْفُ يَا حَبِيبُ۔

حَدِيثُ ۳۴

شکل جو سر پہ آڑی تیرے ہی نام سے ملی  
شکل کشاے تیرا نام، تجھ پر درود اور سلام

حدیث ۳۴ [ صَلَاةٌ عَلَى نُوْرٍ لَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ]

عِنْدَ ظُلْمَةِ الصِّرَاطِ وَمَنْ أَسْرَدَ أَنْ يَكْتَالَكَ

بِالْمِحْكِيَالِ الْاَوْفَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلْيُكْثِرْ

مِنَ الصَّلَاةِ عَلَيَّ - (سعادة القارين ص ۶۸)

اے میری امت تمہارا مجھ پر درود پاک پڑھنا قیامت کے دن پل صراط  
کے اندھیرے میں تمہارے لیے نور ہوگا اور جو شخص یہ چاہے کہ قیامت کے دن  
اجر کا پیمانہ بھر بھر کر دیا جائے اسے چاہیے کہ وہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے۔

بر محمدی رسا نام صد سلام  
آں شفیع مبراں یوم القیام

صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

حدیث ۳۵ [ صَلَاةٌ تَكْرُمُ عَلَى تَحْرِزَةِ جَهَنَّمَ وَأَعْيَابِكُمْ وَمَرْضَاةٌ ]

لِدَبْتِكُمْ وَزَكَاةٌ أَعْمَالِكُمْ - (سعادة القارين ص ۶۸)

اے میری امت! تمہارا مجھ پر درود پاک پڑھنا تمہاری دعاؤں کا عافیت  
ہے اور تمہارے لیے رب تعالیٰ کی رضا ہے اور تمہارے اعمال کی طہارت ہے

سلام علیک اے نبی مکرم  
مکرم تر از آدم و نسل آدم

صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى حَبِيبِهِ الْحَكِيمِ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ لَجَمِيعِينَ

## صَلَّى الدَّارَيْنِ كَيْدِي بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

حدیث ۳۸ ] كَانَ لَا يَجْلِسُ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ ابْنِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
عَنْهُ أَحَدًا فَجَاءَ رَجُلٌ يَوْمًا فَاجْلَسَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ  
وَالسَّلَامُ بَيْنَهُمَا فَجِئِبَ الصَّحَابَةُ مِنْ ذَلِكَ فَلَمَّا  
خَرَجَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
هَذَا يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ عَلَيَّ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ  
مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى لَهُ أَوْ تَخَوُّ ذَلِكَ

(سعادة الدارين ص ۴۳)

شاہ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ  
عنه کے درمیان کوئی نہیں بیٹھا کرتا تھا۔ ایک دن ایک شخص آیا تو سرکارِ دو عالم محمد  
شیخ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اپنے اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے  
درمیان بٹھالیا، اس سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو تعجب ہوا کہ یہ کون سی مرتبہ  
ہے، جب وہ چلا گیا تو حضور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ میرا  
اُمتی ہے جب مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے: اللَّهُمَّ صَلِّ  
عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى لَهُ أَوْ كَمَا قَالَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى  
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

نِسَانہ : اس سے معلوم ہوا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ طاقت سے سب کچھ جانتے ہیں اور ہر ایک کے عمل کی  
خبر رکھتے ہیں، چنانچہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہ العزیز اپنی

## حکایتِ نبوت سے لے کر شہادتِ نبوت تک

تفسیر عزیزی میں زیر آیت "وَيَكُونُ الرَّسُولُ عَلَيْكَ شَهِيدًا" تحریر فرماتے ہیں  
 تمہارے رسول قیامت کے دن تم پر اس وجہ سے گواہی دیں گے، کیوں کہ وہ  
 نورِ نبوت سے ہر دیندار کے مرتبے کو جانتے ہیں کہ میرا فلاں امتی کس منزل پر پہنچا  
 ہے اور اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے اور کس حجاب کی وجہ سے ترقی نہیں کر سکا۔  
 لہذا وہ تمہارے گناہوں کو بھی جانتے ہیں اور تمہارے ایمان کے درجات کو بھی  
 جانتے ہیں، تمہارے نیک و بد اعمال کو بھی جانتے ہیں اور وہ ہر کسی کے اخلاص و  
 نفاق کو بھی جانتے ہیں۔ (تفسیر عزیزی فارسی سورہ بقرہ ص ۵۱۸)

اسی لیے عارفِ رومی قدس سرہ نے فرمایا : —

در نظر بودش مقامات العباد لا جرم ناشد خدا شاہد نہاد  
 یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن پاک  
 میں اس لیے شاہد فرمایا ہے کہ ان کی نظر میں ساری امت کے مقامات و درجات ہیں  
 اس مسئلہ کی تفصیل دیکھنا ہو تو فقیر کے رسالہ "ایواقیت و الجواہر" کا مطالعہ کریں۔  
 صَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً وَسَلَامًا  
 عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ -

**حدیث ۳۹** عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ

كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ  
 وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَقْرَبُ  
 الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ تَعَالَى قَالَ صِدْقٌ الْمَدِيثُ  
 وَأَدَاءُ الْأَمَانَةِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ زِدْنَا قَالَ صَلَاةٌ

حَسْبُكَ الْبَيْتُ وَالْبَيْتُ الْبَيْتُ وَالْبَيْتُ الْبَيْتُ

اللَّيْلِ وَصَوْمُ الْهَوَاجِرِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ زِدْنَا  
قَالَ كَثْرَةُ الزَّكَاةِ وَالصَّلَاةِ عَلَى تَتْنِي الْفَمْتَدَ  
قُلْتُ زِدْنَا قَالَ مَنْ آمَنَ قَوْمًا فَلْيَعْنِفَنَّ فَإِنَّ فِيهِمْ  
الْكَبِيرَ وَالْعَلِيلَ وَالصَّبِيغَةَ وَذَا الْحَاجَةَ -

(القول البديع ص ۱۳۰ . سعادة الدارين ص ۴۱۴)

حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم دربارِ نبوت میں حاضر تھے کہ ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے قریب تر اعمال کیا ہیں! فرمایا سچ بولنا اور امانت کا ادا کرنا۔ عرض کیا حضور کچھ اور ارشاد فرمائیے! فرمایا تہجد کی نماز اور گرمیوں کے روزے۔ پھر میں نے عرض کیا حضور کچھ اور ارشاد فرمائیے! فرمایا ذکرِ الہی کی کثرت کرنا اور مجھ پر درود پاک پڑھنا تنگدستی کو دور کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا کچھ اور ارشاد فرمائیے! فرمایا جو کسی قوم کا امام بنے تو ہلکی نماز پڑھائے۔ کیوں کہ مقتدیوں میں بوڑھے بھی ہوتے ہیں، بیمار بھی، بچے بھی اور کام کاج والے بھی۔

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى النَّبِيِّ الرَّؤُفِ الْأَبِيِّ الْكَرِيمِ  
وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ -

حدیث ۴۰ ] مَنْ صَلَّى عَلَيَّ فِي كِتَابٍ كُنْتُ فِيهِ

اللَّيْلَةَ يَسْتَفِضُّونَ لَهُ مَا دَامَ اسْمِي فِي

ذَلِكَ الْكِتَابِ - (سعادة الدارين ص ۴۱۴، نزہۃ النافوس ص ۳۱)

جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا، تو جب تک میرا نام (مبارک)

حَدِيثُ الذِّكْرِ بِبَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کتاب میں رہے گا، فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے رہیں گے۔

الصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَى الْكَ  
وَاصْحَابِكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ -

حدیث ۴۱ [مَنْ كَتَبَ عَنِّي عِلْمًا فَكُتِبَ مَعَهُ صَلَاةٌ

عَلَى لَسَدِيذٍ فِي أَجْرِي مَا قُرِئَ ذَلِكَ الْكِتَابُ

(سعادة الدارين ص ۸۳)

جس شخص نے میری طرف سے کوئی علم کی بات لکھی اور اس کے ساتھ مجھ پر  
درود پاک لکھ دیا تو جب تک وہ کتاب پڑھی جائے گی اس کو ثواب ملتا رہے گا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى خَيْرِ الْبَرِيَّةِ وَمَسِيدِ  
الْمَلَمِينَ أَفْضَلِ الْخَلْقِ وَرَحْمَةِ الْعَالَمِينَ  
وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَوْلِيَاءِ أَمَّةٍ وَعُلَمَائِهَا مَلَّتْهُ  
إِلَى يَوْمِ الدِّينِ

حدیث ۴۲ [يَحْشُرُ اللَّهُ أَصْحَابَ الْحَدِيثِ وَأَهْلَ الْعِلْمِ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَحَبْرُهُمْ خَلُوتٌ يَنْفُوحُ فَيَقِفُونَ

بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَيَقُولُ لَهُمْ

طَالَمَا كُنْتُمْ تَصَلُّونَ عَلَى نَبِيِّي إِتَّطَلِقُوا بِهِمْ

إِلَى الْجَنَّةِ - (سعادة الدارين ص ۸۵)

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ محدثین کرام اور علماء دین کو اٹھائے گا اور  
ان کی سیاہی مہکتی خوشبو ہوگی وہ دربار الہی میں حاضر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان

صَلَّى عَلَيْكَ بِرَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَلِيِّ

سے فرمائے گا تم عرصہ دراز تک میرے حبیب پر درود پاک پڑھتے رہتے تھے۔  
فرشتوں کو جنت میں لے جاؤ۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى أَكْرَمِ الْأَوْلِيَاءِ  
وَالْآخِرِينَ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ كُلَّمَا ذَكَرَكَ  
وَذَكَرَكَ الذَّاكِرُونَ وَكَلَّمَا غَفَلَ عَنكَ  
ذَكَرَكَ وَذَكَرَكَ الْغَافِلُونَ

حدیث ۴۳۳ ] جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَشَكَا إِلَيْهِ الْفَقْرَ وَضَيْقَ  
الْعَيْشِ وَالْمَعِيشِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى  
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلْتَ مَنْزِلَكَ فَسَلِّمْ إِنَّ  
كَانَ فِيهِ أَحَدٌ أَوْلَسَمْ يَكُنْ فِيهِ أَحَدٌ  
ثُمَّ سَلِّمْ عَلَيَّ وَاقْدَأْ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مَرَّةً  
وَاحِدَةً فَفَعَلَ الرَّجُلُ فَأَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ الرِّزْقَ  
حَتَّى أَفَاضَ عَلَى جِيرَانِهِ وَقَدَّ أَبَاتِهِ -

القول للبدیع ص ۱۳۹، سعادة الدارين ص ۶۲

ایک شخص نے دربارِ نبوت میں حاضر ہو کر فقر و فاقہ اور تنگیِ معاش کی شکایت  
کی تو اس کو رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنے گھر میں  
داخل ہو، تو السلام علیکم کہہ، چاہے کوئی گھر میں ہو یا نہ ہو۔ پھر مجھ پر سلام عرض کرو  
السلام علیک ایہا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ اور ایک مرتبہ



قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھ۔ اُس شخص نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر رزق کو کھول دیا۔ حتیٰ کہ اس کے ہمسایوں اور رشتہ داروں کو بھی اس رزق سے حصہ پہنچا۔ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

**حدیث ۴۴** عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ

وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَحَمِدَ رَبَّهُ وَصَلَّى عَلَيَّ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَدِ

الْتَمَسَ الْخَيْرَ مِنْ مَظَانِمٍ - (القول البديع ص ۱۳)

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن کریم پڑھا اور اپنے رب کریم کی حمد کی اور مجھ پر درود پاک پڑھا تو اس نے خیر کو اسکی جگہوں سے ڈھونڈ لیا۔

مولای صل وسلم دائماً ابداً

علی حبیبک خیر الخلق کلهم

**حدیث ۴۵** مَنْ صَلَّى عَلَيَّ فِي يَوْمِ خَفَيْنٍ مَرَّةً صَافَحْتُهُ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ - (القول البديع ص ۱۳)

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر دن بھر میں پچاس بار درود پاک پڑھے، قیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں گا۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْكَرِيمِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

**حدیث ۴۶** لِكُلِّ شَيْءٍ طَهَارَةٌ وَغُسْلُهُمْ وَطَهَارَةُ قُلُوبِهِمْ

الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الصُّدَاعِ الصَّلَاةُ عَلَيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى

حَدِيثُ الْبَيْتِ الْمَقْدِسِ

(القول بديهي ص ۱۳۵)

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

ہر چیز کے لیے طہارت اور غسل ہوتا ہے اور ایمان والوں کے دلوں کی  
زنگ سے طہارت محمد پر و زود پاک پڑھنا ہے۔

صَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْكَلِيمِ

وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

حدیث ۴۷ [عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى

عَنْهُ أَنْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ

وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً

كَتَبَ اللهُ لَهُ قِيْرَاطًا وَقِيْرَاطًا مِثْلُ

أَحَدٍ - (القول بديهي ص ۱۳۸)

حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر ایک بار و زود پاک پڑھے اس کے

لیے اللہ تعالیٰ ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ فِي حَيَاتِكَ الْمَجْتَبِي

وَرَسُولِكَ الْمَرْضِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَ

أَهْلِ بَيْتِهِ أَجْمَعِينَ -

حدیث ۴۸ [قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

مَنْ أَكْثَرَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ فِي حَيَاتِهِ أَمَرَ اللهُ تَعَالَى الْجَمِيعَ

الْمَخْلُوقَاتِ أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لَهُ عِنْدَ مَمَاتِهِ. (نزهة المجالس ص ۱۳۵)

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ

فَرَمَا يَشْفَعُ الْمَذْنِبِينَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَعَى حَسْبُ شَخْصٍ نَعَى فِي زِيَارَتِهِ  
مَجْمُوعًا مِنْ دُرُودِ وَرُؤُوسِ زِيَادَةٍ بِرُؤُوسِهَا، اس کی موت کے وقت اللہ تعالیٰ ساری مخلوقات کو  
فرماتے گا کہ اس بندے کے لیے استغفار کرو، بخشش کی دعائیں کرو۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى جَبِيَّتِكَ وَرَسُولِكَ  
وَصَفِيَّتِكَ وَخَلِيَّتِكَ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ بَعْدَ رَمَلِ  
الْعِمَارِيِّ وَالْقَفَارِ وَبَعْدَ أَوْرَاتِ الْأَشْجَارِ  
وَبَعْدَ قَطْرِ الْأَمْطَارِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

حدیث ۴۹ [ ] اِنْ جَبْرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِلنَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللَّهَ تَعَالَى فَتَدَّ  
اَعْطَاكَ قَبَّةً فِي الْحَنَّةِ عَرْضُهَا ثَلَاثُ مِائَتِ عَامٍ  
فَتَدَحْنُهَا رِيَّاحُ الْكِرَامَةِ لَا يَدْخُلُهَا الْاَمْسُ  
اَكْثَرَ الصَّلَاةِ عَلَيْكَ - (نزہۃ المجالس ص ۱۱۱)

حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
اللہ تعالیٰ نے آپ کو جنت میں ایک قبۃ عطا کیا ہے جس کی چوڑائی تین سو سال  
کی مسافت ہے اور اسے کرامت کی ہواؤں نے گھیر رکھا ہے۔ اس قبۃ مبارکہ  
میں صرف وہی لوگ داخل ہوں گے جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات  
گرامی پر کثرت سے درود پاک پڑھتے ہیں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ  
الْكَرِيمِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ كَلِمًا

صَلَّى الدَّارِ عَلَى خَيْرِ نَبِيٍّ خَيْرٌ مِنَ الدَّارِ وَرَجُلٍ

ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ وَكَلَّمَ غُلَّ عَن

ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الْغَافِلُونَ

حدیث ۵۰ **عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ**

وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثَةٌ هُمَّتْ فِطْلٍ عَرَّشِ اللَّهِ

يَوْمَ نَقِيَامَةِ يَوْمٍ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ أَقِيلَ مَنْ هُمْ

يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ فَتَّحَ عَن مَكْرُوبٍ مِنْ

أُمَّتِي وَأَحْيَا سُنَّتِي وَأَكْثَرَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ

(القول البديع ص ۱۲۳، سعادة الدارين ص ۶۳)

رسول اکرم شفیع عظیم رحمتِ دو عالم نورِ مجتہم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے

نے فرمایا ”قیامت کے دن تین شخص عرشِ الہی کے سایہ میں ہوں گے جس دن کہ

اس کے سایہ کے سو کوئی سایہ نہ ہوگا“ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا

یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) وہ خوش نصیب کون ہیں؟ فرمایا ایک

وہ جس نے میرے کس مصیبت زدہ اُمّتی کی پریشانی دور کی، دوسرا وہ جس نے میری

سنت کو زندہ کیا، تیسرا شخص کہ جس نے مجھ پر درودِ پاک کی کثرت کی۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى رَسُولِكَ الْمُصْطَفَى

نَبِيِّكَ الْمُرْتَضَى وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ بِعَدَدِ كُلِّ

رَبَّةٍ مِائَةِ أَلْفٍ مَرَّةٍ۔

وصلی اللہ علیٰ نوحؑ کنو شد نور با پیدا

نہیں در حُبِ اوساکن فلک و عشق اوشید

صَلَّى عَلَيْكَ بِحَبْرٍ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ

**حدیث ۵۱** إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيدِ رَبِّهِ

وَالشَّنَاءِ عَلَيْهِ وَيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ثُمَّ يَدْعُو بَعْدُ بِمَا شَاءَ - (سعادة الدارين ص ۵۵)

تم میں سے جو کوئی نماز ادا کرے اسے چاہیے کہ پہلے وہ رب تعالیٰ جل جلالہ کی حمد و ثنا بیان کرے اس کے بعد درود پاک پڑھے پھر جو چاہے دُعا مانگے۔ اس ارشاد گرامی میں دُعا مانگنے کے آداب سکھائے گئے ہیں جیسے سائل بحسی کریم کے دروازے پر مانگنے کے لیے جاتا ہے تو سوال سے پہلے اس کریم کی تعریف کرتا ہے پھر اس کے اہل و عیال کی خیر مانگتا ہے ذرا بعد سوال کرتا ہے بلا تشبیہ جب کوئی اللہ کریم سے دُعا کرنا چاہے اسے چاہیے کہ حمد و ثنا کے بعد درود پاک کا وسیلہ پیش کرے تو اللہ تعالیٰ جو نہایت ہی جواد و کریم ہے سوالی کے سوال کو رد نہیں کرے گا۔

**حدیث ۵۲** إِنَّ لِلَّهِ سَيَّارَةً مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِذَا مَرُّوا بِحَلِيقِ

الذِّكْرِ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اقْعُدُوا فَإِذَا دَعَا الْقَوْمُ

أَمَّنُوا عَلَى دُعَائِهِمْ فَإِذَا صَلُّوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

صَلُّوا مَعَهُمْ حَتَّى يَفْرُغُوا ثُمَّ يَقُولُ بَعْضُهُمْ

لِبَعْضٍ طُوبَى لِمَنْ لَمْ يَرْجِعْ مَغْفُورًا

لَهُمْ - (القول البدیع ص ۱۱)

رسول اکرم حبیب محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ فرشتے سیاحت کے لیے مقرر ہیں، جب وہ ذکر کے حلقہ کے پاس

## حکایتِ نبویؐ کی حقیقتیں

سے گزرتے ہیں تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں بیٹھو بیٹھو اور جب وہ لوگ اس مانگتے ہیں تو فرشتے آمین کہتے ہیں اور جب لوگ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھتے ہیں تو فرشتے بھی ساتھ ساتھ پڑھتے ہیں اور جب لوگ فارغ ہو جاتے ہیں تو فرشتے ایک دوسرے سے کہتے ہیں ان لوگوں کے لیے خوشخبری ہے۔ اب یہ اپنے گھروں کو بخشنے ہوئے جا رہے ہیں۔

مولای صل وسلم دائما ابداً علی حبیبک خیر الخلق کلہم  
**حدیث ۵۳** ان لله سيطرة من الملكة يطلبون  
 حلق الذکر فاذا اتوا علیها حنوا بهم شه  
 بعثوا رايدهم الى السماء الى رب العزوة  
 تبارکک وتعالی فیقولون ربنا اتینا علی عباد  
 من عبادک یظلمون الانک ویثلون  
 کتابک ویصلون علی نبيک محمد  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ویسئلونک لآخرتہم  
 ودنیائہم فیقول تبارک وتعالی عشوہم رحمتی  
 فیقولون یا رب ان فیہم فلانا المخطاء انما اعتبہم  
 اعتبافاً فیقول تبارک وتعالی عشوہم رحمتی  
 فہم الجلساء لا یسعی بہم جلیسہم۔ (معادۃ الذاہرین)

ذمایا رحمت دو عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ فرشتے مقرر ہیں جو کہ ذکر کے حلقے تلاش کرتے رہتے ہیں۔ پس جب کہ

صَلَّى الدُّرَّةَ كَرِيْمًا بِرَبِّهِ بِرَحْمَةٍ وَرَحْمَةً

بھسی حلقہ۔ ذکر پر آتے ہیں تو ان لوگوں کو گھیر لیتے ہیں۔ پھر اپنے میں سے ایک گروہ فرشتوں کو قاصد بنا کر آسمان کی طرف رب العزۃ جل شانہ کے دربار بھیجتے ہیں وہ فرشتے جا کر عرض کرتے ہیں یا اللہ! ہم تیرے بندوں میں سے کچھ ایسے بندوں کے پاس گئے تھے جو تیرے انعامات کی تعظیم کرتے ہیں، تیری کتاب پڑھتے ہیں اور تیرے نبی کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک بھیجتے ہیں اور تجھ سے اپنی آخرت اور دنیا کے لیے دعا کرتے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کو میری رحمت سے ڈھانپ دو، فرشتے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب کریم ان میں فلاں شخص بڑا مجرم اور گناہگار ہے وہ کسی کام کے لیے آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کو میری رحمت سے ڈھانپ دو کہ یہ آپس میں مل بیٹھنے والے ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا کوئی بھی بد نصیب نہیں رہتا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَىٰ حَبِيبِكَ الْمُحَكَّمِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَاصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ۔

**حدیث ۵۴** عَنْ عُثْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلْمَسْجِدِ أَوْتَادًا جَلَسَتْ لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ إِنْ غَابُوا فَقَدُّوهُمْ وَإِنْ مَرِضُوا عَادُوهُمْ وَإِنْ رَأَوْهُمْ رَجَبُوا بِهِمْ وَإِنْ طَلَبُوا حَاجَةً أَعَانُوهُمْ فَإِذَا جَلَسُوا حَفَّتْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ مِنْ لَدُنْ أَقْدَامِهِمْ إِلَى عَنَانِ السَّمَاءِ بِأَيْدِيهِمْ قَدَاطِيسُ الْفِضَّةِ وَ

## صَلَّى الذِّكْرَ عَلَى نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَقْلَامُ الذَّهَبِ يَكْتُبُونَ الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
 اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُونَ أَذْكُرُوا  
 رَحِمَتَكُمْ اللهُ زَيْدٌ وَآزَادُكُمْ اللهُ فَإِذَا اسْتَقْبَلُوا  
 الذِّكْرَ فَتَحَتْ لَهُمْ أَبْوَابَ السَّمَاءِ وَاسْتَجِيبَ  
 لَهُمُ الدُّعَاءُ وَتَطَّلَعَ عَلَيْهِمُ الْحُورُ الْعَيْنُ وَأَقْبَلَ  
 اللهُ عِزًّا وَجَلَّ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ مَا لَمْ يَخُوضُوا فِي  
 حَدِيثِ غَيْرِهِ وَيَتَفَنَّ قُوا فَإِذَا تَفَنَّا قُوا أَقَامَ التَّذْكَارُ  
 يَلْتَسِمُونَ حِلَقَ الذِّكْرِ - (القول البيوع ۱۱۶، مساعده الدين)

رسول اکرم شیخ معظم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”کچھ لوگ مسجدوں کے اوتار ہوتے ہیں، ان کے ہمیشیں فرشتے ہیں کہ اگر وہ کہیں چلے جائیں تو فرشتے ان کو تلاش کرتے ہیں اور اگر وہ بیمار ہو جائیں تو فرشتے ان کی بیمار پرسی کرتے ہیں اور جب فرشتے ان کو دیکھتے ہیں تو ان کو مر جہا کہتے ہیں اور اگر وہ کوئی حاجت طلب کریں تو فرشتے ان کی امداد و اعانت کرتے ہیں اور جب وہ بیٹھتے ہیں تو فرشتے ان کے قدموں سے لے کر آسمان تک انہیں گھیر لیتے ہیں ان فرشتوں کے ہاتھوں میں چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں جن سے وہ رسول اکرم رُوحِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنے و لوں کا درود پاک لکھتے ہیں اور وہ فرشتے کہتے ہیں تم ذکر و درود پاک زیادہ کرو، تم پر اللہ تعالیٰ زیادہ رحم کرے۔ تم زیادہ پڑھو تمہیں اللہ تعالیٰ زیادہ انعام و اکرام سے نوازے اور جب وہ ذکر کرتے ہیں تو ان کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جلتے ہیں اور



## حکومتِ شریعت اور حجاب

ان کی دُعا قبول کی جاتی ہے اور ان پر خوبصورت آنکھوں والی حوریں جھانکتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور رحمتِ خاصہ ان کی طرف متوجہ ہوتی ہے جب تک کہ وہ دُنیا کی باتوں میں نہ مشغول ہو جائیں یا اٹھ کر نہ چلے جائیں اور جب وہ چلے جاتے ہیں تو ان کی زیارت کرنے والے وہ فرشتے بھی اُٹھ جاتے ہیں اور وہ ذکر کے حلقے تلاش کرنے لگ جاتے ہیں۔

صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْكَرِيمِ الْأَمِينِ  
رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَوْلِيَاءِهِ  
أُمَّتِهِ وَعُلَمَائِهِ بَعْدَ خَلْقِ اللهِ وَزِينَةِ عَرْشِ  
اللهِ وَبَعْدَ كَلِمَاتِ اللهِ -

**حدیث ۵۵** إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ  
مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً  
صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهَا عَشْرًا شَرَسَلُوا اللهُ تَعَالَى  
لِي الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَبْنَفُ  
إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللهِ تَعَالَى وَأَرْجُوا أَنْ  
أَكُونَ مَوْأَنًا فَمَنْ سَأَلَ لِي الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ  
لَهُ شَفَاعَتِي - (سعادة الدارين ص ۵۶)

جب تم اذان سنو تو تم بھی ایسے ہی کہو جیسے مؤذن کہتا ہے، پھر محمد پر درود پاک پڑھو، کیونکہ جو محمد پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر اس درود پاک کے بدلے دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ پھر میرے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کی

## حکایتِ مبارک و شکرِ باری

دُعا کرو، کیونکہ وسیلہ جنت میں ایک مکان ہے وہ صرف اور صرف ایک ہی بندے کے لیے بنایا گیا ہے اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا بندہ میں ہی ہوں، لہذا جو شخص میرے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کی دُعا کرے گا وہ میری شفاعت سے نصیب یافتہ ہوگا۔ **اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى حَبِيبِكَ شَفِيعِ الْمَذْنِبِينَ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ**۔

سائدہ، علامہ دینوری اور علامہ نیری رحمہما اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت یوسف بن اسباط نے فرمایا مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جب اذان ہو اور بندہ یہ دُعا پڑھے **اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ الْمَسْتَمْعَةُ الْمَسْتَجَابُ لَهَا صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَزَوْجِنَا مِنَ الْحَوْرِ الْعَيْنِ** تو جنت کی حوریں کہتی ہیں کہ یہ بندہ ہمارے بارے میں کتنا بے رغبت ہے۔

(سعادة الدارين ص ۵۶)

**حدیث ۵۶** **عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَكْثَرُكُمْ عَلَى صَلَاةٍ أَكْثَرُكُمْ أَزْوَاجًا فِي الْجَنَّةِ**۔

(القول البہیہ ص ۳۶، سعادة الدارين ص ۵۵، درآل الخیرات ص ۳۱، کانپوری کشف الغم)

نبی کریم رؤف ورحیم علیہ التعمیر والثناء والتسلیم نے فرمایا اے میری اُمت تم میں سے جو مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھے گا اس کو جنت میں حوریں زیادہ دی جائیں گی۔ **صَلِّ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ**۔

حَدِيثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْفَرَاةِ

## جمعہ کو درود پاک پڑھنے کی فضیلت

**حدیث ۵۷** أَكْثَرُ وَالصَّلَاةَ عَلَى فِي اللَّيْلَةِ الْفَرَاةِ  
وَالْيَوْمِ الْأَزْمَرِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تُعْرَضُ عَلَيَّ

(جامع منیہ ص ۵۳ ج اول)

فرمایا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جمعہ کی چھٹی دہائی رات میں اور جمعہ کے چھٹے دسکے دن میں فجر پر درود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ تمہارا درود پاک فجر پر پیش کیا جاتا ہے۔ وَمَعْلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَبَارِكُ وَسَلَّمَ

**حدیث ۵۸** أَكْثَرُ وَالصَّلَاةَ عَلَى فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ  
فَإِنَّ يَوْمَ مَشْهُودٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ وَإِنْ أَحَدًا  
لَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ حَتَّى

يَفْزِعَ مِنْهَا - (جامع منیہ ص ۵۳ ج اول)

فرمایا کہ جمعہ پر جمعہ کے دن درود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ یہ دن مشہود ہے، اس دن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور بیشک تم میں سے کوئی جب درود پاک پڑھتا ہے تو اس کے درود پاک سے فارغ ہونے سے پہلے اس کا درود پاک میرے دربار میں پہنچ جاتا ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى رَسُولِكَ الْمُبْرُوكِ  
رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

صَلَّى الذِّكْرَ حَيْثُ كَانَ فِي رُؤُوسِ

**حدیث ۵۹** أَكْثَرُوا مِنَ الصَّلَاةِ عَلَيَّ فِي كُلِّ

يَوْمٍ جُمُعَةٍ فَإِنَّ صَلَاةَ أُمَّتِي تُعَدُّ عَلَيَّ كُلَّ

يَوْمٍ جُمُعَةٍ فَمَنْ كَانَ أَكْثَرَهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً

كَانَ أَقْدَرَهُمْ مِنِّي مَنْزِلَةً - (جامع سفیر صفحہ ۱۱)

اے میری اُمت! مجھ پر ہر جمعہ کے دن درود پاک کی کثرت کرو، کیوں کہ

میري اُمت کا درود پاک مجھ پر ہر جمعہ کے روز پیش ہوتا ہے، لہذا جس نے مجھ پر

درود پاک زیادہ پڑھا ہوگا اس کی منزل مجھ سے زیادہ قریب ہوگی۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى رَسُولِكَ الْمُصْطَفَى

وَنَبِيِّكَ الْمُجْتَبَى وَحَبِيبِكَ الْمُرْتَضَى وَعَلَى آلِهِ

وَاصْحَابِهِ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَكَ الْذَّاكِرُونَ

وَكُلَّمَا غَفَلَ عَن ذَكَرِكَ وَذَكَرَكَ الْغَافِلُونَ

**حدیث ۶۰** أَكْثَرُوا مِنَ الصَّلَاةِ عَلَيَّ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

وَكَلِمَةَ الْجُمُعَةِ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ كُنْتَ لَهُ شَهِيدًا

وَشَافِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ - (جامع سفیر صفحہ ۱۱)

میري اُمت مجھ پر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کو درود پاک کی کثرت کرو

کیونکہ جو ایسا کرے گا قیامت کے دن میں اس کا گواہ اور شفیع (شفاعت کونیوا)

ہوں گا۔

آل شفیع مجرماں یوم القیام

آتش ووزخ شود بوسے حلام

بر محمدی رسانم صد سلام

ہر کہ باشد عامل صلواتم

حَدِيثُ الْبَيْتِ الْمَقْدِسِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

حدیث ۶۱ | اِذَا كَانَ يَوْمُ النِّخْمِيِّينَ بَعَثَ اللهُ

مَلِيكَتَهُ مَعَهُمْ صَحْفًا مِنْ فِضَّةٍ وَاقْتَلَمَ  
مِنْ ذَهَبٍ يَكْتَبُونَ يَوْمَ النِّخْمِيِّينَ وَكَيْلَةَ  
الْجُمُعَةِ أَكْثَرَ النَّاسِ صَلَاةً عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - (سعادة الدارين ص ۵۴)

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب جمعرات کا دن آتا ہے اللہ تعالیٰ فرشتے بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں کہ کون جمعرات اور جمعہ کی رات کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر زیادہ سے زیادہ رُود پاک پڑھتا ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى جَيْبِكَ الْمُصْطَفَى  
وَرَسُولِكَ الْمَرْضِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَارْوَاحِهِمُ الطَّاهِرَاتِ  
الْمُطَهَّرَاتِ امهات المؤمنین بعدد كل  
ذرة مائة الف الف مئة -

حدیث ۶۲ | اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَكَيْلَةَ الْجُمُعَةِ

فَاكْثُرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ - (سعادة الدارين ص ۵۴)

جب جمعہ کا دن اور جمعہ کی رات آئے تو تم مجھ پر رُود پاک کی کثرت کرو  
مولای صل وسلم دائما ابدا علی جیبک خیر الخلق کلہم

حدیث ۶۳ | عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ

صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجْرٍ مِنْ حَجَرِ بَيْتِ رَبِّهِ

وَاللهُ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِأَنَّهُ مَرَّةً  
جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَعَهُ نُورٌ كَنُورِ كَوْقَبِ ذَٰلِكَ  
النُّورِ بَيْنَ الْخَلَائِقِ كُلِّهِمْ لَوْ سَعَلْتُمْ -

(دلائل الخيرات - كانبوری ص ۳)

حضرت مولیٰ علی شیر خدا شکل کشا (باذن اللہ) رضی اللہ تعالیٰ عنہ وکرم اللہ  
وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم  
نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن سو بار مجھ پر درود شریف پڑھے، جب وہ قیامت  
کے دن آئے گا تو اس کے ساتھ ایسا نور ہوگا کہ اگر ساری مخلوق میں تقسیم کر دیا جائے  
تو وہ سب کو کافی ہو۔ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا  
مُحَمَّدٍ شَفِيعِ الْمَذْنُوبِينَ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ جَمِيعِينَ  
إِلَى يَوْمِ الدِّينِ -

**حدیث ۶۴** إِنْ أَقْرَبَكُمْ مِنِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي كُلِّ

مَوْطِنٍ أَكْرَمَكُمْ عَلَى صَلَاةٍ فِي الدُّنْيَا مَنْ صَلَّى

عَلَيَّ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةِ الْجُمُعَةِ قَضَى اللَّهُ لَهُ

مِائَةَ حَاجَةٍ سَبْعِينَ مِنْ حَوَائِجِ الْأَخْسَرِ وَ

ثَلَاثِينَ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا شَمَّ يَوْمَ كَلَّمَ اللَّهُ

بِذَلِكَ مَلَكًا يَدْخُلُ فِي قَبْرِي كَمَا تَدْخُلُ

عَلَيْكُمْ الْهَدَايَا يُخْبِرُنِي بِمَنْ صَلَّى عَلَيَّ

بِاسْمِهِ وَنَسِيهِ إِلَى عَشِيرَتِهِ فَأَبْتُهُ عِنْدِي

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ

فِي صَعِيْفَةٍ بَيْضَاءَ (سعادة الدارين ص ١٠٦)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا روزِ قیامت تم میں سے ہر مقام اور ہر جگہ میرے زیادہ قریب وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کی ہوگی اور تم میں سے جو جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی تسوحاتیں پوری فرمائے گا۔ تشریحاً ہمیں آخرت کی اور تیس دنوں کی۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر کرتا ہے جو کہ اس دُرُودِ پاک کو لے کر میرے دربار میں حاضر ہوتا ہے جیسے تمہارے پاس ہدیے آتے ہیں اور وہ فرشتہ عرض کرتا ہے حضور یہ دُرُودِ پاک کا ہدیہ فلاں اتنی نے جو فلاں کا بیٹا فلاں قبیلے کا ہے، اس نے بھیجا ہے، تو میں اس دُرُودِ پاک کو نور کے سفید صحیفے میں محفوظ کر لیتا ہوں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى حَبِيبِكَ النَّبِيِّ  
الْمُخْتَارِ سَيِّدِ الْاَبْرَارِ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ وَ  
اهل بيته اجمعين۔

حدیث ۶۵ **ان الله مَلِيْكُ خَلْقَتَا مِنَ النُّوْرِ لَا يَلْبِطُونَ**

الْاَلِيَةَ الْجُمُعَةَ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ بِاَيْدِيهِمْ  
اَقْلَامٌ مِنْ ذَهَبٍ وَدَوْحٌ مِنْ فِضَّةٍ وَقَدَاطِيسُ  
مِنْ نُّوْرِ لَا يَكْتُبُونَ اِلَّا الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔ (سعادة الدارين ص ١٠٦)

حضرت مولیٰ علی شیری خدایا کریم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا کچھ نور سے فرشتے وہ ہیں جو صرف جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن زمین پر اترتے ہیں اور ان کے

## صَلَاتِي عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ خَيْرٌ مِنْ خَيْرِ مَا رَزَقْتَنِي

ہاتھوں میں سونے کے قلم چاندی کی دو تہیں اور نور کے کاغذ ہوتے ہیں وہ صرف نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنے والوں کا درود پاک کہتے ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکریم الامین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

**حدیث ۶۶** مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ

آدَمُ وَفِيهِ قُبُضَ وَفِيهِ النَّخْعَةُ وَفِيهِ الصَّمْعَةُ

فَأَكْثَرُ زَافٍ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى فَإِنَّ صَلَاتِكُمْ

مَعْرُوضَةٌ عَلَى قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ تَعْرِضُ

صَلَاتِنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ يَعْنِي بَلَيْتَ قَالَ إِنَّ

اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ

أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ - (سعادة الدارين ص ۱۷)

تمہارے دنوں میں سے افضل دن جمعہ کا ہے۔ اسی دن میں آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوتی اور اسی دن میں ان کا وصال ہوا۔ اسی دن قیامت ہوگی۔ اسی دن مخلوق پر بے ہوشی وارو ہوگی، لہذا تم اس دن میں مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو کیونکہ تمہارا درود پاک میرے دربار میں پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کیسے حضور کے دربار میں درود پاک پیش ہوگا، حالانکہ انسان قبر میں جا کر بوسیدہ ہو جاتا ہے تو سرور انبیاء محبوب کبریاء صلوٰۃ اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وسلم اجمعین نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کے اجسام مبارکہ کا کھانا زمین پر حرام کر دیا ہے (یعنی انبیاء کے جسم پاک



عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

صحيح وسلامت رہتے ہیں) لہذا تمہارا ورود پاک میرے وصال کے بعد بھی میرے  
دربار میں اسی طرح پیش کیا جائے گا۔

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى النَّبِيِّ الْأَمِيِّ الْكَرِيمِ الْأَمِينِ وَعَلَى  
آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ۔

**حدیث ۶۷** مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الْعَصْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ

قَبْلَ أَنْ يَتَوَمَّ مِنْ مَكَانِهِ أَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدِ

النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا تَعَايِنْتَ مَرَّةً

عُفِدَتْ لَهُ ذُنُوبُ تَعَايِنْتَ عَامًا وَكُتِبَ لَهُ

عِبَادَةُ تَعَايِنْتَ سَنَةً۔ (سعادة الدارين، ص ۸۲)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے جمعہ کے دن

نماز عصر پڑھ کر اسی جگہ بیٹھے ہوئے اسی باریہ ورود پاک پڑھا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ

مَسِيْدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا۔ تو اس کے اسی سال

کے گناہ بخش دیے جائیں گے اور اس کے نامہ اعمال میں اسی سال کی عبادت کا

ثواب لکھا جاتا ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا۔

النُّور المكنون والسر المنعز ون وعلى آله وأصحابه أجمعين۔

صَلَّى عَلَيْكَ وَجِبْرِيكَ وَرَبِّيكَ وَرَبِّيكَ

# عشرا لم نور محمد صلى الله عليه وسلم خود دروپاک سُننے میں

**حدیث ۶۸** اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى مَلَكًا اَعْطَاهُ سَمْعَ الْعِبَادِ فَلَيْسَ  
مِنْ اَحَدٍ يُّصَلِّيْ عَلَيَّ اِلَّا اَبْلَغْنِيْهَا وَاِنِّيْ سَأَلْتُ رَبِّيْ  
اَنْ لَا يُّصَلِّيَ عَلَيَّ عَلَيَّ عَبْدٌ صَلَّى عَلَيَّ عَلَيْهِ عَشْرًا  
اَمْثَالِهَا - (ماہِ صَنِيعَةٍ ص ۱۵)

بے شک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے سب لوگوں کی  
آواز سُننے کی طاقت عطا فرمائی ہے۔ لہذا جب کوئی بندہ مجھ پر دروپاک پڑھتا  
ہے تو وہ فرشتہ دروپاک میرے دربار میں پہنچا دیتا ہے اور میں نے اپنے  
رب کریم سے سوال کیا ہے کہ مولا کریم جو بندہ مجھ پر ایک بار دروپاک پڑھے  
تو اس پر دس رحمتیں نازل فرما۔ (القول البدیع ص ۱۱۱)

مَوْلَايَ صَلَّى وَسَلَّمٍ دَائِمًا اَبَدًا

عَلَيَّ حَبِيْبِكَ خَيْرَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

اس حدیث پاک سے فرشتوں کے دُور دراز سے سُن لینے کی صفت کا  
ثبوت ملتا ہے اور اس سے بعض کالمین نے سید دو عالم نور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
والہ وسلم کے دُور دراز مسافت سے سُن لینے کا استنباط فرمایا ہے۔ چنانچہ حضرت

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ

شیرِ بانی میاں شیر محمد صاحب شرقپوری قدس سرہ العزیز نے فرمایا :  
 ”اگر اللہ تعالیٰ فرشتوں کو دُور و راز سے سُننے اور پہنچنے کی طاقت عطا  
 فرما سکتا ہے تو کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے کان مبارک دُور سے سُننے  
 والے نہیں بنا سکتا؟“  
 (انقلاب حقیقت ص ۴۸)

دُور و نزدیک سے سُننے والے وہ کان  
 کانِ غسلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

اور مندرجہ ذیل احادیث مبارکہ بھی اس پر شاہدِ عدل ہیں۔

**حدیث ۶۹** عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
 أَكْثَرُ وَالصَّلَاةَ عَلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَإِنَّ يَوْمَ  
 مَشْهُودٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي  
 عَلَيَّ إِلَّا بَلَغَنِي صَوْتُهُ حَيْثُ كَانَ قُلْنَا وَبَعْدَ  
 وَقَاتِكَ قَالَ وَبَعْدَ وَقَاتِي إِنَّ اللَّهَ حَتَمَ عَلَيَّ  
 الْأَرْضِينَ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ۔

(جلاء الافهام ابن قیم عین بن تیمیہ ص ۱۳۱)

حضرت ابو درود اور صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت رسول اکرم  
 شفیع عظیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ پر ہر جمعہ کے دن درودِ پاک کی  
 کثرت کرو، کیونکہ یہ یومِ مشہود ہے، اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ جو بندہ  
 مجھ پر درودِ پاک پڑھے اس کی آواز مجھ تک پہنچ جاتی ہے، وہ بندہ جہاں

## حَدِيثُكَ بِرَبِّكَ بِرَبِّكَ بِرَبِّكَ

بھی ہو۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کیا آپ کے وصال شریف کے بعد بھی آپ تک درود پاک پڑھنے والوں کی آواز پہنچے گی فرمایا ہاں بعد وصال بھی سنوں گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام مبارکہ حرام کر دیے ہیں یعنی ہمیشہ صحیح و سالم رہتے ہیں۔

صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى النَّبِيِّ الْأَمِيِّ الْكَرِيمِ الْأَمِينِ وَعَلَى آلِهِ

وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ -

سلام عليك اے زابائے علوی بصورت مؤخر یعنی مہتمم  
سلام عليك اے زابائے حسنی جمال تو آئینہ امم عظم

**حدیث ۷۰** قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَمَسَلَّمَ أَمْرًا آيَتِ صَلَاةِ الْمُصَلِّينَ عَلَيْكَ مِمَّنْ عَنَابُ

عَنْكَ وَمَنْ يَأْتِي بِعَدْلِكَ مَا حَالَهُمَا عِنْدَكَ

فَقَالَ أَسْمَعُ صَلَاةَ أَهْلِ مَحَبَّتِي وَأَعْرِفُهُمْ وَتَعْرِضُ

عَلَيَّ صَلَاةَ غَيْرِهِمْ عَرْضًا - (دلائل الخيرات کا پوری ص ۱۷)

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) یہ فرمائیے جو لوگ آپ پر درود پاک پڑھتے ہیں اور یہاں موجود نہیں ہیں اور وہ لوگ جو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال شریف کے بعد آئیں گے ایسے لوگوں کے درود پاک کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے؟ تو فرمایا محبت والوں کا درود پاک میں خود سنتا ہوں اور دوسرے لوگوں کا درود پاک میرے دربار میں پیش کیا جاتا ہے۔

حکایتِ نبویہ و صحابہ کرام و ائمہ

صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى النَّبِيِّ الْأَمِيِّ الْكَرِيمِ وَعَلَى  
آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ -

**حدیث ۱۷** عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ

قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ  
وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ تَعَالَى وَعَدَنِي إِذَا مِثُّ  
أَنْتَ يُسْمِعُنِي صَلَاةَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَأَنَا فِي  
الْمَدِينَةِ وَأُمَّتِي فِي مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا  
وَقَالَ يَا أَبَا أَمَامَةَ إِنَّ اللهَ يَجْعَلُ الدُّنْيَا كُلَّهَا فِي  
قَبْرِي وَجَمِيعَ مَا خَلَقَ اللهُ أَسْمَعُهُ وَأَنْظُرُهُ  
إِلَيْهِ فَكُلُّ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ  
بِهَا عَشْرًا وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ عَشْرًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
مِائَةً - (درۃ النعمین ص ۲۲۵)

سیدنا ابو امامہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے  
جب میرا وصال ہوگا تو وہ مجھے ہر ایک درود پاک پڑھنے والے کا درود پاک  
سُناتے گا، حالانکہ میں مدینہ منورہ میں ہوں گا اور میری اُمت مشرق و مغرب  
میں ہوگی۔ اور فرمایا اے ابو امامہ اللہ تعالیٰ ساری دُنیا کو میرے روضہ مقدسہ  
میں کر دے گا اور میں ساری مخلوق کو دیکھتا ہوں گا اور ان کی آوازیں سُن لوں گا  
اور جو مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس ایک درود پاک کے بدلے

صَلَّى عَلَيْكَ بِحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں اس پر دُش رحمتیں نازل فرماتے گا اور جو مجھ پر دُش بار درود پاک پڑھے گا  
اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتے گا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَى الْحَبِيبِ الْمُنْتَقَرِ  
وَالشَّيْبِ الْأُمِّيِّ سَيِّدِ الْأَبْرَارِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ  
أُولَى الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ۔

اس مسئلہ کی تفصیل ووضاحت درکار ہو تو فقیر کا رسالہ ”البيواقيت  
والجواهر“ کا مطالعہ کریں۔

**حدیث ۷۲** عَنِ الشَّيْبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ

وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَكْبَرُ وَأَمِينُ الصَّلَاةِ  
عَلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّ فِي  
سَائِرِ الْأَيَّامِ تُبْلَغُنِي الْمَلَائِكَةُ صَلَاتِكُمْ  
إِلَّا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنِّي أَسْمَعُ  
صَلَاتِي مِمَّنْ يُصَلِّي عَلَيَّ بِأَذْنِي - (نزہۃ المصنوع ۱۷)

رسول اکرم شفیع اعظم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم مجھ پر  
جموعہ کے دن اور جمعہ کی رات کو درود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ باقی دنوں میں فرشتے  
تمہارا درود پاک پہنچاتے رہتے ہیں، مگر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات جو مجھ پر درود  
پاک پڑھتے ہیں میں اس کو اپنے کانوں سے سنتا ہوں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَى الشَّيْبِ الْأُمِّيِّ الْكَرِيمِ  
الْأَمِينِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى

حَسْبُكَ اللَّهُ رَبُّكَ وَحَسْبُكَ اللَّهُ رَبُّكَ وَحَسْبُكَ اللَّهُ رَبُّكَ

فَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ -

تیری عطا عطا تے حق تیری رضا رضائے حق  
وحیٰ حُسْنُ لِسَانِ تیرِ کلامِ تَجْمُودِ رُودِ اور سلام

## دُرُودِ پَاکِ نہ پڑھنے کی وعید،

**حدیث ۳۷** عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ  
وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَسِيَ الصَّلَاةَ عَلَى خَطِيئَةٍ طَرِيقَ الْجَنَّةِ

(القول البدیع صفحہ ۱۳۵)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کے راستہ  
سے ہٹ گیا۔ صلی اللہ علی النبی الامی الکریم الامین وعلی آلہ  
واصحابہ اجمعین۔

يَوْمَ يَأْتُوا بِأَقْوَامٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى الْجَنَّةِ فَيَخْطِطُونَ  
الطَّرِيقَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ وَ لِمَ ذَلِكَ قَالَ  
سَمِعْتُمْ يَا سَيِّدِي وَ لَمْ يَصَلُّوا عَلَيَّ - (نزہۃ الباس ص ۱۳۵)

کچھ لوگوں کو قیامت کے دن جنت جانے کا حکم ہوگا، لیکن وہ جنت کا راستہ  
بھول جائیں گے۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) وہ کون لوگ

## صَلَاتُكَ وَبَيْتِكَ وَبِرِّكَ

ہیں اور کیوں راستہ بھول جائیگی، فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے میرا نام پاک سنا اور مجھ پر درود پاک نہ پڑھا۔

**حدیث ۷۴** عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ عَلَى نَبِيِّ وَفِي رِوَايَةٍ نَخِطُ

طَرِيقَ الْجَنَّةِ - (القول بديع منقلاً)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا، وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

**فائدہ:** درود پاک بھول جانے سے مراد درود پاک نہ پڑھنا ہے، خصوصاً جبکہ سید عالم نور مجتہم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی سنے اور جنت کا راستہ بھول جانے سے مراد یہ ہے کہ اگر وہ دیگر اعمال صالحہ کی بدلت جنت کا حقدار بھی ہو گیا تو وہ جنت جاتے ہوئے بھٹکتا پھرے گا، اسے جنت کا راستہ نہ مل سکے گا۔ (معاذ اللہ تعالیٰ) واللہ تعالیٰ اعلم! اس کی وضاحت میں بعض احادیث مبارکہ بھی ہیں جو کہ آئندہ اسی باب میں مذکور ہوں گی۔

**حدیث ۷۵** قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ الْبَخِيلُ مَنْ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ

(رواہ الترمذی، مشکوٰۃ شریف)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بخیل وہ ہے کہ جس کے پاس میرا



ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا۔

صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْكَرِيمِ وَعَلَى  
آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ۔

**حدیث ۷۴** عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَى  
وَجْهِي ثَلَاثَةَ أَنْفُسٍ الْعَاثُ لِي وَالِدِيهِ وَمَارِكُ  
سُنَّتِي وَمَنْ لَمْ يَصِلْ عَلَيَّ إِذَا ذَكَرْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ

(القول بديع ص ۱۵۱)

ام المؤمنین حبیبہ حبیب رب العالمین الصدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ عنہما  
سے ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین ایسے شخص ہیں جو میری  
زیارت سے محروم رہیں گے (العیاذ باللہ تعالیٰ) ۱۔ اپنے والدین کا نافرمان ۲۔ میری  
سنت کا تارک ۳۔ جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى حَبِيبِكَ الْمُصْطَفَى .

وَرَسُولِكَ الْمُرْتَضَى وَنَبِيِّكَ الْمَجْتَبَى وَعَلَى آلِهِ

وَأَصْحَابِهِ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَكَ الذَّاكِرُونَ

وَكُلَّمَا غَفَلَ عَن ذَكَرِكَ وَذَكَرَكَ الْغَافِلُونَ

**حدیث ۷۵** عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا

أَجْتَمَعَ قَوْمٌ شَعَرَ تَفَرُّقُوا عَن ذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا۔

صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْكَرِيمِ وَعَلَى  
آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ۔

**حدیث ۷۴** عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَى  
وَجْهِي ثَلَاثَةَ أَنْفُسٍ الْعَائِشَةَ لَوَالِدَيْهِ وَمَنَّا رُكَّ  
سُنَّتِي وَمَنْ لَمْ يَصِلْ عَلَيَّ إِذَا ذَكَرْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ

(القول بديع ص ۱۵۱)

ام المؤمنین حبیبہ حبیب رب العالمین الصدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ عنہما  
سے ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین ایسے شخص ہیں جو میری  
زیارت سے محروم رہیں گے (العیاذ باللہ تعالیٰ) ۱۔ اپنے والدین کا نافرمان ۲۔ میری  
سنت کا تارک ۳۔ جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى حَبِيبِكَ الْمُصْطَفَى .

وَرَسُولِكَ الْمُرْتَضَى وَنَبِيِّكَ الْمَجْتَبَى وَعَلَى آلِهِ

وَأَصْحَابِهِ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَكَ الذَّاكِرُونَ

وَكُلَّمَا غَفَلَ عَن ذَكَرِكَ وَذَكَرَكَ الْغَافِلُونَ

**حدیث ۷۵** عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا  
أَجْتَمَعَ قَوْمٌ شَعَرَ تَفَرُّقُوا عَن ذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

وَكَلَّمَكَ بِحُكْمٍ وَرُوحٍ

وَصَلَاةٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ إِلَّا قَامُوا عَنْ آثَتَيْنِ جِنْفَةٍ - (القول البديع منہا)

سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وآلہ وسلم نے جب کوئی قوم (لوگ) جمع ہوتے ہیں پھر اٹھ جاتے ہیں اللہ تعالیٰ  
کا ذکر کرتے ہیں نہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھتے ہیں تو  
وہ یوں اٹھے جیسے بدبو دار مروار کھا کر اٹھے۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ)

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى النَّبِيِّ الْأَمِيِّ الْحَكِيمِ

وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ دَائِمًا أَبَدًا -

حدیث ۷۸ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

قَالَ لَا يَجْلِسُ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَا يَصَلُّونَ فِيهِ عَلَى

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَّا كَانَ

عَلَيْهِمْ حَكْدَةٌ وَإِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ لَمَّا يَرَوْنَ

مِنَ الشَّوَابِ - (القول البديع منہا)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ فرمایا مصطفیٰ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اس میں نبی اکرم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک نہیں پڑھتے تو وہ اگرچہ جنت میں داخل ہو گئے  
لیکن ان پر حسرت طاری ہوگی۔ وہ حسرت کھائیں گے جب وہ جزا کو دیکھیں گے۔

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى النَّبِيِّ الَّذِي بِالْمُؤْمِنِينَ رُفِعَ رَجِيمٌ

وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

**حدیث ۷۹** سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے،

إِذَا كَانَ عَلَيْهِمْ مِنَ اللَّهِ قَدْرٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
فَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَاءَ عَفَّرَهُمْ

(القول البديع ص ۱۳۹)

جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھے ہیں اور اس میں نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں نہ سید عالم نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھتے ہیں ان کو قیامت کے دن نقصان ہوگا پھر اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کو عذاب دے چاہے بخش دے۔ صلی اللہ علی سیدنا حبیب رب العالمین  
وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ۔

**حدیث ۸۰** عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَلَا  
أَنْتُمْ كُمْ يَا بَنِي الْبَخْلَاءِ أَلَا أَنْتُمْ كُمْ يَا عَجِزِ النَّاسِ  
مَنْ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ۔ (القول البديع ص ۱۳۷)

میں تمہیں بتاؤں کہ بخیلوں میں سب سے بڑا بخیل کون ہے اور لوگوں میں عاجز ترین کون ہے؟ وہ، وہ ہے کہ جس کے پاس میرا ذکر پاک ہو اور وہ مجھ پر درود پاک نہ پڑھے۔ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ  
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ كَلِمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَكَ الذَّاكِرُونَ وَكَلِمَا  
غَفَلَ عَنْ ذَكَرَكَ وَذَكَرَكَ الْغَافِلُونَ۔

وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

**حدیث ۷۹** سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے،

إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ مِنَ اللَّهِ قَدْرٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
فَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَاءَ عَفَّرَهُمْ

(القول البديع ص ۱۳۹)

جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اس میں نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں نہ سید عالم نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھتے ہیں ان کو قیامت کے دن نقصان ہوگا پھر اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کو عذاب دے چاہے بخش دے۔ صلی اللہ علی سیدنا حبیب رب العالمین وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ۔

**حدیث ۸۰** عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَلَا  
أَنْتُمْ كُمْ يَا بَنِي الْبَخْلَاءِ أَلَا أَنْتُمْ كُمْ يَا عَجِزِ النَّاسِ  
مَنْ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ - (القول البديع ص ۱۳۷)

میں تمہیں بتاؤں کہ بخیلوں میں سب سے بڑا بخیل کون ہے اور لوگوں میں عاجز ترین کون ہے؟ وہ، وہ ہے کہ جس کے پاس میرا ذکر پاک ہو اور وہ مجھ پر درود پاک نہ پڑھے۔ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ كَلِمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَكَ الذَّاكِرُونَ وَكَلِمَا غَفَلَ عَن ذَكَرَكَ الْغَافِلُونَ۔

## حَدِيثَاتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

**حدیث ۸۱** عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَدْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

قَالَ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ

دَخَلَ النَّارَ - (القول البديع ص ۱۳۶)

جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا وہ دوزخ جائیگا۔

(معاذ اللہ تعالیٰ) صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى النَّبِيِّ الْأَمِيِّ الْكَرِيمِ وَعَلَى آلِهِ

وَأَصْحَابِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ -

**حدیث ۸۲** مِنَ الْجَفَاءِ أَنْ أَذْكَرَ عِنْدَ رَجُلٍ

فَلَا يُصَلِّي عَلَيَّ - (القول البديع ص ۱۳۷)

یہ جفا ہے کہ میرا کسی بندے کے پاس ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود پاک نہ پڑھے۔

مَوْلَايَ صَلَّى وَسَلَّمَ دَائِمًا أَبَدًا عَلَى جَبِيَّتِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

**حدیث ۸۳** عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ

ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ فَقَدْ شَفَى

(القول البديع ص ۱۳۸)

جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا وہ بد بخت ہے۔

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى جَبِيَّتِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى

آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ -

**حدیث ۸۴** عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ

وَكُلُّ الشَّيْءِ بِحَسْبِ عِلْمِ رَبِّهِ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَقِيَ  
 الْمُنْبَرِ فَلَمَّا رَقِيَ الدَّرَجَةَ الْأُولَى قَالَ آمِينَ  
 ثُمَّ رَقِيَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ آمِينَ ثُمَّ رَقِيَ  
 الثَّلَاثَةَ فَقَالَ آمِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِعْنَاكَ  
 تَقُولُ آمِينَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ لَقَارَ قِيَّتُ  
 الدَّرَجَةَ الْأُولَى جَاءَنِي جِبْرَيْلُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)  
 فَقَالَ شَقِي عَبْدٌ أَدْرَكَكَ رَمَضَانُ فَأَسْلَخَ مِنْهُ  
 وَكَمْ يُغْفَرُ لَهُ فَقُلْتُ آمِينَ ثُمَّ قَالَ شَقِي عَبْدٌ  
 ذَكَرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَقُلْتُ آمِينَ ثُمَّ قَالَ شَقِي  
 عَبْدٌ أَدْرَكَكَ وَالِدِيهِ أَوْ أَحَدَهُمَا فَلَمْ يَدْخُلْهُ الْجَنَّةَ فَقُلْتُ آمِينَ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وآلہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ پہلی سیڑھی پر رونق افروز ہوئے تو فرمایا آمین  
 یوں ہی دوسری اور تیسری سیڑھی پر آمین کہی۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض  
 کی حضور اس تین بار آمین کہنے کا کیا سبب ہوا تو فرمایا جب میں پہلی سیڑھی پر چڑھا  
 تو جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا بد بخت ہوا وہ شخص کہ جس نے  
 رمضان المبارک پایا پھر رمضان المبارک نکل گیا اور وہ بخشا نہ گیا۔ میں نے کہا آمین  
 دوسرا بد بخت وہ شخص ہے جس نے اپنی زندگی میں والدین کو یا ایک کو پایا اور  
 انہوں نے (خدمت کے سبب) اُسے جنت میں نہ پہنچایا (یعنی وہ ان کی خدمت  
 کر کے جنت حاصل نہ کر سکا) میں نے کہا آمین! تیسرا وہ شخص بد بخت ہے جس کے

لے رواہ البخاری، القول البدیع ص ۱۲۲

## صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَارْحَمْهُمْ

پس آپ کا ذکر پاک ہوا اور اس نے آپ پر درود پاک نہ پڑھا، تو میں نے کہا آمین!  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى جَبِيَّتِكَ وَرَسُولِكَ وَنَبِيِّتِكَ وَ  
 عَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ بَعْدَ رَمْلِ الصَّحَابِ  
 وَالْقَنَارِ وَبَعْدَ أَوْرَاقِ النَّبَاتَاتِ وَالْأَشْجَابِ كَمَا رُوِيَ  
 قَطْرَ الْأَمْطَارِ -

**حدیث ۸۵** أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا كَانَتْ

تَخِيْطُ شِيئًا فِي وَقْتِ السَّحْرِ فَضَلَّتِ الْإِبْرَةَ  
 وَطَفِيئَ السِّتْرَاجِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى  
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَضَاءَ الْبَيْتَ بِضَوْوِهِ صَلَّى اللَّهُ  
 تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَوَجَدَتِ الْإِبْرَةَ فَقَالَتْ  
 مَا أَضْوَاءَ وَجْهَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَيْلٌ لِمَنْ  
 لَا يَدْرِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَتْ وَمَنْ لَا يَدْرِي قَالَ  
 الْبَخِيلُ قَالَتْ وَمَنْ الْبَخِيلُ قَالَ الَّذِي لَا يَصَلِّي  
 عَلَيَّ إِذَا سَمِعَ بِاسْمِي - (القول المفيد، ۱۴۷، نزہۃ الناطقین ص ۱۲۸)

اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ مَجْبُوبَةٌ مَجْبُوبٌ رَبُّ الْعَالَمِينَ الْعَفِيفَةُ الْعَلِيْمَةُ الزَّاهِدَةُ الصَّادِقَةُ الْعَائِشَةُ  
 بنت الصديق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سحری کے وقت کچھ سی رہی تھیں تو سوتی گر گئی  
 اور چراغ بجھ گیا۔ پس اچانک حضور نبی کریم نور مجتہم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف  
 لے آئے تو آپ کے چہرہ انور کی ضیاء سے سارا گھر روشن ہو گیا، حتیٰ کہ سوتی مل  
 گئی۔ اس پر اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا حضور آپ کا چہرہ انور کتنا روشن



حَدِيثُ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَيْثُ كَانَ يُخْرِجُ قُرْآنَهُ

ہے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہیل (ہلاکت) ہے اس بندے کے لیے جو مجھے قیامت کے دن نہ دیکھ سکے گا۔ عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) وہ کون ہے جو حضور کو نہ دیکھ سکے گا، فرمایا وہ بخیل ہے۔ عرض کنی بخیل کون ہے؟ فرمایا جس نے میرا نام مبارک سنا اور مجھ پر درود پاک نہ پڑھا

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْكَرِيمِ  
وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ۔

**حدیث ۸۶** مَرَّ رَجُلٌ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ

وآلِهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ظَبْيَةٌ قَدْ اصْطَادَهَا فَانْطَقَ  
اللَّهُ سُبْحَانَ الَّذِي أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ الظَّبْيَةُ فَقَالَتْ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ رُفَّ أَوْلَادًا وَأَنَا أَرْضِعُهُمْ وَإِنَّهُمْ  
الآن جِيعٌ فَأَمْرٌ هَذَا أَنْ يُغْلِبَنِي حَتَّى أَذْهَبَ  
فَأَرْضِعَ أَوْلَادِي وَأَعُوذُ قَالَ فَإِنْ كُنْتَ تَعُوذِي قَالَتْ  
إِنْ تَعَاوَدْتُ فَلَسِنِي اللَّهُ كَمَنْ تَذَكَّرُ بَيْنَ  
يَدَيْهِ فَلَا يُصَلِّيْ عَلَيْكَ أَوْ كُنْتُ كَمَنْ  
صَلَّى وَلَمْ يَدْعُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى  
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَطْلِقُهَا وَأَنَا ضَامِنٌ لَهَا فَذَهَبَتْ  
الظَّبْيَةُ ثُمَّ عَادَتْ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اللَّهُ يُعْرِثُكَ السَّلَامُ وَيَقُولُ  
وَعِزَّتِي وَجَلَالِي أَنَا أَرْحَمُ بِأُمَّتِكَ مِنْ هَذِهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ بِحَبِيبِكَ مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْأَنْبِيَاءِ

الظُّلَيْبَةِ بِأَوْلَادِهَا وَأَنَا أُرِدُهُمْ إِلَيْكَ كَمَا

رَجَعْتَ الظُّلَيْبَةَ إِلَيْكَ - (القول البيهقي ١٣٨)

نزہتہ المجالس میں اتنا زیادہ ہے "فأطلقها وأسلم" یعنی اس شکاری نے اس ہرنی کو چھوڑ دیا اور وہ مسلمان ہو گیا۔

ایک شخص نے ایک ہرنی شکاری کی اور وہ اسے پکڑ کر جا رہا تھا۔ جب نبی رحمت شفیق اُمت مرجع خلائق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے گزرا تو اللہ تعالیٰ نے اسے قوت گویائی عطا فرمادی تو ہرنی نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میرے چھوٹے چھوٹے بچے دودھ پیتے ہیں اور اس وقت وہ بھوکے ہیں، لہذا آپ شکاری کو ارشاد فرمائیں کہ وہ مجھے چھوڑ دے میں بچوں کو دودھ پلا کر واپس آ جاؤں گی۔ شاہ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تو واپس نہ آئی تو پھر ہرنی نے جواب دیا اگر میں واپس نہ آؤں تو مجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جیسے اس شخص پر لعنت ہوتی ہے جس کے سامنے آپ کا ذکر پاک ہو اور وہ آپ پر درود پاک نہ پڑھے یا جیسی لعنت اس شخص پر ہوتی ہے جو نماز پڑھے اور پھر دعائے مانگے۔ پھر سرکارِ دو عالم شفیع عظیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس شکاری کو حکم دیا کہ اسے چھوڑ دے اور میں اس کا ضامن ہوں۔ اس نے ہرنی کو چھوڑ دیا۔ ہرنی بچوں کو دودھ پلا کر واپس آ گئی۔ پھر جبریل علیہ السلام بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو گئے اور عرض کی یا حبیب اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! اللہ تعالیٰ سلام فرماتا ہے اور یہ ارشاد فرماتا ہے مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم میں آپ کی اُمت کے ساتھ اس سے بھی زیادہ مہربان ہوں جیسے کہ اس ہرنی کو اپنی اولاد کے

کتاب التذکرۃ لرسول اللہ ﷺ

ساتھ شفقت ہے اور میں آپ کی اُمت کو آپ کی طرف لوٹاؤں گا جیسے کہ یہ ہر فی آپ کی طرف لوٹ کر آتی ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى النَّبِيِّ الْأَنْبِي  
الْكَرِيمِ الْأَمِينِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ  
كَلِمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ  
وَ كَلِمَا غَفَلَ عَن ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الْغَافِلُونَ۔

**حدیث ۸۷** قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ كُلُّ أَمْرٍ ذِي بَالٍ لَا يَبْدَأُ فِيهِ بِذِكْرِ اللَّهِ

شَقَّ بِالصَّلَاةِ عَلَيَّ فَهُوَ أَقْطَعُ أَكْتَعُ۔ (مطالع البرکت)

رسول اکرم ﷺ شفع عظمیٰ اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر بامقصد کام جو بغیر

اللہ تعالیٰ کے ذکر اور بغیر درود پاک کے شروع کیا جائے وہ بے برکت ہے اور خیر سے کٹا ہوا ہے۔

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا عَلَى جَيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

**حدیث ۸۸** كُلُّ كَلِمٍ لَا يَذْكُرُ اللَّهُ تَعَالَى فِيهِ فَيُبْدَأُ

بِهِ وَبِالصَّلَاةِ عَلَيَّ فَهُوَ أَقْطَعُ مَمْحُوقٌ مِنْ

كُلِّ بَرَكَاتٍ۔ (مطالع البرکت ص ۸)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہر وہ کلام جس میں اللہ تعالیٰ

کا ذکر نہ ہو، بغیر ذکر الہی اور بغیر درود پاک پڑھے شروع کر دیا جائے وہ کٹا ہے

وہ ہر برکت سے خالی ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علی جیبہ الطیبین

اطهر الطاهرين وعلى آله واصحابه اجمعين فالحمد لله رب العالمين -  
**سائدہ :** فقیر نے فقیر نے "تذکرۃ الواعظین" میں یہ ارشاد گرامی پڑھا تھا  
 اسے ابو ہریرہ! جس بستی والے روزانہ مجھ پر سو بار بھی درود پاک نہ پڑھیں تو  
 اس بستی سے بھاگ جا، کیونکہ اس بستی پر عذاب آنے والا ہے۔ اوکھا قال،  
 وَاللّٰهُ تَعَالٰی الْمَوْفِقُ لِمَا يَجِبُ وَيَرْضَىٰ -

**حدیث ۸۹** قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا

الْقَبْرِ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّبَاطِ الْجَنَّةِ أَوْ حَضْرَةٌ مِّنْ

حَضْرَةِ النَّارِ - رواه الترمذی عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ (مشکوٰۃ -)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا دوزخ کے  
 گڑھوں میں سے ایک گڑھ ہے۔

حضرت خواجہ احمد بن ادریس رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مرید متوکل محمد میں فوت ہوا  
 اور اس کو جنت اعلیٰ میں دفن کر دیا گیا جب دفن کیا تو وہاں بزرگ صاحب کشف بھی  
 تھے انہوں نے کشف کی نظر سے دیکھا کہ حضرت ملک الموت علیہ السلام اس مرنوالے  
 کی قبر میں جنت سے فرش لارہے ہیں کبھی جنت سے قند ملیں لارہے ہیں، اور  
 حضرت ملک الموت علیہ السلام نے خود قبر میں فرش بچھایا قند ملیں نصب کیں اور  
 قبر تا حد نظر کھل گئی اور جب صاحب کشف نے یہ منظر دیکھا تو دل میں رشک پیدا ہوا کہ  
 کاش مجھے بھی اللہ تعالیٰ ایسی ہی قبر نصیب کرے اتنا دل میں خیال آنا تھا کہ حضرت  
 ملک الموت نے اس صاحب کشف کی طرف دیکھا اور فرمایا یہ کونسی شکل بات

ہے جو مومن بھی وہ درود پاک پڑھے جو شیخ احمد بن اورس کی طرف منسوب ہے اسے اللہ تعالیٰ ایسی ہی قبر عطا کرے گا اور وہ درود پاک یہ ہے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِنُورِ وَجْهِ اللَّهِ الْعَظِيمِ الَّذِي مَلَأَ أَرْكَانَ عَرْشِ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَقَامَتْ بِهِ عَوَالِمُ اللَّهِ الْعَظِيمِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ يَا مُحَمَّدَ ذِي الْقَدْرِ الْعَظِيمِ وَعَلَى آلِ نَبِيِّ اللَّهِ الْعَظِيمِ بِقُدْرَةِ عَظَمَةِ ذَاتِ اللَّهِ الْعَظِيمِ فِي كُلِّ لَحْمَةٍ وَنَفْسٍ عَدَدَ مَا فِي عِلْمِ اللَّهِ الْعَظِيمِ صَلَاةً دَائِمَةً بِدَوَامِ اللَّهِ الْعَظِيمِ تَعْظِيمًا لِحَقِّكَ يَا مَوْلَانَا (يا حبيب الله) يَا ذَا الْخَلْقِ الْعَظِيمِ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ مِثْلَ ذَلِكَ وَاجْمَعْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ كَمَا جَمَعْتَ بَيْنَ السُّرُوحِ وَالنَّفْسِ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا يَقْظَةً وَمَنَامًا وَاجْعَلْهُ يَا رَبِّ رُوحًا لَذَائِقِي مِنْ جَمِيعِ الْوُجُوهِ فِي الدُّنْيَا قَبْلَ الْآخِرَةِ يَا عَظِيمَ

(جامع کرامات الاولیاء ص ۵۷ ج ۱)

نوٹ: اگر کسی کو مندرجہ بالا درود پاک یاد نہ ہو تو وہ جو بھی درود پاک محبت سے پڑھیگا اللہ تعالیٰ اس کو اپنے فضل و کرم سے مندرجہ بالا انعام عطا کرے گا کیوں کہ جتنے بھی درود پاک بزرگان دین سے مروی ہیں وہ برکت و عظمت سے خالی نہیں بلکہ ہر درود پاک پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان گنت اور بیشمار انعامات ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر اس مومن کو جو اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کے ساتھ وابستہ ہو جائے اسے محروم نہیں کرتا۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ - وَهُوَ حَسْبُنَا وَنَعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ : وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلٰى حَبِيْبِهِ سَيِّدِ الْعَالَمِيْنَ وَعَلَى اٰلِهِ وَاصْحَابِهِ اَجْمَعِيْنَ -

## متفرق

**حدیث ۹۰** قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَسَدَتْ عَلَيْهِ حَاجَةٌ فَلْيَكْثِرْ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَيَّ فَإِنَّهَا تَكْشِفُ الْهَمُّومَ وَالْغَمُّومَ وَالْكُرُوبَ وَتُكْثِرُ الْأَرْزَاقَ وَتَقْضِي الْمَعَالِجَ -

(دلائل الخیرات کانپڑی، نزہۃ الناظرین ص ۳۳)

جو شخص کسی پریشانی میں مبتلا ہو وہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے، کیونکہ درود پاک پریشانیوں، دکھوں اور مصیبتوں کو لے جاتا ہے، رزق بڑھاتا ہے اور حاجتیں بر لاتا ہے۔ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى حَبِيبِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ -

**حدیث ۹۱** عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّى تُصَلِّيَ عَلَيَّ نَبِيِّكَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ -

(رواہ الترمذی بشکوۃ شریف ص ۵۷)

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا دعا زمین و آسمان کے درمیان روک دی جاتی ہے جب تک تو حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دُرُودِ پَاکِ نہ پڑھنے اور نہیں جا سکتی۔

وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى نُوْرٍ كَرُوْشِدٍ نُوْرٍ بَاطِنِيٍّ زِيْنٍ وَرَحْبَةٍ اَوْ سَاكِنٍ عَرْشٍ وَرَعِيْشٍ اَوْ شِيْءٍ

**حدیث ۹۲** عَنْ بَعْضِ الصِّحَابَةِ رَضُوْا نَ اللّٰهُ تَعَالٰی

اَجْمَعِيْنَ اَنْتَ قَالَ مَا مِنْ مَجْلِسٍ يُّصَلِّي فِيْهِ عَلٰی

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَّا

قَامَتْ مِنْهُ رَاحَةٌ طَيِّبَةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ عَنَانَ

السَّمَاءِ فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ هٰذَا مَجْلِسٌ صَلَّى فِيْهِ عَلٰی

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

(دلائل الخیرت ص ۱۳، سعادت الدارین ص ۱۳۳)

بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا جس مجلس میں سید العالمین محمد ﷺ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھا جاتا ہے اس مجلس سے ایک نہایت پاکیزہ خوشبو مہکتی ہے جو کہ آسمانوں کی بندیوں تک جاتی ہے۔ اس پاکیزہ خوشبو کو جب فرشتے محسوس کرتے ہیں تو کہتے ہیں زمین پر کسی مجلس میں رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھا جا رہا ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وَاَصْحَابِهِ وَاَوْلِيَآءِ اُمَّتِهِ وَاَعْلَمَاءِ مِلَّتِهِ اِلٰی يَوْمِ الدِّينِ۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

اس حدیث پاک کی شرح میں بعض عشاق نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہ وسلم اطیب الطیبین اور اطہر الظاہرین ہیں، لہذا جب کسی مجلس میں حضور کا ذکر شریف ہوتا ہے اور درود پاک پڑھا جاتا ہے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## صَلَّى الذِّكْرَ كَمَا يَحِبُّ رَبُّكَ رَجُلًا رَجُلًا

کی خوشبو مبارک کی وجہ سے وہ مجلس معطر ہو جاتی ہے اور اس کی خوشبو آسمانوں تک پہنچتی ہے اور اولیائے کرام جنہوں نے ملکوت کا مشاہدہ کیا ہے وہ بھی اس پاکیزہ خوشبو کا ادراک کر لیتے ہیں جیسے کہ فرشتے کر لیتے ہیں اور بعض اولیاء کا طین جب اللہ تعالیٰ کا اور اس کے پیارے حبیب پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ذکر پاک کرتے ہیں تو ان کے سینے سے ایسی خوشبو مہکتی ہے جو کہ کستوری اور عنبر سے بھی بہتر ہے لیکن ہمارے ذوق و وجدان دُنیا کی حرص و ہوا کی وجہ سے بدل چکے ہیں، اس لیے ہم اس نعمت سے محروم ہیں جیسے کہ وہ مریض جس کو صفرا کے غلبے کی وجہ سے ہر مٹھی چیز کڑوی معلوم ہوتی ہے، تو وہ کڑواہٹ اس مٹھی چیز میں نہیں بلکہ مریض میں موجود ہے۔ یوں ہی یہ حجاب بھی ہماری طرف سے ہماری غفلت کی وجہ سے ہے۔

(سعادت الدارین ص ۱۲۳)

بلغ العسل بجماله  
كشف الذل بجماله  
حسنت سبع خصلا  
مسكواہ وآلہ

حدیث ۹۳ [ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ مَسَّيْتُ لَمْ تَكُنْ عِنْدَهُ صِدْقَةٌ فَلْيَقُلْ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ فَإِنَّهَا زَكَاةٌ وَقَالَ لَا يَشْبَعُ الْمُؤْمِنُ خَيْرًا حَتَّى



## حکومتِ پاکستان کے سرکاری اخبار

تَكُونُ مِنْهَا الْجَنَّةُ - (القول البدیع ص ۱۳۴، الترغیب والترہیب ص ۲۵۰)  
رسولِ اکرم رُوحِ عالمِ شفیقِ معظّم نورِ مجسمِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا  
جس مسلمان کے پاس کوئی چیز ایسی نہ ہو کہ وہ صدقہ کر سکے، تو وہ یوں کہے،

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ  
وَرَسُولِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ  
وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ -

تو یہ اس کا صدقہ (زکوٰۃ) ہوگا اور فرمایا مومن نیکی سے سیر نہیں ہوتا حتیٰ کہ  
جنت پہنچ جاتے۔

صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى حَبِيبِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ  
**حدیث ۹۲** رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا يَا  
عَائِشَةُ لَا تَنَامِي حَتَّى تَعْمَلِي أَرْبَعَةَ أَشْيَاءَ  
حَتَّى تَخْتِيِي الْمُرَّانَ وَحَتَّى تَجْعَلِي الْأَنْبِيَاءَ  
لَكَ شُفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَحَتَّى تَجْعَلِي الْمُسْلِمِينَ  
رَاضِينَ عَنكَ وَحَتَّى تَجْعَلِي حَجَّةً وَعُسْمَةً  
فَدَخَلَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فِي الصَّلَاةِ  
فَبَقِيْتُ عَلَى فِدَائِي حَتَّى أَتَتِ الصَّلَاةَ فَلَمَّا  
أَتَمَّهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ فِدَاكَ إِنِّي وَأُمِّي  
أَمَدَتْنِي بِأَرْبَعَةِ أَشْيَاءَ لَا أَقْدِرُ فِي هَذِهِ

صَلَّى النَّبِيُّ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

السَّاعَةَ أَنْ أَفْعَلَهَا فَتَبَسَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ  
تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِذَا أَقْدَأَتْ قُلُوبُ هُوَ  
اللَّهُ أَحَدٌ ثَلَاثًا فَكَانَتْ خَتْمَتِ الْقُرْآنِ وَإِذَا  
صَلَّيْتَ عَلَيَّ وَعَلَى الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي فَقَدْ صَدَّقْتَ  
مُتَعَمِّدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِذَا اسْتَنْقَضَتِ الْمُؤْمِنِينَ  
يَدْرَهْنُونَ عَنْكَ وَإِذَا قُلْتَ سُبْحَانَ اللَّهِ  
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَقَدْ

حَجَجْتَ وَاعْتَمَدْتَ - (درۃ الناصحین مصری عربی ص ۸۹)

سیدنا سرورِ دو عالم فخرِ آدم و بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا  
اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سونے سے پہلے چار کام کر لیا کرو۔ سونے سے پہلے  
قرآن کریم ختم کیا کرو اور ایسا کرامِ عظیم السلام کو اپنے قیامت کے دن کے لیے  
شفیع بنا لو اور مسلمانوں کو اپنے سے راضی کر لو اور ایک حج و عمرہ کر لو۔ یہ فرمایا کہ  
حضرت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کی نیت باندھ لی۔ سیدنا  
ام المومنین صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں جب حضور اکرم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، آپ نے مجھے اس وقت  
چار کام کرنے کا حکم دیا ہے جو کہ میں اس قلیل وقت میں نہیں کر سکتی تو حضور نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تبسم فرمایا اور فرمایا اے عائشہ! جب تُو قُلْ ہُوَ اللَّهُ  
تین مرتبہ پڑھ لے گی تو ٹونے گویا قرآن کریم ختم کر لیا، جب تُو مجھ پر اور مجھ سے پہلے

## حکومتِ اسلامیہ کی سرکارِ شریعت

نبیوں پر درود پاک پڑھے گی تو ہم سب تیرے لیے قیامت کے دن شفیع ہونگے اور جب تو مومنوں کے لیے استغفار کرے گی تو وہ سب تجھ سے راضی ہو جائیں گے اور جب تو کہے گی سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، تو تو نے حج و عمرہ کر لیا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى حَبِيبِكَ الْمَكْرَمِ وَرَسُولِكَ الْمُحْتَرَمِ

وَنَبِيِّكَ الْمُعْظَمِ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

**حدیث ۹۵** اَنَا أَوَّلُ النَّاسِ خُدَّوْجًا إِذَا بَعِثُوا وَأَنَا

فَأَشَدُّهُمْ إِذَا جُمِعُوا وَأَنَا خَطِيبُهُمْ إِذَا صَبَّحُوا

وَأَنَا شَفِيعُهُمْ إِذَا حُوسِبُوا وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا

أَيَسُّوْا وَاللَّوْأَى الْكَرِيمُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي وَمَنَابِيعُ

الْجَنَاتِ بِيَدِي وَأَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلَى رَبِّي

وَلَا فَخْرَ يَطْلُوفُ عَلَى أَلْفِ خَادِمٍ كَانَتْ لَوْ لَوْ

مَكْنُونٌ وَمَا مِنْ دُعَاءٍ إِلَّا بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ

حِجَابٌ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيَّ فَإِذَا صَلَّى عَلَيَّ انْخَدَرَتْ

الْحِجَابُ وَصَعِدَ الدُّعَاءُ - (سعادة الدارين ص ۶۳)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب لوگ قبروں سے نکلیں

گے، تو میں سب سے پہلے نکلوں گا اور جب لوگ جمع ہوں گے، تو میں ان کا قائد

ہوں گا اور جب سب خاموش ہو جائیں گے، تو میں ان کا خطیب ہوں گا اور جب

لوگ حساب کے لیے پیش ہوں گے، تو میں ان کا شفیع ہوں گا اور جب سب ناامید

ہوں گے، تو میں ان کو خوشخبری سناؤں گا اور کرامت کا جھنڈا اُس دن میرے ہاتھ

## حَدِيثُ الْبَيْتِ الْبَيْتِ فِي حَجَابِ رَجُلٍ

میں ہوگا اور جنت کی چابیاں میرے ہاتھ میں ہوں گی اور میری عزت دربارِ الہی میں سب بنی آدم سے زیادہ ہوگی اور میں فخر سے نہیں کہتا، میرے گروا گرو ہزار خادم پھریں گے جیسے کہ وہ موتی ہیں چھپاتے ہوئے اور کوئی دُعا نہیں مگر اس کے اور آسمان کے درمیان ایک حجاب (پروہ - رکاوٹ) ہے، تا وقتیکہ مجھ پر دُرود پاک پڑھ لیا جاتے اور جب مجھ پر دُرود پاک پڑھ لیا جاتے تو وہ پڑھ پھٹ جاتا ہے اور دُعا اوپر کی طرف قبولیت کے لیے چڑھ جاتی ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَىٰ حَبِيبِكَ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ۔

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَىٰ حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

**حدیث ۹۶** عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ

وآلِهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُونِي كَمَنْدَحِ الرَّاِكِبِ قِيلَ

وَمَا مَنَدَحُ الرَّاِكِبِ قَالَ إِنْ الْمُسَافِرَ إِذَا فَتَرَخَ

مِنْ حَاجَةٍ صَبَّ فِي قَدْحِهِ مَاءً فَإِنْ كَانَ إِلَيْهِ

حَاجَةٌ تَوَضَّأَ مِنْهُ أَوْ شَرِبَهُ وَالْأَهْرَاقَةُ

إِجْعَلُونِي فِي أَوَّلِ الدُّعَاءِ وَأَوْسَطِهِمْ وَأَخِيرِهِ -

(سعادة الدارين ص ۷۴)

رسولِ اکرم شفیعِ عظیمِ رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم مجھے مسافر کے پیالے کی طرح نہ بناؤ۔ دربارِ نبوت میں عرض کیا گیا حضور مسافر کا

پیالہ کیسے ہوتا ہے تو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا مسافر جب ضرورت سے فارغ ہوتا ہے تو وہ اس پیالہ میں پانی ڈال دیتا ہے، زان بعد اگر اسے ضرورت محسوس ہوتی تو اس سے پانی پی لیا، ورنہ پانی کو گرا دیتا ہے تم ایسا نہ کرو، بلکہ جب دُعا مانگو تو اس کے شروع میں بھی مجھے رکھو اور درمیان میں اور آخر میں بھی۔ صَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْكَرِيمِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

**شانہ :** جب رب العالمین سے دُعا مانگو تو بغیر وسیلہ کے نہ مانگو، بلکہ بار بار اس کے دربار میں اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ پیش کرو اور دُرود پاک پڑھو۔

ہر کہ سازد ورجاں صلی علی حاجت دارین او گرو دروا

**حدیث ۹۷** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

إِذَا اسْتَلْتُمْ اللَّهَ حَاجَةً فَاَبَدُوا بِالصَّلَاةِ عَلَيَّ فَإِنَّ

اللَّهُ تَعَالَى أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ حَاجَتَيْنِ

فَيَقْضِي أَحَدَهُمَا وَيَرُدُّ الْأُخْرَى. (نزهة المجالس ۲۷)

رسول خدا سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ جب تم اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگو، تو پہلے دُرود پاک پڑھو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کریم ہے۔ اس کے کرم سے یہ بات بعید تر ہے کہ اس سے دو دُعائیں مانگی جائیں تو وہ ایک کو قبول کر لے اور دوسری کو رد کر دے۔

**شانہ :** دُرود پاک بھی دُعا ہے اور بزرگان دین کا یہ فیصلہ ہے کہ

ہر عبادت مقبول بھی ہو سکتی ہے اور مردود بھی سوا دُرود پاک کے کہ دُرود پاک کبھی

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَبِيبُ بْنُ أَبِي كَبِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

رَدَّ نَهْنَهَنًا تَوْجِبُ دُرُودَ پَاكِ دُعَاكَ سَا تَمَّ لْ جَائِنَا كَا تُو اللّٰهَ كَرِيْمَ وَرَحِيْمَ كَرِيْمَ وَفَضْلِ  
سَيِّءِ اُمِيْدِنَه رَكْحُو كَهْ وَهْ دُرُودِ پَاكِ كُو دُعَا سَيِّءِ الْكُ كَرِ كِي سَيِّءِ تُو قَبُوْلِ كَرِ سَيِّءِ  
اُوْرُوْ سِرِي دُعَا كُو رُو كَرُو سَيِّءِ، بَلَكُهُ دُرُودِ پَاكِ كِي بَرَكَتُ سَيِّءِ وَهْ دُعَا سَيِّءِ قَبُوْلِ بَرَكَاتِي  
هَيِّءِ، اِكْرَجِيْءُ اسْ كَا اَثْرُو اِنْجَامُ كِسِيْ مِيْ رَنَكُ مِيْ ظَاهِرُ هُوَ -

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا  
مُبَارَكًا كَافِيًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى  
رَسُوْلِكَ الْمُصْطَفٰى وَنَبِيِّكَ الْمُجْتَبٰى وَجَبِيْلِكَ  
الْمُرْتَضٰى وَعَلٰى اٰلِهِ وَاصْحَابِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْجَزَاءِ وَالْحَمْدُ  
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ -

**حدیث ۹۸** عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كُلُّ دُعَاؤٍ مَحْجُوْبٍ  
حَتَّى يَصِلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ  
وَآلِهِ وَسَلَّمَ - (سَعَادَةُ الدَّارِيْنَ ص ۴۳)

تُوْرُ مَحْتَمُ سَيِّءِ دُوْ عَالَمِ صَلِّى اللّٰهَ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نِيْءُ فَرَمَا يَءِ هَرُوْ عَارُوْ كِ دِي  
جَاتِيْ هَيِّءِ، تَاَوْ قِيْلَكُهُ نَبِيْ اِكْرَمِ لِدُوْجِ دُوْ عَالَمِ صَلِّى اللّٰهَ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پُرُوْ دُوْ پَاكِ  
نَهْ پُرُ حَا جَائِنَا - اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى  
اٰلِهِ وَاصْحَابِهِ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ مَّا شَاءَ الْفِ الْفِ مَسْرَةً -

**حدیث ۹۹** اِنَّكُمْ تَقْرَضُونَ عَلٰى بِاسْمَائِكُمْ  
وَسَيِّمَاتِكُمْ فَاَحْبِبُوْا الصَّلٰوةَ عَلٰى - (سَعَادَةُ الدَّارِيْنَ ص ۴۴)

## حَدِيثُ الْبَيْتِ الْبَيْتِ الْبَيْتِ الْبَيْتِ الْبَيْتِ الْبَيْتِ

تم مجھ پر اپنے ناموں کے ساتھ اور اپنے چہروں کے ساتھ پیش کیے جاتے ہو، لہذا تم مجھ پر اچھے طریقے سے درود پاک پڑھا کرو۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ  
الْكَرِيمِ الْأَمِينِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا  
كَثِيرًا كَثِيرًا۔

**حدیث ۱۰۰** مَنْ سَلَّمَ عَلَيَّ عَشْرًا فَكَانَ مَاءً أَعْتَقَ

رَقَبَةً۔ (سعادة الدارين ص ۷۹)

رسول اکرم نبی محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر  
دس بار درود و سلام پڑھا، گویا اس نے غلام آزاد کیا۔

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيمِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ  
وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا۔

**حدیث ۱۰۱** مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

عَشْرًا وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ عَشْرًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ مِائَةً  
وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ مِائَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ أَلْفًا وَمَنْ صَلَّى  
عَلَيَّ أَلْفًا زَاخَمَتْ كَيْفُهُ كَتِفِيَّ عَلَيَّ بَابِ الْجَنَّةِ

(سعادة الدارين ص ۷۹) (قول البيهقي ص ۱۷۸)

حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر ایک بار  
درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار  
درود پاک پڑھے، اللہ تعالیٰ اس پر ہزار رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر ہزار بار

## حَدِيثُ الْغَيْبِ الْمَجْتَبِيِّ

درود پاک پڑھے، جنت کے دروازے پر اس کا کندھا میرے کندھے کے ساتھ  
چھو جائے گا۔

ہر کب باشد عالی مسلوام  
تہ شس دوزخ شود بوجتے حرام

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى النَّبِيِّ الْمُصْطَفَى

وَالْحَبِيبِ الْمَجْتَبِيِّ وَالرَّسُولِ الْمُرْتَضَى وَعَلَى آلِهِ

وَاصْحَابِهِ بَعْدَهُ كُلِّ ذَرَّةٍ مِائَةِ أَلْفِ مِائَةٍ

**حدیث ۱۰۲** إِنَّ اللَّهَ لَيَنْظُرُ إِلَى مَنْ يُصَلِّي عَلَيَّ

وَمَنْ نَظَرَ اللَّهَ إِلَيْهِ لَا يَكُذِبُهُ أَبَدًا۔ (کتاب السنن)

بے شک اللہ تعالیٰ اس بندے پر نظرِ رحمت فرماتا ہے جو مجھ پر درود پاک

پڑھے اور جس پر اللہ تعالیٰ رحمت کی نظر کرے، اسے کبھی بھی عذاب نہ دے گا۔

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى النَّبِيِّ الْأَمِيِّ الْكَرِيمِ وَعَلَى آلِهِ

وَاصْحَابِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ أَبَدًا۔

**حدیث ۱۰۳** زَيِّنُوا عَجَائِلَكُمْ بِالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلِّمْ وَيَذْكُرِ

عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ (کتاب السنن)

تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود پاک پڑھنے اور عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ

کے ذکرِ خیر سے مزین کرو۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى حَبِيبِكَ الْمُصْطَفَى

وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ وَعَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِينَ



## حکایتِ نبویہ (شیراز)

**حدیث ۱۰۴** مَنْ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى رُوحِ مُحَمَّدٍ فِي

الْأَزْوَاجِ وَعَلَى جَسَدِهِ فِي الْأَجْسَادِ وَعَلَى قَبْرِهِ فِي

الْقُبُورِ رَأَيْتَنِي فِي مَنْامِهِ وَمَنْ رَأَيْتَنِي فِي مَنْامِهِ رَأَيْتَنِي

يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ رَأَيْتَنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفَعْتُ لَهُ وَمَنْ

شَفَعْتُ لَهُ شَرِبَ مِنْ حَوْضِي وَحَدَّمَ اللَّهُ جَسَدَهُ

عَلَى النَّارِ - (كشف المستور، القول البدیع ص ۲۳)

جو شخص یہ دُرود پاک پڑھے ،

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى رُوحِ مُحَمَّدٍ فِي الْأَزْوَاجِ وَعَلَى

جَسَدِهِ فِي الْأَجْسَادِ وَعَلَى قَبْرِهِ فِي الْقُبُورِ -

اس کو خواب میں میری زیارت ہوگی اور جس نے خواب میں مجھے دیکھا وہ

مجھے قیامت کے دن بھی دیکھے گا اور جو مجھے قیامت کے دن دیکھے گا میں اس

کی شفاعت کروں گا اور میں جس کی شفاعت کروں گا وہ حوض کوثر سے پانی پئے

گا اور اس کے جسم کو اللہ تعالیٰ دوزخ پر حرام کر دے گا۔

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى حَبِيبِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى

آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ -

**حدیث ۱۰۵** وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ

وآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَعَلَ لِأُمَّتِي فِي

الصَّلَاةِ عَلَى أَفْضَلِ الدَّرَجَاتِ -

رسول اکرم شفیع معظم رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بالتحقيق اللہ تعالیٰ نے میری اُمت کے لیے مجھ پر درود پاک پڑھنے میں بہترین وجہ مخصوص کر رکھے ہیں۔

مَوْلَايَ صَلَّى وَسَلَّمَ إِيمًا أَبَدًا عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

حدیث ۱۰۶ ] أَقْرَبُ مَا يَكُونُ أَحَدٌ كَرَمِيَّتِي

إِذَا ذَكَرَنِي وَصَلَّى عَلَيَّ - (كشف الغمك ۲ جلد ۱)

تم میں سے کوئی میرے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى حَبِيبِكَ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ الْكَرِيمِ وَالْأَمِينِ

وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَنْزِلِ عَلَيْهِ الطَّاهِرَاتِ الْمَهَابَاتِ

الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّةَ أَجْمَعِينَ -

حدیث ۱۰۷ ] مَنْ صَلَّى عَلَيَّ طَهَّرَ قَلْبَهُ مِنَ النِّفَاقِ

كَمَا يُطَهَّرُ الثَّوْبَ الْمَاءُ - (كشف الغمك ۲ جلد ۲)

جو مجھ پر درود پاک پڑھے تو درود پاک اس کا دل نفاق سے یوں پاک کر دیتا ہے جیسے پانی کپڑے کو پاک کر دیتا ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

حدیث ۱۰۸ ] مَنْ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ فَقَدْ قَتَعَ عَلَيَّ

نَفْسِهِ سَبْعِينَ بَابًا مِنَ الرَّحْمَةِ وَاللَّهُ رُحِيمٌ

فِي قُلُوبِ النَّاسِ فَلَا يَبْغِضُهُ إِلَّا مَنْ فِي قَلْبِهِ نِفَاقٌ

(كشف الغمك ۲ جلد ۱)

## حکایت حضرت محمد ﷺ

جس نے مجھ پر درود پاک پڑھا، بیشک اس نے اپنی ذات پر رحمت کے شرور وازے کھول لیے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دیتا ہے لہذا اس کے ساتھ وہی شخص بغض رکھے گا جس کے دل میں نفاق ہوگا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِ السَّادَاتِ  
وَمَنْبِجِ الْبَرَكَاتِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ  
فَاتَحَمَدِ اللَّهُ رَبِّ الْعَالَمِينَ -

**حدیث ۱۰۹** مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَى فُلَاوَيْنَ لَهُ (کشف الغم ۲۴)

جس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا، اس کا کوئی دین نہیں ہے۔

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى حَبِيبِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ -

**حدیث ۱۱۰** كَانَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

لَا أُضْوَأُ لِمَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (کشف الغم ۲۴)

جس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا، اس کا وضو نہیں ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى رَسُولِكَ الْمُصْطَفَى وَنَبِيِّكَ

الْمُجْتَبَى أَطْيَبِ الطَّيِّبِينَ أَطْهَرَ الطَّاهِرِينَ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

**حدیث ۱۱۱** أَلَدُّ عَائِدٍ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ لَا يَسُدُّ - (بخاری ۳۲۳۱)

وہ دعا جو کہ دو درودوں کے درمیان ہو وہ رو نہ کی جائے گی۔

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْكَرِيمِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ

الطَّاهِرَاتِ الْمُطَهَّرَاتِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ ذُرِّيَّتِهِ أَجْمَعِينَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ أَبَدًا -

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

دوسرا باب

دروود پاک کی فضیلت  
اقوال مبارکہ سے

حکایتیں اور بیانیہ نثریں

سَاطِی شَجَرًا

نَطَقَ الْجَبَر

شَقِ الْقَمَر

بِأَشَارَتِهِ

آپ کے ایک اشارے پر  
درختوں نے حرکت کی  
سنگریزوں نے کلام کیا  
اور چاند کے دو ٹکڑے ہوئے



marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



التکویر: ۲۲

وَمَا مَدَنُ عَلَىٰ الْغَيْبِ بِصَدَقَةٍ

اور یہ نبی غیب بتانے پر بخیل نہیں۔

marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَا أَتَىكَ الْكَلْبُ

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ

شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا

اے غیب کی خبریں بتانے والے نبی، بیشک ہم  
نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈرانا

marfat.com

Marfat.com



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَمَا آتَاكُمْ الرَّسُولُ

فَخُذُوهُ

وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

سُورَةُ الْحَشْرِ : ٤

اور جو کچھ نہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور  
جس سے منع فرمائیں باز رہو۔

## باب دوم اقوال مبارکہ

اللّٰهُ تَعَالٰى جَلَّ اَزْوَاجُهُ وَعَمَّ نَوَالِهِ كَا فَرْمَانِ  
صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيبِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ

۱۔ اللّٰهُ تَعَالٰى نے موسیٰ کلیم اللّٰہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی بھیجی فرمایا اے میرے پیارے کلیم! اگر دُنیا میں میری حمد کرنے والے نہ ہوتے تو میں بارش کا ایک قطرہ بھی آسمان سے نازل نہ کرتا اور نہ ہی زمین سے ایک دانہ تک پیدا ہوتا اور بھی بہت سی چیزیں ذکر فرماتیں۔ یہاں تک کہ فرمایا اے میرے پیارے نبی! کیا آپ چاہتے ہیں کہ میرا قُرب آپ کو نصیب ہو جیسے کہ آپ کے کلام کو آپ کی زبان کے ساتھ قُرب ہے اور جیسے کہ آپ کے دل کے خطرات کو آپ کے دل کے ساتھ قُرب ہے اور جیسے کہ آپ کی جان کو آپ کے جسم کے ساتھ قُرب ہے اور جیسے کہ آپ کی نظر کو آپ کی آنکھ کے ساتھ قُرب ہے، موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی ہاں! یا اللّٰہ میں ایسا قُرب چاہتا ہوں۔ تو اللّٰہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تو یہ چاہتا ہے تو میرے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود پاک کی کثرت کرو۔

(القول ابديہ ص ۱۳۲، سعادت الدارين ص ۵۴)

(معارج النبوۃ ص ۳۰۸، مقاصد السالکین ص ۵۴)

۲۔ مسالک الخفایہ میں ہے اللّٰہ تعالیٰ نے موسیٰ کلیم اللّٰہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی بھیجی اے موسیٰ کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کو قیامت کے دن کی

## حدیث الہدیٰ کے منتخب بیرونی حواشی

پس نہ لگے عرض کی، یا اللہ، تو ارشاد باری ہوا اے پیارے کلیم میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک کی کثرت کر۔

(القول البدیع صفحہ ۱۲۳، سعادت الدارین صفحہ ۵۷)

۳۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا فرمایا تو آپ نے آنکھ کھولی اور عرش پر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی لکھا دیکھا۔ عرض کی یا اللہ تیرے نزدیک کوئی مجھ سے بھی زیادہ عزت والا ہے فرمایا اس نام والا پیارا حبیب جو کہ تیری اولاد میں سے ہوگا وہ میرے نزدیک تجھ سے بھی مکرم ہے۔ اے پیارے آدم اگر میرا حبیب جس کا یہ نام مبارک ہے نہ ہوتا تو نہ میں آسمان پیدا کرتا نہ زمین نہ جنت نہ دوزخ۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے حضرت حوا کو آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا فرمایا اور آدم علیہ السلام نے دیکھا اور اس وقت اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کے جسم اطہر میں شہوت بھی پیدا فرمادی تھی آدم علیہ السلام نے عرض کی، یا اللہ یہ کون ہے فرمایا یہ حوا ہے۔ عرض کی، یا اللہ اس کے ساتھ میرا نکاح کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، پہلے اس کا مہر دو عرض کی یا اللہ اس کا مہر کیا ہے، فرمایا جو عرش پر نام نامی لکھا ہے اس نام والے میرے حبیب پر دس مرتبہ درود پاک پڑھ۔ عرض کی یا اللہ اگر درود پاک پڑھوں تو حوا کے ساتھ میرا نکاح کر دے گا۔ فرمایا ہاں تو حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے درود پاک پڑھا اور اللہ تعالیٰ نے ان کا حضرت حوا کے ساتھ نکاح کر دیا لہذا حضرت حوا کا مہر حبیب پاک پر درود پاک ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

(سعادت الدارین صفحہ ۵۷)

صَلَّى الذَّكَرَ حَبِيبٌ سَيِّدٌ رَحِيمٌ ذَا لَبِّهِ رَحِيمٌ

فضل خلق بعد الانبياء۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول مبارک

۴۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنا گناہوں کو یوں مٹا دیتا ہے جیسے کہ پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر سلام بھیجنا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے غلام آزاد کرنے سے افضل ہے اور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محبت کرنا اللہ کی راہ میں تلوار چلانے اور جانیں قربان کرنے سے افضل ہے۔

(القول بیدہ ص ۱۳، سعادة الدارين ص ۵۸)

ام المؤمنین حبیبہ حبیب رب العالمین

صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول مبارک

۵۔ مجلسوں کی زینت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک ہے لہذا مجالس کو درود پاک سے مزین کرو۔ (سعادة الدارين ص ۵۸)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی

۶۔ آپ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنا یہ جنت کا راستہ ہے۔

(سعادة الدارين ص ۵۸)

## سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی

۷۔ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت زید بن وہب سے فرمایا کہ جب جمعہ کا دن آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ہزار مرتبہ درود پاک پڑھنا ترک نہ کرو۔ (القول البدیع ص ۱۹، سعادة الدارين ص ۵۵)

## حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان

۸۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے کہ درود پاک پڑھنا درود پاک پڑھنے والے کو اور اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد کو رنگت دیتا ہے۔ (سعادة الدارين ص ۵۹)

## حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان

۹۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمان جاری کیا کہ جمعہ کے دن علم کی اشاعت کرو اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک کی کثرت کرو۔ (سعادة الدارين ص ۵۹، القول البدیع ص ۱۹)

## حضرت وہیب بن منبہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد مبارک

۱۰۔ فرمایا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنا اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔

(سعادة الدارين ص ۵۹)



حکایت اللہ کے پیغمبر ﷺ کا ارشاد مبارک

سیدنا امام زین العابدین جگر گوشہ شہید کربلا رضی اللہ عنہ کا ارشاد گہمی

۱۱۔ امام عالی مقام امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اعلیٰ سنت  
وجامعت کی علامت اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر  
دُرود پاک کی کثرت کرنا ہے۔ (سعادت الدارین ص ۸۹)

سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان عالی

۱۲۔ آپ نے فرمایا کہ جب جمعرات کا دن آتا ہے تو عصر کے وقت اللہ تعالیٰ  
آسمان سے فرشتے زمین پر اتارتا ہے ان کے پاس چاندی کے ورق اور سونے  
کے قلم ہوتے ہیں۔ جمعرات کی عصر سے لے کر جمعہ کے دن غروب آفتاب تک  
زمین پر بہتے ہیں اور وہ نبی اکرم شفیع اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود پاک  
پڑھنے والوں کا دُرود پاک لکھتے ہیں۔ (سعادت الدارین ص ۸۹، القول البدیع ص ۱۹۵)

سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد مبارک

۱۳۔ فرمایا میں اس چیز کو محبوب رکھتا ہوں کہ انسان ہر حال میں دُرود پاک  
کثرت سے پڑھے۔ (سعادت الدارین ص ۸۹)

حضرت ابن نعمان رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک

۱۴۔ فرمایا کہ اہل علم کا اس پر اجماع (اتفاق) ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

پر درود پاک پڑھنا سب عملوں سے افضل ہے، اور اس سے انسان دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی کامیابیاں حاصل کر لیتا ہے۔ (سعادة الدارين ص ۵۹)

## حضرت علامہ سلمیٰ رحمۃ اللہ علیہ کا ایمان فرور ارشاد

۱۵۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کرنا یہ ایمان کا راستہ ہے اور یہ بھی مسلم کہ تعظیم کا درجہ محبت سے بھی بالاتر ہے۔ لہذا ہم پر لازم ہے کہ جیسے غلام اپنے آقا کی یا بیٹا اپنے باپ کی تعظیم و توقیر کرتا ہے اس سے بھی بدجہا زیادہ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و توقیر کریں۔ پھر اس کے بعد آپ نے آیات و احادیث مبارکہ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے طریقے ذکر فرمائے جو کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی کمال تعظیم و توقیر پر دلالت کرتے ہیں اور فرمایا یہ ان حضرات کا حصہ تھا جو سر کی آنکھوں سے حضور کا مشاہدہ کرتے تھے اور آج تعظیم و توقیر کے طریق میں یہ بھی ہے کہ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر پاک جاری ہو تو ہم صلوٰۃ و سلام پڑھیں پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود پاک بھیجتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فرشتے بھی حالانکہ فرشتے شریعتِ مطہرہ کے پابند نہیں ہیں تو وہ درود پاک پڑھ کر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے ہیں۔ لہذا ہم ان فرشتوں سے زیادہ اولیٰ، احق، احرمیٰ اخلق ہیں کہ درود پاک پڑھیں اور قرب حاصل کریں۔

(سعادة الدارين ص ۵۹)

صَلَّىٰ اللَّهُ عَلَيْكَ بِحَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

غوثوں کے غوث محبوب سبحانی قطب ربانی غوث عظیم رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی

۱۶۔ آپ نے فرمایا علیکم بلزوم المساجد وکثرة الصلوة علی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی اے ایمان والو تم مسجدوں اور اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک کو لازم کر لو۔  
(فتح ربانی ص ۱۳)

حضرت سارو صباوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان مبارک

۱۷۔ فرمایا کہ درود پاک انسان کو بغیر شیخ (مُرشد) کے اللہ تعالیٰ تک پہنچاتا ہے کیونکہ باقی اذکار (اورادو و ظائف) میں شیطان دخل اندازی کر لیتا ہے اس لیے مُرشد کے بغیر چارہ نہیں لیکن درود پاک میں مُرشد خود سید و عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں لہذا شیطان دخل اندازی نہیں کر سکتا۔  
(سعادة الدارين ص ۱۰)

علامہ حُرَظْ شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک

۱۸۔ امام سخاوی نے بعض بزرگوں سے نقل فرمایا، ایمان کے راستوں میں سے سب سے بڑا راستہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنا ہے۔ محبت کے ساتھ، اولے حق کی خاطر، تعظیم و توقیر کے لیے اور درود پاک پر عظمت (ہمیشگی) کرنا یہ اولے شکر ہے۔ اور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا شکر ادا کرنا واجب ہے کیونکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہم پر بڑے بڑے انعام ہیں۔ رسول مکرم شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہماری دوزخ سے



نجات کا سبب ہیں، وہ ہمارے جنت میں جانے کا ذریعہ ہیں، وہ ہمارے معمولی معمولی عملوں سے فوزِ عظیم حاصل کر لینے کا ذریعہ ہیں، وہ ہمارے شاندار اور بلند ترین مراتب حاصل کر لینے کا ذریعہ ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔ (سعادة الدارين ص ۹)

## علامہ ایشی رضی اللہ تعالیٰ کا قول مبارک

۱۹۔ فرمایا کہ وہ کونسا وسیلہ شفاعت ہے اور کونسا عمل ہے جو زیادہ نفع دینے والا ہو اس ذات والا صفات پر درود پاک پڑھنے سے جس ذاتِ بابرکات پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود پاک بھیجتے ہیں بس اس ذات والا صفات پر درود پاک پڑھنا نورِ اعظم ہے اور یہ وہ تجارت ہے جس میں خسارہ نہیں اور درود پاک پڑھنا اولیائے کرام کے لیے صبح و شام کی عادت بن چکی ہے۔

اے میرے عزیز تو درود پاک کو مضبوط پکڑ لے، اس کی برکت سے تیرا غیب پاک ہوگا اور تیرے اعمال پاکیزہ ہوں گے اور تو انتہائی امیدوں کو حاصل کر لے گا اور تو قیامت کے دشوار ترین دن کے ہولوں سے امن میں رہے گا۔

(سعادة الدارين ص ۹، القول ابدي ص ۱۳۹)

## حضرت علامہ عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا قول مبارک

۲۰۔ فرمایا اے میرے عزیز تو اس ذات پر درود پاک کی کثرت کر جو سید السادات (سائے سرداروں کے سردار) ہیں جو سعادتوں کی کان ہیں کیونکہ اس ذات والا صفات پر درود پاک پڑھنا خوشیوں کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہے

اور نفیس ترین رحمتوں کے حامل کرنے اور ہر نقصان پہنچانے والی چیز سے بچنے کا ذریعہ ہے اور تیرے لیے ہر درود پاک کے بدلے زمین و آسمان کے مالک کی طرف سے دس رحمتوں کا نزول اور دس گنا ہوں کا مٹانا اور دس درجوں کے بلند کرنے کا انعام ہے اور ساتھ ہی فرشتوں کی تیرے لیے رحمت و بخشش کی دعائیں شامل ہیں۔

(سعادة الدارين ص ۱)

## عارف باللہ سیدنا امام شعرانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد مبارک

۲۱۔ فرمایا کہ ہم سے رسول اکرم شفیع عظیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے عہد لیا گیا ہے کہ ہم صبح و شام حضور کی ذات بابرکات پر درود پاک کی کثرت کریں اور یہ کہ ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو درود پاک پڑھنے کا اجر و ثواب بتائیں اور ہم ان کو سید و دو عالم نور مجتہم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و عظمت کے اظہار کے لیے درود پاک پڑھنے کی پوری رغبت دلایں اور اگر مسلمان بھائی روزانہ صبح و شام ہزار سے دس ہزار بار تک درود پاک پڑھنے کا ورد بنا لیں تو یہ سارے عملوں سے افضل ہوگا اور درود پاک پڑھنے والے کو چاہیے کہ وہ با وضو ہو، اور حضور قلب کے ساتھ پڑھے، کیونکہ یہ بھی مناجات ہے نماز کی طرح۔ اگرچہ اس میں وضو شرط نہیں ہے نیز فرمایا کہ درود پاک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جیسا کائنات میں کوئی اور نہیں ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت میں صاحبِ حل و عقد اور صاحبِ بست و کشاد (مختار) بنایا ہو۔ صلی اللہ علیہ وسلم

لہذا جو شخص اس آقا کی صدق و محبت کے ساتھ خدمت کرے (دُرُودِ پاکِ شریف) اس کے لیے بڑے بڑوں کی گروہیں ٹھک جاتی ہیں اور سب مسلمان اس کی عزت کرتے ہیں جیسے کہ بادشاہوں کے مقرّبوں کے پاس میں مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ پھر فرمایا کہ شیخ نور الدین شوئی رحمۃ اللہ علیہ روزانہ دس ہزار بار دُرُودِ پاکِ پڑھا کرتے تھے اور شیخ احمد زواوی رحمۃ اللہ علیہ روزانہ چالیس ہزار بار دُرُودِ پاکِ پڑھا کرتے تھے۔ (سعادۃ القارئین ص ۹۱)

## سیدنا ابوالعباس تیمجانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ گرامی

۲۲۔ فرمایا جب کہ نبی اکرم حبیبِ محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر دُرُودِ پاکِ پڑھنا بہر خیر کی چابی ہے، غیوب و معارف کی چابی ہے، انوار و اسرار حاصل کرنے کی چابی ہے۔ تو جو شخص اس سے الگ ہو گیا وہ کٹ گیا اور دھماکا گیا۔ اس کو اللہ تعالیٰ کے قُرب سے کچھ حصہ نہیں ہے۔ (سعادۃ القارئین ص ۹۲)

نیز آپ نے کسی مرید کی طرف بطور نصیحت خط لکھا تو اس میں فرمایا اللہ تعالیٰ کے ذکر میں سے وہ ذکر جس کا فائدہ بہت بڑا ہے اور جس کا پھل بڑا میٹھا ہے جس کا انجام شاندار ہے وہ ہے اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر دُرُودِ پاکِ پڑھنا حضورِ قلب کے ساتھ کیونکہ دُرُودِ پاکِ دُنیا و آخرت کی خیر کا جالب (کھینچنے والا) ہے اور ہر شر کا دافع ہے اور جس نے یہ نسخہ استعمال کر لیا وہ اللہ تعالیٰ کے بڑے بڑے دوستوں میں سے ہوگا۔

(سعادۃ القارئین ص ۹۲)

## حضرت خواجہ عطاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی

۲۳۔ فرمایا کہ جو شخص نفل نماز روزہ نہیں کر سکتا تو چاہیے کہ وہ کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود پاک پڑھے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے اس پر اللہ تعالیٰ دس درود بھیجتا ہے۔ تو اگر انسان عمر بھر کی ساری نیکیاں بجالائے اور ادھر ایک بار حبیبِ خدا نبی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھے تو یہ ایک بار کا درود پاک عمر بھر کی نیکیوں سے وزنی ہوگا۔ کیونکہ اے عزیز تو ان پر درود پاک پڑھے گا اپنی وسعت کے مطابق اور اللہ تعالیٰ جل شانہ تجھ پر رحمت بھیجے گا اپنی شانِ ربوبیت کے مطابق اور یس وقت ہے کہ وہ ایک کے بدلے ایک بھیجے اور اگر وہ ایک کے بدلے دس بھیجے تو کون اندازہ کر سکتا ہے۔ (سعادة الدارين ص ۹۳)

والحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على حبيبنا محمد وعلى آله وصحبه  
واذواجر الطاهرات المطهرات اممات المؤمنين وذرياتهم الى يوم الدين۔

## امام محدث علامہ قسطلانی شراح صحیح بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک

۲۴۔ فرمایا کہ اس محبوبِ کریم اور رسولِ عظیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبه وسلم کا سب سے اولیٰ و اعلیٰ، افضل، اکمل، اشرف، ازہر و انور ذکر پاک آپ کی ذات پاک پر درود پاک پڑھنا ہے۔ (سعادة الدارين ص ۹۴)

اللهم ارزقنا هذا في كل وقت وصين يا رب العالمين والصلوة والسلام على  
 حبيبنا ورسولنا ونور عرشنا وزينة فرشنا وقاسم رزقنا وسيد خلقنا ومهبط وحية وعسى  
 آله واصحابه وبارك وسلم۔

حضرت شاہ عبدالرحیم والد ماجد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک

۲۵۔ آپ نے فرمایا ”بِحَا وَجَدْنَا مَا وَجَدْنَا“ (القول بھیل عربی ص ۳۱)

یعنی ہم نے جو کچھ بھی پایا ہے (خواہ وہ دنیاوی انعامات ہوں خواہ اخروی)  
 سب کا سب درود پاک کی برکت سے پایا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان مبارک

۲۶۔ ازاں جملہ آنست کہ خواندہ درود از رسوائی دنیا محفوظے ماند و غلغلہ درود  
 یعنی درود پاک کے فضائل میں سے یہ ہے کہ اس کا پڑھنے والا دنیا کی رسوائی  
 سے محفوظ رہتا ہے اور اس کی آبرو میں کوئی کمی نہیں آتی۔

سیدی امیر حکیم حضرت علی خواں رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی

۲۷۔ فرمایا جس کسی کو کوئی حاجت درپیش ہو تو وہ ہزار مرتبہ پوری توجہ  
 کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھ کر اللہ تعالیٰ  
 سے دعا مانگے۔ انشاء اللہ حاجت پوری ہوگی۔

(حجۃ اللہ علی المسلمین ص ۲۲۲)

پیکر عشق و محبت علامہ ابو یوسف بن اسماعیل شہانی علیہ السلام لفظ الہی کا قول مبارک

۲۸۔ آپ نے نقل فرمایا کہ درود پاک الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي  
يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتُ جَلِيَّتِي أَدْرِكُنِي رَوْزَانَةٌ مِثْنِ سَوَابِ رَدْنِ رَاتٍ مِثْنِ پُڑھے اور  
مصیبتوں اور پریشانیوں کے وقت ایک ہزار بار پڑھے یہ حل مشکلات کیلئے  
تریاقِ مجرب ہے۔ (حجۃ اللہ ص ۳۳۲)

حضرت شیخ عبدالعزیز تقی الدین رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی

۲۹۔ آپ نے تسبیح المقاصد سے نقل فرمایا کہ ساری نفل عبادتوں سے  
درود پاک افضل ہے۔ (نزہۃ الناظرین ص ۳۲)

شیخ الحدیث شاہ عبدالحمید محدث دہلوی قدس سرہ کا قول مبارک

۳۰۔ آپ اخبار الاخیار کے اختتام پر دربارِ الہی میں دعا کرتے ہیں یا اللہ  
میرے پاس کوئی ایسا عمل نہیں ہے جو کہ تیری درگاہ بے کس پناہ کے لائق ہو  
میرے سائے عمل کو تاہیوں اور فساد نیت سے طوٹا ہوں سوا ایک عمل کے  
— وہ عمل کون سا ہے، وہ ہے تیرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی  
بارگاہ میں نہایت انکساری، عاجزی اور محتاجی کے ساتھ درود و سلام کا تحفہ حاضر  
کرنا۔ اے میرے رب کریم وہ کون سا مقام ہے جہاں اس درود و سلام کی  
مجلس کی نسبت زیادہ خیر و برکت اور رحمت کا نزول ہوگا۔ اے میرے پروردگار مجھے

سچا یقین ہے کہ یہ (دُرُود و سلام) والا عمل تیرے دربارِ عالی میں قبول ہوگا اس عمل کے رد ہو جانے یا رائیگان جانے کا ہرگز ہرگز کوئی راستہ نہیں ہے کیونکہ جو اس دُرُود و سلام کے دروازے سے آئے اسے اس کے رد ہو جانے کا خوف نہیں ہے۔ (اخبار الاغیاء، ص ۳۲۶)

### فقہیہ ابولیت سمرقندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول مبارک

۳۱۔ فرمایا اگر دُرُود پاک کا کوئی اور فائدہ نہ ہوتا سوائے اس کے کہ اس میں شفاعت کی نوید ہے تو بھی عقلمند پر واجب تھا کہ وہ اس سے غافل نہ ہوتا چہ جائیکہ اس میں بخشش ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے پر صلوات ہیں۔ (تنبیہ العاقلین ص ۱۶۱)

### حضرت توکل شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد گرامی

۳۲۔ فرمایا کہ بندہ جب عبادت اور یادِ خدا میں مشغول ہوتا ہے تو اس پر فتنے اور آزمائشیں بکثرت وارد ہوتی ہیں اور دُرُود شریف کا بڑا عمدہ خاصہ یہ ہے کہ اس کا ورد رکھنے والے پر کوئی فتنہ اور ابتلا نہیں آتا اور حفاظت الہی شامل حال ہو جاتی ہے۔ (ذکر غیر ص ۱۹۴)

۳۳۔ نیز فرمایا کہ ہم نے دیکھا ہے کہ بیات جب اُترتی ہیں تو گھروں کا رُخ کرتی ہیں مگر جب دُرُود پاک پڑھنے والے کے گھر پر آتی ہیں تو وہ فرشتے جو دُرُود پاک کے خادم ہیں وہ اس گھر میں بلاؤں کو نہیں آنے دیتے بلکہ ان کو

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

پڑوس کے گھروں سے بھی دُور پھینک دیتے ہیں۔ (ذکر خیر ص ۱۹۴)

شیخ الاولیاء خواجہ حسن بصری قدس سرہ کا ارشاد مبارک

۳۴۔ فرمایا جو شخص چاہتا ہو کہ اسے حوضِ کوثر سے بھر بھر کر جامِ پلائے جائیں،  
وہ یوں دُرو پاک پڑھے :

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ  
وَأَوْلَادِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَنْصَارِهِ  
وَأَشْيَاعِهِ وَبِعِيَّتِهِ وَعَلَيْتِنَا مَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ  
يَا أَرْحَمَ الرَّحِيمِينَ - (نزهة المجالس ص ۱۰۵، ۱۰۶)

سیدی عبد العزیز دباغ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول مبارک

۳۵۔ سوال۔ جنت صرف دُرو پاک ہی سے کیوں وسیع ہوتی ہے؟  
جواب۔ اس لیے کہ جنت نُورِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے  
پیدا شدہ ہے۔ (الابرار ص ۵۵۲)

حضرت سید محمد اسماعیل شاہ کربانوالہ حجۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی

۳۶۔ آپ دُرو پاک کو اسمِ اعظم قرار دیتے تھے۔ (خزینہ کرم ص ۶۹)  
جیسے اسمِ اعظم سے سائے کام ہو جاتے ہیں، یوں ہی دُرو پاک سے بھی  
سائے کے سائے کام خواہ وہ دنیاوی ہوں یا اخروی پوسے ہو جاتے ہیں۔



تُو ان کا بن کر تو دیکھ اور اگر تو ان سے بیگانہ ہے اور کہتا پھرے کہ میرا فلاں کام نہیں ہوا اور فلاں نہیں ہوا تو قصور تیرا اپنا ہے۔ (فقیر ابو سعید غفرلہ)

### شیخ المشائخ زیند محمد بن سلیمان جنوری حرمہ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی

۳۷۔ دربار الہی میں عرض کرتے ہیں یا اللہ درود بھیج اس ذات پر کہ جس پر درود پاک پڑھنے سے گناہ چھڑ جاتے ہیں یا اللہ درود بھیج اس ذات گرامی پر کہ جس ذات والا صفات پر درود پاک پڑھنے سے اولیا کرام کے درجے حاصل ہوتے ہیں یا اللہ درود بھیج اس حبیب پر کہ جس پر درود پاک پڑھنے سے چھوٹوں پر بھی تیری رحمت پھراور ہوتی ہے اور بڑوں پر بھی یا اللہ درود بھیج اس پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کہ جس پر درود پاک پڑھنے سے ہم اس جہان میں بھی ناز و نعمت میں رہیں اور اس جہاں میں بھی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

### حضرت علامہ فارسی صاحب مطالعہ اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی

۳۸۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے بندوں کے لیے درود پاک کو اپنی رضا اور اپنے قُرب حاصل کرنے کا سبب بنایا ہے لہذا جو شخص جتنا درود پاک زیادہ پڑھے گا اتنا ہی وہ رضا اور قُرب کا حقدار ہوگا اور زیادہ اس بات کا لائق ہوگا کہ اس کے سارے کام انجام پذیر ہوں اور اس کے گناہ بخش دیئے جائیں اور اس کی سیرت پاکیزہ ہو اور اس کا دل روشن ہو۔ (مطالعہ السنت ص ۳۱)

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## خواجہ شیخ منظر رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی

۳۹۔ فرمایا بادشاہوں اور بڑے لوگوں کی عادت ہے کہ جو ان کے دوستوں کی عزت و توقیر کرے اس کی عزت افزائی کرتے ہیں اس سے اظہارِ محبت کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ سارے بادشاہوں کا بادشاہ ہے وہ اس وصفِ کمال کے زیادہ لائق ہے لہذا جو شخص اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و عزت کرے ان سے محبت کرے ان پر درود پاک پڑھے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس کے صلہ میں رحمت حاصل کرے گا اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور اس کے درجے اللہ تعالیٰ بلند کرے گا۔ (ورۃ الناصحین ص ۱۶۷)

## مفسرِ قرآن حضرت علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی

۴۰۔ فرمایا بزرگانِ دین نے فرمایا ہے کہ توبہ کرنے والے کو چاہیے کہ وہ توبہ کے وقت عاجزی کرے اور حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم توبہ نبی اور مہر ولی کے شفیع ہیں، اسی لیے سیدنا ابوالبشر آدم علیہ السلام نے بوقتِ توبہ اللہ تعالیٰ کے دربار اس کے حبیب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ پیش کیا تھا۔ (تفسیر موع ابیان ص ۴۹۵)

## حضرت مولانا ملا معین کا شفعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک

۴۱۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ غنی اور غیر محتاج ہونے کے باوجود اپنے محبوب

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ



صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج رہا ہے لہذا مومنین کے لیے تو زیادہ درود پاک پڑھنا ضروری ہے کیونکہ وہ محتاج بھی ہیں اور بے نیاز بھی نہیں ہیں صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکریم وعلی آلہ وصحابہ وسلم۔ (معارج النبوۃ ص ۳۱۳)

۴۲۔ نیز ریاض الانس سے نقل فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو امت کے لیے شفیع بنایا ہے۔ حضور قیامت کے دن شفاعت فرمائیں گے اور آج اس دنیا میں امت اپنے آقا پر درود پاک پڑھ کر آخرت میں حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کی شفاعت کی مستحق ہو رہی ہے لہذا درود پاک قبولیت شفاعت کا بیعانہ ہے جو کہ بت العظیم جل جلالہ کی بارگاہ میں جمع رہے گا۔ (معارج النبوۃ ص ۳۱۸)

## مفسر قرآن امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی

۴۳۔ فرمایا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنے کا حکم اس لیے دیا گیا ہے تاکہ رُوح انسانی جو کہ جبلی طور پر ضعیف ہے۔ اللہ تعالیٰ کے انوار کی تجلیات قبول کرنے کی استعداد حاصل کر لے۔ جس طرح آفتاب کی کرنیں مکان کے روشن دان سے اندر جھانکتی ہیں تو اس سے مکان کے در و دیوار روشن نہیں ہوتے لیکن اگر اس مکان کے اندر پانی کا طشت یا آئینہ رکھ دیا جائے اور آفتاب کی کرنیں اس پر پڑیں تو اس کے عکس سے مکان کی چھت اور دیوار چمک اٹھتی ہیں یوں ہی امت کی رو میں اپنی فطری کمزوری کی وجہ سے غفلت کہہ میں پڑی ہوتی ہیں۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے

## صَلَّى الذَّكَاةَ كَيْفَ يَسْتَحِبُّ رَجُلٌ قَالَ رَسُوْلُهُ

رُوحِ انور سے جو کہ سُورج سے بھی روشن تر ہے اس کی نورانی کرنوں سے روشنی حاصل کر کے اپنے باطن کو چمکا لیتی ہیں اور یہ استفادہ صرف درود پاک سے ہوتا ہے اسی لیے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - ان اولی الناس بی یوم القیامۃ اکثرھم علی صلواتہ - (مصابیح النبرۃ ص ۳۱۵)

## حضرت خواجہ ضیاء اللہ نقشبندی مجددی قدس سرہ کا قول مبارک

۴۴۔ فرمایا کہ جاننا چاہیے کہ سب سے بڑھ کر سعادت اور بہترین عبادت سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنا ہے اس لیے کہ درود پاک کی کثرت سے حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت غالب آ جاتی ہے جو کہ تمام سعادتوں کی سردار ہے اور اس کے ذریعہ سے انسان اللہ تعالیٰ کی پاک درگاہ میں قبولیت حاصل کر لیتا ہے اور درود پاک کی برکت سے سب سیئات حسنت سے تبدیل ہو جاتی ہیں - (مقابلہ سالکین ص ۵۳)

## سیدنا کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول مبارک

۴۵۔ فرمایا کہ کوئی دن ایسا نہیں آتا کہ جس دن میں ستر ہزار فرشتے روضہ منورہ پر حاضری نہ دیتے ہوں۔ روزانہ ستر ہزار فرشتے دربار رسالت میں حاضری دیتے ہیں۔ اور روضہ انور کو گھیر لیتے ہیں اور اپنے نورانی پروں کے ساتھ روضہ منورہ کو چھوتے ہیں اور درود پاک پڑھتے رہتے ہیں جب شام ہوتی ہے تو وہ آسمان کی طرف پرواز کر جاتے ہیں اور ستر ہزار اور آجاتے ہیں۔ صبح ہوتی ہے تو وہ

پرواز کر جاتے ہیں اور دوسرے ستر ہزار حاضر ہو جاتے ہیں اور یہ سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا۔ جب قیامت کا دن آئے گا تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ستر ہزار فرشتوں کے جلو میں تشریف لائیں گے اور انہیں فرشتوں کے ساتھ میدانِ حشر کی طرف روانہ ہوں گے۔

موسیٰ صلی وسلم دائماً ابداً علیٰ حبیبک خیر من خلق کلم

### حضرت خضر اور حضرت الیاس علیہما السلام کا ارشادِ گرامی

۴۶۔ دونوں حضرات علیہما السلام فرماتے ہیں کہ ہم نے رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو شخص مجھ پر درودِ پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو یوں پاک کر دیتا ہے جیسے کہ پانی کپڑے کو پاک کر دیتا ہے۔ (القول البیہ) ۱۳۳

### سیدنا امام شعرانی قدس سرہ کا ارشادِ گرامی

۴۷۔ درودِ پاک کی کثرت کی کم از کم مقدار کے متعلق فرمایا بعض علما کا قول ہے کہ کثرت کی کم از کم تعداد سات سو بار دن کو اور سات سو بار رات کو روزانہ اور بعض علمائے فرمایا کثرت کی کم از کم مقدار تین سو پچاس بار دن کو اور تین سو پچاس بار رات کو روزانہ ہے۔ (اضل الصلوات ص ۱۲)

۴۸۔ نیز فرمایا ہمارا طریقہ یہ ہے کہ ہم درودِ پاک کی اتنی کثرت کریں کہ ہم حالتِ بیداری میں سید و دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حضور حاضر ہوں جیسے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حاضر ہوتے تھے اور ہم سرکار سے دینی امور

## حَدِيثُ الْبَارِكِ الْمُبَارَكِ

کے بارے میں اور ان احادیث مبارکہ کے بارے میں سوال کریں جن کو حفظ کرنے  
ضعیف کہا ہے اور اگر ہمیں یہ حاضری نصیب نہ ہو تو ہم درود پاک کی کثرت کرنے  
والوں سے شمار نہ ہوں گے۔ (افضل الصلوات ص ۳۱)

جیسے کہ حضرت علامہ جلال الدین سیوطی قدس سرہ بیداری کی حالت میں  
جاگتے ہوئے ۷۵ بار سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت باسعادت  
سے مشرف ہوئے، خود فرماتے ہیں کہ میں اب تک بیداری کی حالت میں  
سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے ۷۵ بار نوازا گیا ہوں اور  
جن احادیث مبارکہ کو محدثین نے ضعیف کہا ہے میں ان کے بارے میں رسول اکرم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھ لیا کرتا ہوں۔“ (میزان کبریٰ ص ۴۲)

۴۹۔ نیز امام شعرانی نے فرمایا ہے بھائی اللہ تعالیٰ تمک پہنچنے کے راستوں میں  
سے قریب تر راستہ ہے رسول اکرم شفیع عظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک  
پڑھنا لہذا جو شخص سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی درود پاک والی اعمال  
خدمت نہ کر سکے اور اللہ تعالیٰ تمک پہنچنے کا ارادہ کرے تو وہ محال کا طالب  
ہے یعنی یہ ناممکن ہے ایسے شخص کو حجاب حضرت اندر داخل ہی نہیں ہونے  
دے گا اور ایسا شخص جاہل ہے، اسے دربار الہی کے آداب کا پتہ ہی نہیں،  
ایسے کی مثال اس کسان کی ہے جو بادشاہ کے ساتھ بلا واسطہ ملاقات کرنا  
چاہتا ہے۔ (افضل الصلوات ص ۳۱)

۵۰۔ نیز فرمایا ہے میرے عزیز تجھ پر لازم ہے کہ تو درود پاک کی کثرت  
کرے، کیونکہ جو رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خدام ہوں گے

## حکایتیں اور بیسیڑیں شجر قرآن مجید

سید الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اکرام کی وجہ سے قیامت کے دن ان کے ساتھ دو رخ کے زبانیہ (فرشتے) کسی قسم کا تعرض نہیں کریں گے۔ (افضل الصلوات)

حشر میں ڈھونڈا ہی کریں ان کو قیامت کے سپاہی

پر وہ کس کو ملے جو تیرے دامن میں چھپا ہو

۵۱۔ نیز فرمایا اے میرے عزیز اگر اعمال میں کوتاہی ہو مگر سرورِ دو عالم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حمایت حاصل ہو تو یہ زیادہ نافع ہے اس سے کہ

اعمالِ صالحہ بہت ہوں لیکن سیدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حمایت

حاصل نہ ہو۔ (افضل الصلوات ص ۳)

۵۲۔ شیخ اکبر شیخ محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اہل محبت

کو چاہیے کہ وہ درودِ پاک پڑھنے پر صبر و استقلال کے ساتھ ہیشگی کریں، یہاں تک

کہ بخت جاگیں اور وہ جانِ جہاں خود قدم رنجہ فرمائیں اور شرفِ زیارت

سے نوازیں۔ ("نور بصیرت" از میاں عبدالرشید، روزنامہ نوائے وقت)

۵۳۔ ڈاکٹر عبد المجید ملک نے علامہ محمد اقبال سے دریافت کیا کہ آپ حکیم الامت

کیسے بن گئے؟ تو علامہ اقبال نے بلا توقف فرمایا یہ تو کوئی مشکل نہیں، آپ چاہیں

تو آپ بھی حکیم الامت بن سکتے ہیں۔ ملک صاحب نے استعجاب سے پوچھا

کیسے تو علامہ اقبال نے فرمایا میں نے گن کر ایک کروڑ مرتبہ درود شریف پڑھا

ہے اگر آپ بھی اس نسخہ پر عمل کریں تو آپ بھی حکیم الامت بن سکتے ہیں۔

(روزنامہ نوائے وقت ۲۱ اپریل ۱۹۸۸ء)

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

تیسرا باب

درود پاک کے متعلق  
واقعات



وَدَلَّاهِی سِرِّ اَمْرٍ اَعْلَمُ اِلٰهَی اَعْلَمُ

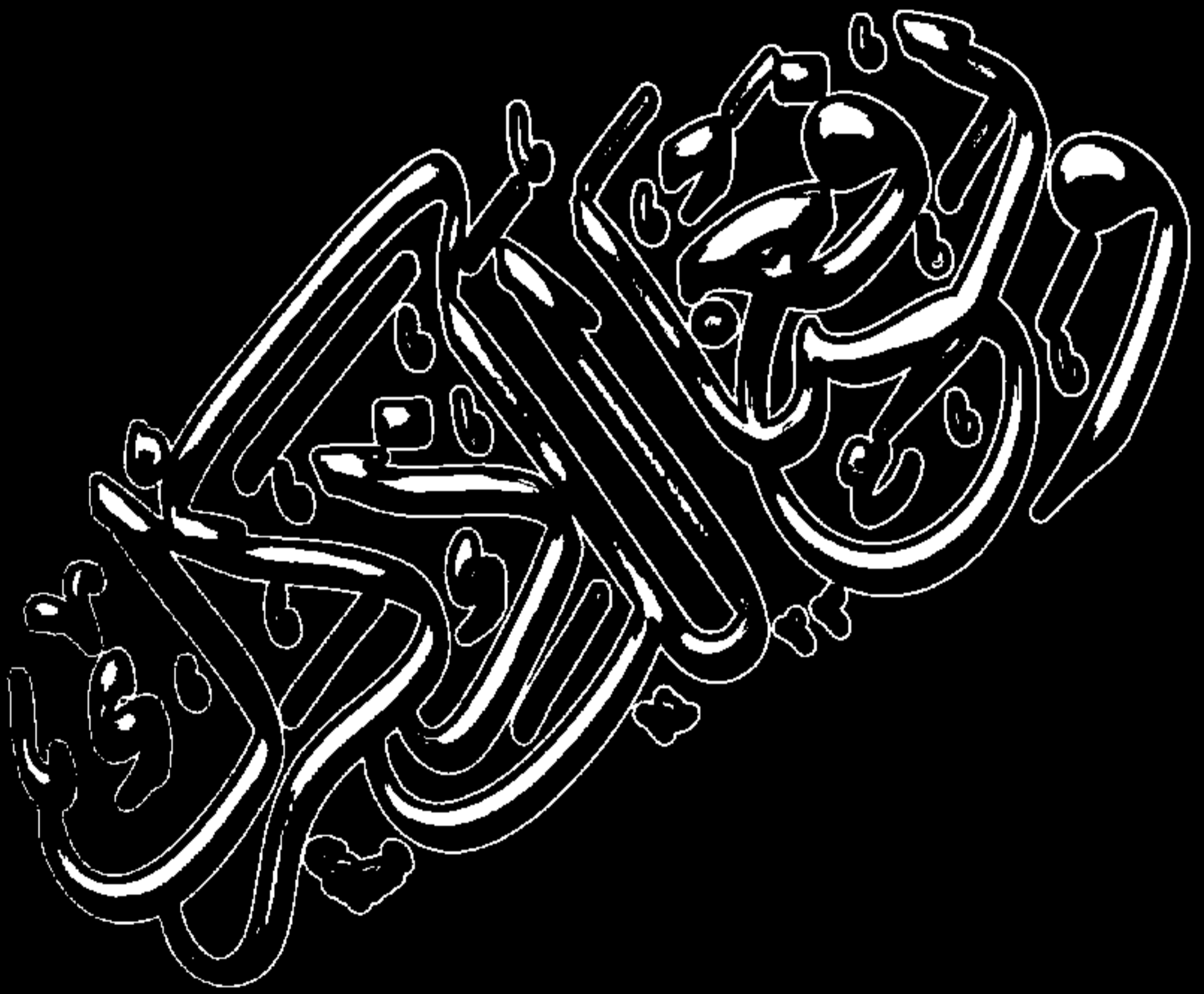
بِیادِ کَلِمَتِی اَنْزَلْتُ اِلَیْکَ سِیِّدَا

کَلِمَتِی اَنْزَلْتُ اِلَیْکَ اَوَّلُ اَنْزَلْتُ

اَوَّلُ اَنْزَلْتُ اِلَیْکَ اَوَّلُ اَنْزَلْتُ



Marfat.com



وَمَا أَرْسَلْنَاكَ

إِلَّا

بِحُكْمٍ عَلِيمٍ

اور ہم نے آپ ﷺ کو عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے



## واقعات

### ذیوی مصیبتوں پریشانوں کا ذبیحہ دُرو پاک سے

۱۔ کسی شخص نے کسی دوست سے تین ہزار دینار قرض لیا اور واپسی کی تاریخ مقرر ہو گئی۔ مگر ہوتا وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہو۔ اُس شخص کا کاروبار معطل ہو گیا اور وہ بالکل کنگال ہو کر رہ گیا۔

قرض خواہ نے تاریخ مقررہ پر پہنچ کر قرضہ کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ اُس مقروض نے معذرت چاہی کہ بھائی میں مجبور ہوں میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے۔ قرض خواہ نے قاضی کے ہاں دعویٰ دائر کر دیا۔ قاضی صاحب نے اُس مقروض کو طلب کیا اور سماعت کے بعد اُس مقروض کو ایک ماہ کی مہلت دی اور فرمایا کہ اس قرضہ کی واپسی کا انتظام کرو۔ مقروض عدالت سے باہر آیا اور سوچنے لگا کہ کیا کروں (ممکن ہے کہ اُس نے کہیں سے یہ پڑھا ہو یا علمائے کرام سے یہ سنا ہو کہ رسولِ کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے، جس بندے پر کوئی مصیبت کوئی پریشانی آجاتے تو وہ مجھ پر درودِ پاک کی کثرت کرے کیونکہ درودِ پاک مصیبتوں پریشانیوں کو لے جاتا ہے اور رزق بڑھاتا ہے) الحاصل اُس نے عاجزی اور نزاری کے ساتھ مسجد کے گوشے میں بیٹھ کر درودِ پاک پڑھنا شروع کر دیا جب ستائیس دن گزر گئے تو اُسے رات کو ایک خواب دکھائی دیا، کوئی کہنے والا کہتا ہے

## حکایتِ نبویؐ کے بارے میں

اے بندے! تو پریشان نہ ہو، اللہ تعالیٰ کارساز ہے تیرا قرض ادا ہو جائے گا۔  
تو علی بن عیسیٰ وزیر سلطنت کے پاس جا اور جا کر اُسے کہہ دے کہ قرضہ ادا کرنے  
کے لیے مجھے تین ہزار دینار دیدے۔

فرمایا جب میں بیدار ہوا تو بڑا خوشحال تھا۔ پریشانی ختم ہو چکی تھی لیکن یہ  
خیال آیا کہ اگر وزیر صاحب کوئی دلیل یا نشانی طلب کریں تو میرے پاس کوئی دلیل  
نہیں ہے۔ دوسری رات ہوئی جب آنکھ سو گئی تو قسمت جاگ اٹھی۔ مجھے آفتاب  
دو جہاں، رحمت دو عالم شفیع عظیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا  
حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بھی علی بن عیسیٰ وزیر کے پاس جانے کا ارشاد  
فرمایا، جب آنکھ کھلی تو خوشی کی انتہا نہ تھی۔ تیسری رات پھر امت کے والی صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لاتے ہیں اور پھر حکم فرماتے ہیں کہ وزیر علی بن عیسیٰ  
کے پاس جاؤ اور اُسے یہ فرمان سنا دو۔ عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وآلہ وسلم)! (فداک ابی دمی) میں کوئی دلیل یا علامت چاہتا ہوں جو کہ اس  
ارشاد کی صداقت کی دلیل ہو۔ یہ سن کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے میری  
عرض کی تحسین فرمائی اور فرمایا کہ اگر وزیر تجھ سے کوئی علامت دریافت کرے  
تو کہہ دینا اس کی سچائی کی علامت یہ ہے کہ آپ نماز فجر کے بعد کسی کے ساتھ  
کلام کرنے سے پہلے پانچ ہزار بار درود پاک کا تحفہ دربار رسالت میں پیش کرتے  
ہو جسے اللہ تعالیٰ اور کراما کا تبین کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

یہ فرما کر سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے۔ میں بیدار  
ہوا، نماز فجر کے بعد مسجد سے باہر قدم رکھا اور سبج مہینہ پورا ہو چکا تھا، میں نے حساب

## صَدَقَاتِ الْبَيْتِ الْمَقْدِسِ فِي الْحَرْبِ

کی رہائش گاہ پر پہنچا اور وزیر صاحب سے سارا قصہ کہہ سنایا جب وزیر صاحب نے کوئی دلیل طلب کی اور میں نے حضور محبوب کبریٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد سنایا تو وزیر صاحب خوشی اور مسرت سے چمک اٹھے اور فرمایا، "مرحبا! برسول اللہ حقاً" اور پھر وزیر صاحب اندر گئے اور نو ہزار دینار لے کر آگئے۔ ان میں سے تین ہزار گن کر میری جھولی میں ڈال دیے اور فرمایا یہ تین ہزار قرضہ کی ادائیگی کے لیے اور پھر تین ہزار اور دیے کہ یہ تیرے بال بچے کا خرچ اور پھر تین ہزار اور دیے اور فرمایا یہ تیرے کاروبار کے لیے، اور ساتھ ہی وداع کرتے وقت قسم دے کر کہا اے بھائی! تو میرا دینی اور ایمانی بھائی ہے خدا را تعسلق و محبت نہ توڑنا اور جب بھی آپ کو کوئی کام کوئی حاجت درپیش ہو بلا روک ٹوک آجانا میں آپ کے کام دل و جان سے کیا کروں گا۔ فرمایا کہ میں وہ رقم لے کر سیدھا قاضی صاحب کی عدالت میں پہنچ گیا اور جب فریقین کو بلاوا ہوا تو میں قاضی صاحب کے ہاں پہنچا اور دیکھا کہ قرض خواہ مہسوت کھڑا ہے۔

میں نے تین ہزار دینار گن کر قاضی صاحب کے سامنے رکھ دیے، اب قاضی صاحب نے سوال کر دیا کہ بتا تو یہ اتنی دولت کہاں سے لے آیا ہے؟ حالانکہ تو مفلس اور کنگال تھا۔ میں نے سارا واقعہ بیان کر دیا۔ قاضی صاحب سن کر خاموشی سے اٹھ کر گھر گئے اور گھر سے تین ہزار دینار لے کر آگئے اور فرمایا ساری برکتیں وزیر صاحب ہی کیوں لوٹ لیں، میں بھی اسی سرکار کا غلام ہوں، تیرا یہ قرضہ میں ادا کرتا ہوں جب صاحب دین (قرضے والے) نے یہ ماجرا دیکھا تو وہ بولا کہ ساری رحمتیں تم لوگ ہی کیوں سمیٹ لو، میں بھی انکی رحمت



## حکایت اللہ کے رحمت پر شکر و شکر

کا حقدار ہوں، یہ کہہ کر اُس نے تحریر کر دیا کہ میں نے اس کا قرض اللہ جل جلالہ و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے معاف کر دیا۔ اور پھر مقروض نے قاضی صاحب سے کہا آپ کا شکریہ! لیجیے اپنی رقم سنبھال لیجیے! تو قاضی صاحب نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی محبت میں جو دینار لایا ہوں وہ واپس لینے کو ہرگز تیار نہیں ہوں، یہ آپ کے ہیں آپ لے جائیں۔

تو میں بارہ ہزار دینار لے کر گھر آ گیا اور قرضہ بھی معاف ہو گیا۔ یہ برکت ساری کی ساری دُرود پاک کی ہے۔ (جذب القلوب ص ۲۶۳ صفحہ تصوف)

مشکل جو سر پہ آپڑی تیرے ہی نام سے ملی

مشکل کشا ہے تیرا نام، تجھ پر دُرود اور سلام

۲۔ ایک شخص کے ذمہ پانچ سو درہم قرضہ تھا، مگر حالات ایسے تھے کہ وہ قرضہ ادا نہیں کر سکتا تھا۔ اس کو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا عالم رویا میں دیدار نصیب ہوا، اس نے اپنی پریشانی کی شکایت کی۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اُمتی کی پریشانی کی کہانی سُن کر فرمایا، تم ابوالحسن کیساتی کے پاس جاؤ اور میری طرف سے اُسے کہو کہ وہ تمہیں پانچ سو درہم دے دے وہ نیشاپور میں ایک سخی مرد ہے۔ ہر سال دس ہزار غریبوں کو کپڑے دیتا ہے اور اگر وہ کوئی نیشاپور طلب کو سے تو کہہ دینا کہ تم ہر روز دربار رسالت میں سو بار دُرود پاک کا تحفہ حاضر کرتے ہو، مگر کل تم نے دُرود پاک نہیں پڑھا۔

وہ شخص بیدار ہوا اور ابوالحسن کیساتی کے پاس پہنچ گیا اور اپنا حال اربیان

## صَلَّى الدَّائِمَةَ بِحَيْثُ يَسْكُرُ فِي الدُّرُودِ

کیا مگر اُس نے کچھ توجہ نہ دی پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام دیا تو اس نے نشانی طلب کی اور جب نشانی بیان کی تو ابو الحسن سُنتے ہی تخت سے زمین پر کود پڑا، اور دربارِ الہی میں سجدہ شکر ادا کیا اور پھر کہا لے بھاتی یہ میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ایک راز تھا۔ کوئی دوسرا اس راز سے واقف نہ تھا۔ وہی کل میں دُرُودِ پاک پڑھنے سے محروم رہا تھا۔

پھر ابو الحسن کیساتی نے اپنے کارندوں کو حکم دیا کہ اسے پانچ سو کے بجائے دو ہزار پانچ سو درہم دے دو۔ اور ابو الحسن کیساتی نے عرض کیا اے بھاتی یہ ہزار درہم آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے پیغام اور بشارت لانے کا شکرانہ ہے اور یہ ہزار درہم آپ کے یہاں قدم رنجہ فرمانے کا شکرانہ ہے اور پانچ سو درہم سرکار کے حکم کی تعمیل ہے۔ اور مزید کہا کہ آپ کو آئندہ کوئی ضرورت درپیش ہو تو میرے پاس تشریف لایا کریں۔ (معارج النبوۃ ص ۳۲۹ جلد اول)

۳۔ ایک مولوی صاحب نے ایک شخص کو بطور وظیفہ روزانہ پڑھنے کے لیے دُرُودِ پاک بتا دیا اور ساتھ ہی کچھ فوائد دُرُودِ پاک کے سُنا دیے۔

وہ شخص بڑے شوق و ذوق سے دن رات دُرُودِ پاک پڑھتا رہا، اور ایسا اس میں محو ہوا کہ دُنیا کے کام چھوٹ گئے اُس کی بیوی فاجرہ تھی جب کبھی خاوند کو دیکھتی تو اُس کے مُنہ سے دُرُودِ پاک کا ورد جاری رہتا اُسے بے حد ناگوار معلوم ہوتا۔ ایک دن وہ عورت بولی اے بد بخت! کیا تم ہر وقت صَلَّی عَلٰی مُحَمَّدٍ کہتے رہتے ہو اس کو چھوڑ دو اور مرد بنو! کچھ کما کر لاؤ، مگر اس کا خاوند باوجود ایسی طعن و تشنیع کے دُرُودِ پاک کا ورد نہ چھوڑتا تھا۔ اتفاق سے وہ شخص کسی مہاجن

## حکومتِ پاکستان کی سرکاری پالیسی

کا مقرض تھا۔ اُس نے مطالبہ کیا یہ نہ دے سکا۔ مہاجن نے عدالت میں دعویٰ دائر کر دیا۔

اب اس کی عورت کو اور بھی موقع مل گیا، خوب زبان درازی کی اور خاوند کو برا بھلا کہا، وہ مردِ صالح تنگ آکر آدھی رات کو اٹھا اور دربارِ الہی میں نہایت ہی زاری کی اور عاجزی سے عرض کی یا اللہ! تو سب کچھ جانتا ہے، میں بیوی اور مہاجن سے لاچار ہو گیا ہوں، تُو بے سہاروں کا سہارا ہے تُو حاجت مندوں کا حاجت روا ہے۔ دریاے رحمت جوش میں آیا اور اس مردِ صالح پر اللہ تعالیٰ نے نیند مسلط کر دی اور اس نے خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ نہایت ہی حسین و جمیل پاکیزہ صورت سامنے آئے اور نہایت شیریں زبان سے گویا ہوئے، اے پیارے! کیوں اتنے بے قرار ہو؟ گھبراؤ نہیں! تمہارا کام بن جائے گا۔ میں خود تمہارا مددگار ہوں۔ اس مردِ صالح نے عرض کی کہ آپ کون ہیں؟ فرمایا میں ہی ہوں جن پر تُو درود پاک پڑھتا رہتا ہے۔“

یہ سن کر بہت خوش ہوا اور دل کی ساری کی ساری بیقراری دُور ہو گئی، اور پھر سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا گھبرانے کی ضرورت نہیں، تم صبح وزیرِ اعظم کے پاس جانا اور اُس کو وظیفہ کی مقبولیت کی خوشخبری سنانا جب وہ مردِ درویش بیدار ہوا اور صبح کو اپنے ٹوٹے پھوٹے لباس کے ساتھ وزیرِ اعظم کی رہائش گاہ کی طرف روانہ ہوا۔ دروازہ پر جا کر دربانوں سے کہا میں وزیرِ حساب سے ملنا چاہتا ہوں، دربان اُس کی حیثیت اور لباس دیکھ کر سُکرا دیے اور کہا کیا آپ وزیرِ اعظم کے ساتھ ملاقات کرنے کے قابل ہیں؟ چلو یہاں سے بھاگو!

لیکن ان دربانوں میں ایک رحم دل بھی تھا، اس کو رحم آگیا اور کہا بھائی! ٹھہر جا، میں وزیر صاحب سے عرض کرتا ہوں اگر اجازت ہوگئی تو ملاقات کر لینا جب وزیر صاحب سے ماجرا بیان کیا گیا تو انہوں نے کہا اس آدمی کو بلاو، جب وہ وزیر کے ہاں پہنچا تو وزیر کے استفسار پر سارا واقعہ بیان کر دیا۔ وزیر اعظم وظیفہ کی خوشخبری سن کر بہت خوش ہوا اور اسے بجائے ایک سو کے تین سو روپے دے کر رخصت کیا۔

جب وہ مرد صالح روپے لے کر گھر پہنچا اور بیوی کو دیا تو وہ بھی خوش ہوگئی۔ بیوی کو روپے دینے کے بعد وہ اپنے کام (دو دو پاک پڑھنے) میں مشغول ہو گیا۔ جب مقدمہ کی تاریخ آئی تو وہ سٹور روپیہ لے کر عدالت میں جا پہنچا اور حاکم کے سامنے رکھ دیا۔ قرضہ خواہ مہاجن وہ روپیہ دیکھ کر حاکم سے کہنے لگا جناب! یہ روپیہ کہیں سے چوری کر کے لایا ہے کیونکہ اس کے پاس تو کچھ بھی نہیں تھا۔ یہ سن کر حاکم نے پوچھا بتاؤ! یہ روپیہ کہاں سے لیا ہے؟ ورنہ قید کر لیے جاؤ گے۔ اس نے کہا یہ بات وزیر اعظم سے معلوم کرو کہ میرے پاس روپیہ کہاں سے آیا ہے۔ حاکم نے وزیر اعظم کی خدمت میں خط لکھا، وزیر صاحب نے خط پڑھ کر جواب لکھا "جج صاحب خبردار! خبردار! اگر اس بندے کے ساتھ ذرا بھی بے ادبی کرو گے تو معزول کر دیے جاؤ گے۔ جج یہ جواب پڑھ کر خوفزدہ ہو گیا اور اس مرد صالح کو اپنی کرسی پر بٹھایا اور بڑی خاطر داری کی اور جو سٹور روپیہ اس مرد صالح نے دیا تھا وہ واپس کر کے مہاجن کو اپنی طرف سے سٹور روپیہ دے دیا۔

مہاجن نے جب یہ منظر دیکھا تو خیال کیا کہ جب وزیر اعظم اور حاکم بھی اس

## حکایتِ نبوت کے سچے پیروں کی زندگی

کے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ خدا بھی اس کے ساتھ ہے۔ اُس نے وہ سوراہے  
واپس دے دیا۔ معلوم ہوا کہ درودِ پاک دونوں جہان کی مرادیں پوری کرتا ہے  
بھسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

سہر کہ سازد و درو جاں وصلِ علی!

حاجتِ دارین او گرود روا!

جس نے وصلِ علی کو درو جاں بنا لیا اس کی دونوں جہان کی حاجتیں پوری

ہوں گی۔

(دعوتِ نبویہ ص ۲۵)

سبق : ان تینوں واقعات سے اور آئندہ کے واقعات سے یہ  
روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کی  
عطا کردہ امتی کو جانتے ہیں اور ان کی پریشانیوں سے بھی واقف ہیں اور یہی عقیدہ  
اکابرِ اہل سنت و جماعت کا ہے۔ چنانچہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی  
قدس سرہ ”تفسیر عزیزی“ میں آیت مبارکہ ”وَ يَكُونُ التَّسْوُلُ عَلَيْكُمْ  
مُشَاهِدًا“ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تمہارے رسول تم پر قیامت کے  
دن بدیں و جبرگواہی دیں گے کہ وہ نور نبوت سے ہر مومن کے رتبے کو جانتے  
ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ اور یہ بھی جانتے  
ہیں کہ میرے فلاں امتی کی ترقی میں کیا چیز رکاوٹ بنی ہوتی ہے؟  
الحاصل رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمہارے گناہوں کو بھی جانتے  
ہیں اور تمہارے ایمان کے درجات کو بھی جانتے ہیں اور وہ تمہارے اچھے بُرے  
عملوں کو بھی جانتے ہیں اور تمہارے اخلاص و نفاق کو بھی جانتے ہیں۔

(تفسیر عزیزی ص ۵۸ سورۃ بقرہ)

## حَدِيثُ الْبَيْتِ الْمَدِينِيِّ (شرح القرآن الكريم)

بلکہ سرورِ دو عالم نورِ مجسم شفیقِ عظیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خود فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا میرے سامنے کر دی ہے اور میں دنیا کی طرف اور جو کچھ قیامت کے دن تک اس میں ہونے والا ہے سب کچھ دیکھ رہا ہوں جیسے کہ میں اپنے ہاتھ کی اس تھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔ (اس حدیث مبارکہ کو سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت کیا ہے)۔ (مواہب لدنیہ و شرحہ للزرقانی ص ۲۱۴، ص ۷)

نیز صاحبِ تفسیر "روح المعانی" رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں آیت مبارکہ **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ مَشَاهِدًا** کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا ہے، اے پیارے نبی! ہم نے آپ کی اُمت پر آپ کو شاہد بنا دیا ہے کہ آپ ان کے احوال کی نگرانی فرماتے ہیں اور ان کے عملوں کو ملاحظہ فرماتے ہیں اور آپ کی اُمت سے تصدیق و تکذیب یا ہدایت و گمراہی جو کچھ صادر ہوتا ہے آپ اس کے بھی گواہ ہیں۔ (تفسیر روح المعانی ص ۲۵، جز ۲۲)

(مزید اس مسئلہ کی تفصیل درکار ہو تو فقیر کا رسالہ "البراقیت والحوادث" کا مطالعہ کریں)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو عقائدِ اہلسنت و جماعت پر قائم رکھے اور اسی پر خاتمہ بخنید ہو!۔

۴۔ حضرت ابو عبد اللہ رضاع اپنی کتاب تحفہ میں لکھتے ہیں کہ بغداد میں ایک شخص فقیر حاجتمند عیال دار، صابر و عابد رہتا تھا ایک دن وہ رات کو نماز کے لیے اٹھا تو اُس کے بچے بھوک کی وجہ سے رو رہے تھے، جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو اُس نے بچوں اور بیوی کو بلایا اور کہا بیٹھو اور اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھو اور دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کیسے درود پاک

## حکایت کے رشتہ داروں کے لئے شکر و شکر

کی برکت سے ہمیں غنی کرتا ہے اپنے فضل و جود اور احسان سے۔  
 لہذا وہ سب بیٹھ گئے اور درود پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ درود پاک پڑھتے  
 پڑھتے بچے تو سو گئے، اور اللہ تعالیٰ نے اُس مروضہ پر بھی نیند طاری کر دی جب  
 اٹھ سو گئی تو قسمت جاگ اٹھی۔ اور وہ شاہ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے  
 دیدار کی دولت سے مشرف ہوا۔ اور آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
 نے تسلی دی اور فرمایا جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے صبح ہوگی تو اے پیارے امتی!  
 تجھے فلاں مجوسی کے گھر جانا ہوگا اور اسے میرا سلام کہنا، نیز یہ کہنا کہ تیرے  
 حق میں جو دعائے وہ قبول ہو چکی ہے اور تجھے اللہ تعالیٰ کے رسول فرماتے ہیں  
 کہ اللہ تعالیٰ کے دیے میں سے مجھے (یعنی قاصد کو) دے۔

یہ فرما کر رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے اور وہ  
 مروضہ بیدار ہوا تو مسرت و شادمانی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی، لیکن اُس نے  
 دل میں سوچا کہ جس نے خواب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اُس  
 نے الحق حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کو ہی دیکھا۔ کیونکہ شیطان (العیاذ باللہ)  
 حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شکل میں نہیں آسکتا۔ اور پھر یہ بھی محال ہے کہ حضور  
 علیہ السلام مجھے ایک آگ کے پجاری مجوسی کی طرف بھیجیں، اور پھر اُس کو سلام  
 بھی فرمائیں یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ پھر سو گیا تو پھر قسمت کا ستارہ چمکا، پھر نبی اکرم  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے وہی حکم دیا۔

صبح ہوئی تو مجوسی کے گھر لو پھپھتا ہوا پہنچ گیا۔ مجوسی کا گھر تلاش کرنے  
 میں کوئی دشواری نہ ہوئی کیونکہ وہ بہت مالدار تھا اُس کا کاروبار وسیع تھا

## حَدِيثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَرْغَبِ

جب مجوسی کے سامنے ہوا تو چونکہ مجوسی کے کارندے کافی تھے، اُس نے اسے اجنبی دیکھ کر پوچھا، کیا آپ کو کوئی کام ہے؟ اُس مردِ صالح نے فرمایا "وہ میرے تیرے درمیان علیحدگی کی بات ہے۔"

اُس نے نوکروں، غلاموں کو حکم دیا کہ وہ باہر چلے جائیں۔ جب تخلیہ ہو گیا تو مردِ صالح نے کہا مجھے ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سلام فرمایا ہے۔ یہ سن کر مجوسی نے سوال کیا، کون تمہارا نبی ہے؟ فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ سن کر مجوسی نے کہا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ میں مجوسی ہوں اور میں اُن کے لائے ہوئے دین کو نہیں مانتا۔ اس پر اُس مردِ صالح نے فرمایا میں جانتا ہوں، لیکن میں نے دوبار حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے اور مجھے اسی بات کی تاکید فرمائی ہے۔ یہ سن کر مجوسی نے اللہ تعالیٰ کی قسم دلائی کہ کیا واقعی تجھے تمہارے نبی نے بھیجا ہے۔ اس نے کہا اللہ تعالیٰ شاہد ہے۔ اور مجھے ہی فرمایا ہے۔ پھر مجوسی نے پوچھا، "اور کیا کہا ہے؟ اس نیک مرد نے کہا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مزید یہ فرمایا ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے میں سے مجھے کچھ دے اور یہ کہ تیرے حق میں دُعا قبول ہے۔ اس مجوسی نے پوچھا تجھے معلوم ہے کہ وہ کونسی دُعا ہے؟ اس نے جواباً فرمایا مجھے علم نہیں، پھر مجوسی نے کہا میرے ساتھ انڈر آ، میں تجھے بتاؤں وہ کونسی دُعا ہے۔ جب میں انڈر گیا اور بیٹھے تو مجوسی نے کہا آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں تاکہ میں آپ کے ہاتھ پر سلام قبول کروں اور اُس نے ہاتھ پکڑ کر کہا۔

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔



## حکایت کے سچے سچے سرکاری نسخہ

اسلام قبول کر لینے کے بعد اس نے اپنے ہم نشینوں کو کارندوں کو بلایا اور فرمایا ”سن لو! میں گمراہی میں تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دی ہے میں نے ہدایت قبول کر لی اور میں نے تصدیق کی اور میں ایمان لایا ہوں اللہ تعالیٰ سبحانہ پر اور اُس کے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر۔

لہذا تم میں سے جو ایمان لے آتے تو اُس کے پاس جو میرا مال ہے وہ اس پر حلال ہے۔ اور جو ایمان نہ لاتے وہ میرا مال ابھی واپس کر دے اور آئندہ نہ وہ مجھے دیکھے نہ میں اسے دیکھوں۔ تو چونکہ اُس کے مال سے کافی مخلوق تجارت کرتی تھی، اس کے اعلان سے اکثر اُن میں سے ایمان لے آئے اور جو ایمان نہ لائے، وہ اُس کا مال واپس کر کے چلے گئے پھر اُس نے اپنے بیٹے کو بلایا اور فرمایا بیٹا! میں نے اسلام قبول کر لیا ہے، لہذا اگر تو بھی اسلام قبول کر لے تو تو میرا بیٹا اور میں تیرا باپ ہوں ورنہ آج سے نہ تو میرا بیٹا اور نہ میں تیرا باپ!

یہ سن کر بیٹے نے کہا ابا جان! جو آپ نے راستہ اختیار کیا ہے میں اس کی مخالفت ہرگز نہیں کروں گا۔ لیجیے سن لیجیے۔

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْكَ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

پھر اُس نے اپنی بیٹی کو بلایا جو کہ اپنے ہی بھائی کے ساتھ شادی شدہ تھی اور یہ مجوسیوں کے مذہب کے مطابق تھا۔ اس نے اپنی بیٹی سے بھی وہی کچھ کہا جو اپنے بیٹے سے کہا تھا۔ یہ سن کر بیٹی نے کہا مجھے قسم ہے خدا کی! میرا شادی کے دن سے آج تک اپنے بھائی کے ساتھ ملاپ نہیں ہوا بلکہ مجھے سخت نفرت

## حکایتِ نبویؐ

رہی ہے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَآشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ  
صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

یہ سن کر باپ بہت خوش ہوا۔ پھر اُس نے مردِ صالح سے کہا، کیا آپ  
چاہتے ہیں کہ میں آپ کو وہ دُعا بتاؤں جس کی قبولیت کی خوشخبری آپ لئے  
ہیں اور وہ کیا چیز ہے جس نے رسولِ اکرم، نبیِ محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
کو مجھ سے راضی کیا ہے؟ مردِ صالح نے فرمایا ہاں! ضرور بتائیں!

اُس نے کہا جب میں نے اپنی بیٹی کی شادی اپنے بیٹے سے کی تھی تو میں نے  
عام دعوت کی تھی۔ سب لوگوں کو کھانا کھلاتا رہا، حتیٰ کہ کیا شہری کیا دیہاتی سب  
کھا گئے۔ جب سب کھا کر فارغ ہو کر چلے گئے تو چومکہ میں تھک کر چور ہو چکا تھا  
میں نے مکان کی چھت پر بستر لگوایا تاکہ آرام کروں، اور میرے پڑوس میں ایک  
سید زادی جو کہ سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے ہے۔ اور اس کی  
چھوٹی چھوٹی بچیاں رہتی تھیں۔ جب میں اُوپر لیٹا تو میں نے ایک صاحبزادی سے  
سنا وہ اپنی والدہ محترمہ سے کہہ رہی تھیں، امی جان! آپ نے دیکھا کہ ہمارے  
پڑوسی مجوسی نے کیا کیا ہے؟ ہمارا اُس نے دل دکھایا ہے۔ سب کو کھلایا مگر  
ہمیں اُس نے پوچھا تک نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہماری طرف اچھی جزا دے۔  
جب میں نے اُس شہزادی سے یہ بات سنی تو میرا دل پھٹ گیا، اور سخت  
کوفت ہوئی، ہائے! میں نے ایسا کیوں کیا؟ میں جلدی سے نیچے اُترا اور پوچھا  
کہ یہ کتنی شاہزادیاں ہیں، تو مجھے بتایا گیا کہ تین شاہزادیاں ہیں اور ایک ان کی  
والدہ محترمہ ہے۔

میں نے کھانا چُنا اور چار بہترین جوڑے کپڑوں کے لیے اور کچھ نقدی رکھ کر نوکرانی کے ہاتھ اُن کے گھر بھیجا اور خود میں دوبارہ مکان کی چھت پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔ جب وہ چیزیں جو میں نے حاضر کی تھیں ان کے ہاں پہنچیں تو وہ بہت خوش ہوئیں اور شہزادیوں نے کہا "امی جان! ہم کیسے یہ کھانا کھالیں، حالانکہ بھینے والا مجوسی ہے۔" یہ سُن کر اُن شہزادیوں کی والدہ محترمہ نے فرمایا بیٹی! یہ اللہ تعالیٰ کا رزق ہے، اُس نے بھیجا ہے۔ تو شہزادیوں نے کہا ہمارا مطلب یہ نہیں ہے بلکہ ہمارا مطلب ہے کہ ہم اس کھانے کو ہرگز نہیں کھا سکتیں جب تک وہ مجوسی ہے۔ پہلے اُس کے لیے اپنے نانا جان کی شفاعت سے اس کے مُسلمان ہونے اور اس کے جلتی ہونے کی اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں۔

اُن شہزادیوں نے دُعا کرنا شروع کی اور اُن کی والدہ محترمہ آمین کہتی رہیں۔ لہذا یہ وہ دُعا ہے جس کی قبولیت کی بشارت حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تیرے ہاتھ بھیجی ہے۔ اور اب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی تعمیل یوں کرتا ہوں کہ جب میں نے اپنی بیٹی کی شادی اپنے بیٹے سے کی تھی تو میں نے ساری جائیداد میں سے نصف ان لڑکے لڑکی کو دی تھی، اور نصف میں نے رکھا تھا اور اب چونکہ ہم سب مُسلمان ہو گئے ہیں اور اس مُبارک اسلام نے دونوں (بہن بھائی) کے درمیان جُدائی کر دی ہے، اب وہ مال جو ان کو دیا تھا وہ آپ کا ہے آپ لے جائیں۔ (سعادۃ الذاہرین ص ۱۴۵)

**سبق :** اس واقعہ سے یہ سبق ملتا ہے کہ سادات کرام کی خدمت کرنے سے اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم راضی ہوتے ہیں

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت

اور اس کے عوض جنت اور شفاعت نصیب ہوتی ہے۔ اور یہ کہ نبی اکرم شفیع عظیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کے ہر فرد سے باذن اللہ واقف ہیں صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وسلم۔

تشبیہ : سوال :- حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت مطہرہ کا قانون ہے کہ غیر مسلم کو سلام مت کہو تو خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس مجوسی کو کیوں سلام فرمایا تھا؟

جواب :- ہم اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم باذن اللہ دلوں کے احوال جانتے ہیں لہذا ہمارے عقیدہ پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ کیونکہ ہمارے نبی تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی عطا سے اس مجوسی کے دل میں ایمان دیکھ لیا تھا۔ اور اس کے ایمان کی بنا پر اسے سلام بھیج دیا۔

مگر جن لوگوں کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دلوں کے حالات کا علم نہیں ہے۔ ان پر یہ وزنی اعتراض ہے کہ ان کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حکم شرع کی خلاف ورزی کرنے پر (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) غلطی کے مرتکب ہوتے ہیں۔

اللَّهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ قَفْوِهِمْ مِثْلَ هَذَا الْقَوْلِ الْمَجْبُوتِ

ووقفنا لتمك مسلك اهل السنة والجماعة

والحشرنا معهم۔

۵۔ ستری بابا نور محمد سوڈیوال والے بیان کرتے ہیں کہ میں ہتھوڑے

## کون سا نیکو نیکو نیکو

گیا وہاں ایک دفعہ ایسا ہوا کہ میرے پاس سے خرچہ ختم ہو گیا، کوئی روپیہ پیسہ نہ تھا میں مزدوری کے لیے نکلا تو مجھے کوئی کام نہ ملا، یوں ہی تین دن گزر گئے ایک دن میں نے حرم شریف میں بیٹھ کر صبح صبح درود پاک پڑھنا شروع کر دیا اچانک مجھے اُونگھ آگئی۔

جب طبیعت سنبھلی تو دیکھا میرے پاس ایک اعرابی بیٹھا ہوا تھا اور مجھے کہہ رہا تھا میرے سر میں درد ہے مجھے دم کر دو۔ میں نے اسے دم کیا اور وہ مجھے بیس ریال دے کر چلا گیا۔ اس کے بعد وہ ہر سو موار کو آتا، دم کراتا اور مجھے دس ریال دے کر چلا جاتا۔ اُس وقت مجھے حضرت صاحب کا ارشاد مبارک یاد آیا کہ درود پاک پڑھنے سے تمام مشکلات ختم ہو جاتی ہیں۔ (غزینہ کرم ص ۲۵۲)

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَىٰ جَبِيَّتِكَ الْمَصْطَفَىٰ وَنَبِيِّكَ  
الْمَجْتَبَىٰ وَعَلَىٰ آلِهِ وَاصْحَابِهِ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ  
الذَّاكِرُونَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَن ذِكْرِكَ وَذَكَرَهُ الْغَافِلُونَ

۶۔ حضرت قاضی شرف الدین بازاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "توشیح عربی الایمان" میں حضرت شیخ محمد بن موسیٰ ابن نعمان کا واقعہ نقل فرمایا ہے، شیخ ابن نعمان نے فرمایا ۴۳۷ھ میں ہم حج سے واپس آ رہے تھے قافلہ رواں دواں تھا کہ مجھے راستہ میں حاجت پیش آئی اور میں اپنی سواری سے اُترا، پھر مجھ پر نیند غالب ہو گئی اور میں سو گیا۔ اور بیدار اس وقت ہوا جب سورج غروب ہونے کو تھا۔ میں نے بیدار ہو کر دیکھا کہ میں غیر آباد جنگل میں ہوں۔ میں بڑا خوف زدہ ہوا، اور ایک طرف کو چل دیا، لیکن مجھے معلوم نہیں تھا کہ

## حَدِيثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بھس طرف جانا ہے؟ اور اُدھر رات کی تاریکی چھا گئی۔ مجھ پر اور زیادہ خوف اور وحشت طاری ہوئی۔ پھر مصیبت پر مصیبت یہ کہ پیاس کی شدت تھی اور پانی کا نام و نشان تک نہ تھا، گویا میں ہلاکت کے کنارے پہنچ چکا تھا اور موت کا منہ دیکھ رہا تھا۔

زندگی سے ناامید ہو کر رات کی تاریکی میں یوں ندا دی :

”يَا مُحَمَّدُ آهُ! يَا مُحَمَّدُ آهُ! اَنَا مُسْتَفِيْتُ بِكَ

یا رسول اللہ! یا حبیب اللہ! میں آپ سے فریاد کرتا ہوں میری

فریاد رسی کیجیے!

میں نے ابھی یہ کلام پورا بھی نہ کیا تھا کہ میں نے آواز سنی ”ادھر آؤ! میں نے دیکھا کہ ایک بزرگ ہیں، انہوں نے میرا ہاتھ تھام لیا۔ بس اُن کا میرے ہاتھ کو تھامنا تھا کہ نہ تو کوئی تھکاوٹ رہی نہ پریشانی اور نہ پیاس، مجھے اُن سے اُس سا ہو گیا، پھر وہ مجھے لے کر چلے، چند قدم چلے تھے کہ سامنے وہی حاجیوں کا قافلہ جا رہا تھا اور امیر قافلہ نے آگ روشن کی ہوئی تھی، اور وہ قافلہ والوں کو آواز دے رہا تھا۔

اچانک میں کیا دیکھتا ہوں کہ میری سواری میرے سامنے کھڑی ہے۔ میں مارے خوشی کے پکارا اٹھا اور اُن بزرگ نے فرمایا ”یہ تیری سواری ہے“ اور مجھے اٹھا کر سواری پر بٹھا کر چھوڑ دیا۔ اور وہ واپس ہونے پر فرمانے لگے ”جو ہمیں طلب کرے اور ہم سے فریاد کرے ہم اُسے نامراد نہیں چھوڑتے۔“ اُس وقت مجھے پتہ چلا کہ یہی تو حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ یہی تو اُنستے کے

## حکایت کے پیرائے میں حضرت زین العابدین

والی اور اُمت کے غمخوار ہیں۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اور جب سرکارِ واپس تشریف لے جا رہے تھے تو اُس وقت میں دیکھ رہا تھا کہ رات کی تاریکی میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے انوار چمک رہے تھے پھر مجھے سخت کوفت ہوئی کہ ہاتے قسمت! میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی دست بوسی کیوں نہ کی؟ ہاتے میں کیوں آپ کے قدموں سے لپٹ گیا! (زبیر الانظرین ص ۳۲)۔

۷۔ کتاب مصباح انطلام میں ہے کہ حضرت ابو حفص حداد رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں میں مدینہ منورہ حاضر ہوا، ایک وقت ایسا آیا کہ کھانے کو کچھ نہ تھا بھوک انتہا کو پہنچ چکی تھی، یوں ہی پندرہ دن گزر گئے۔

جب میں زیادہ ہی نڈھال ہو گیا تو میں نے اپنا پیٹ روضۃ اقدس کے ساتھ لگا دیا اور کثرت سے درودِ پاک پڑھا اور عرض کی یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اپنے مہمان کو کچھ کھلائیے، بھوک نے نڈھال کر دیا ہے۔ وہیں پر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نیند غالب کر دی اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا۔ سیدنا صدیق اکبر حضور علیہ السلام کے دائیں جانب اور فاروقِ اعظم بائیں جانب ہیں اور حیدر کترار سامنے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

مجھے مولا علی شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلایا اور فرمایا اٹھ! سرکار تشریف لائے ہیں۔ میں اٹھا اور دست بوسی کی۔ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے روٹی عنایت فرمائی، میں نے آدھی کھالی تو آنکھ کھل گئی، میں بیدار ہوا تو آدھی روٹی میرے ہاتھ میں تھی۔ (سعادة الدارين ص ۳۲، زبیر الانظرین ص ۳۲)

## حدیث مبارکہ (خبر غیبیہ)

صلی اللہ تعالیٰ جیدہ المصطفیٰ ورسولہ العقبیٰ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم۔

(ان دونوں واقعات کو فقیر نے یک جا کر کے بیان کر دیا ہے)

۸۔ حضرت شیخ موسیٰ ضریر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں ایک مرتبہ شورویا میں بحری جہاز پر سوار ہوا۔ اچانک طوفان آگیا اقلابیہ کی آمدھی چل گئی اور ایسا طوفان تھا کہ اس کی زد میں آنے والا شاید ہی بچا ہو۔

پریشانی حد سے بڑھ گئی۔ جہاز والے زندگی سے نا اُمید ہو گئے۔ میری آنکھ لگ گئی، آنکھ سو گئی تو قسمت جاگ اُٹھی، میں زیارتِ جہاںِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سرفراز ہوا۔ اُمت کے والی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے ہیں "اے میرے اُمتی! پریشان نہ ہو، جہاز پر سوار لوگوں کو کہہ دے کہ وہ ہزار مرتبہ درُودِ نجاتی پڑھیں۔ یہ فرمان سننے ہی میری آنکھ کھل گئی۔

میں نے جہاز والوں سے کہا گھبراؤ نہیں! کوئی فکر کی بات نہیں، اُٹھو،! درُودِ پاک پڑھو! ہم نے ابھی تین سو بار ہی پڑھا تھا کہ ہوا تھم گئی، طوفان ختم ہو گیا، اور ہم درُودِ پاک کی برکت سے صحیح سلامت منزلِ مقصود پر پہنچ گئے۔ یہ بیان کر کے علامہ شمس الدین سخاوی قدس سرہ نے فرمایا کہ حضرت حسن بن علی اسوانی کا ارشاد ہے جو شخص کسی مہم یا پریشانی اور مصیبت میں ہو وہ اس درُودِ پاک کو ہزار مرتبہ محبت و شوق سے پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت ٹال دیگا اور وہ اپنی مُراد میں کامیاب ہوگا۔ (القول بحدیث، ۲۹، ذبہ اناعون ص ۳۱)

۹۔ ایک مرتبہ چند کافر ایک جگہ بیٹھے تھے ایک سائل آیا اور اُس نے اُن سے کچھ سوال کیا، انہوں نے تمسخر کے طور پر کہہ دیا کہ تم علی (رضی اللہ عنہم)



## حَدِيثُ الْبُرْجِ الْكَبِيرِ فِي رُؤُودِ الْبُرْجِ الْكَبِيرِ

کے پاس جاؤ! وہ تمہیں کچھ دیں گے۔

سائل جب حضرت مولیٰ علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کے پاس آیا اور اس نے کہا اللہ! مجھے کچھ دیجیے، تنگدست ہوں۔

آپ کے پاس اُس وقت بظاہر کوئی چیز نہ تھی لیکن فرست سے جان گئے کہ کافروں نے تمہارے لیے بھیجا ہے۔ آپ نے دس بار دُرُودِ پاک پڑھ کر سائل کی ہتھیلی پر پھونک مار کر فرمایا ہتھیلی کو بند کر لو اور وہاں جا کر کھوٹنا جب سائل کافروں کے پاس آیا تو انہوں نے پوچھا تجھے کیا ملا ہے؟ اس نے منٹھی کھولی تو سونے کے دیناروں سے بھری ہوئی تھی۔ یہ دیکھ کر کئی کافر مسلمان ہو گئے۔

(راحة القلوب لمغفلات شیخ الاسلام فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ ص ۶۱)

۱۰۔ ایک بادشاہ بیمار ہوا، بیماری کی حالت میں چھ مہینے گزر گئے، کہیں سے آرام نہ آیا۔ بادشاہ کو پتہ چلا کہ حضرت شیخ شبلی رضی اللہ عنہ یہاں آتے ہوئے ہیں، اُس نے عرض کر بھیجا کہ تشریف لائیں جب آپ تشریف لاتے تو دیکھ کر فرمایا تم کو نہ کرو! اللہ تعالیٰ کی رحمت سے آج ہی آرام ہو جائے گا۔ آپ نے دُرُودِ پاک پڑھ کر اس کے جسم پر ہاتھ پھیرا تو اسی وقت وہ تندرست ہو گیا۔ یہ ساری برکت دُرُودِ پاک کی ہے۔ (راحة القلوب ص ۶۱)

۱۱۔ جب شیخ الاسلام حضرت فرید الدین گنج شکر قدس سرہ نے مندرجہ بالا دُرُودِ پاک کے فضائل بیان فرمائے تو اچانک پانچ درویش حاضر ہوئے، سلام عرض کیا تو آپ نے فرمایا بیٹھے جاؤ! وہ بیٹھے گئے اور عرض کی ہم مسافر ہیں، خانہ کعبہ کی زیارت کے لیے جا رہے ہیں لیکن خرچہ پاس نہیں ہے۔ مہربانی

## صِدْقِ الدِّينِ کے حقیقی پیر و سرور

فرمائیے! یہ سُن کر حضرت خواجہ نے مراقبہ کیا اور سر اٹھا کر کھجور کی چند گٹھلیاں لیں اور کچھ پڑھ کر اُن پر پھونکا اور اُن درویشوں کو دے دیں۔ وہ حیران ہو گئے کہ ہم ان گٹھلیوں کو کیا کریں گے؟

شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا حیران کیوں ہوتے ہو؟ ان کو دیکھو تو سہی جب دیکھا تو وہ سونے کے دینار تھے۔ آخر شیخ بدر الدین اسحاق سے معلوم ہوا کہ حضرت خواجہ نے درود پاک پڑھ کر پھونکا تھا اور وہ گٹھلیاں درود پاک کی برکت سے دینار بن گئے تھے۔ (رحمۃ القلوب ص ۶۱)

۱۲ — محمد بن فاتک نے بیان کیا کہ ہم شیخ القرار ابو بکر بن مجاہد رضی اللہ عنہ سے پڑھتے تھے کہ ایک دن ایک شخص آیا جس نے پھٹی پُرانی پگڑی باندھ رکھی تھی اور لباس بھی اس کا پھٹا پُرانا تھا۔

ہمارے استاد اُسٹھے اور اسے اپنی جگہ بٹھا کر خیریت پوچھی، اُس آنے والے نے عرض کی آج میرے گھر بچہ پیدا ہوا ہے اور گھر والے مجھ سے گھمی وغیرہ کا مطالبہ کرتے ہیں جبکہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ شیخ ابو بکر بن مجاہد فرماتے ہیں کہ میں پریشانی کے عالم میں رات کو سویا، تو غریبوں کے والی، بے سہاروں کے سہارے حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جلوہ گر ہوئے اور فرمایا یہ کیا پریشانی ہے؟ جاؤ! علی بن عیسیٰ وزیر کے ہاں! اور اسے میرا سلام کہو اور اُسے مزید کہو کہ وہ سٹو دینار تمہیں دے دے۔ اسکی سچائی کی علامت یہ بیان کرنا کہ تم ہر جمعہ کی رات ہزار بار مجھ پر درود پاک پڑھتے ہو اور گذشتہ شب جمعہ تم نے سات سو بار درود پاک پڑھا تھا کہ بادشاہ کی طرف سے آپ کو بلاوا آ گیا تھا۔

## حکایتِ شریفہ

آپ وہاں گئے اور باقی دُرو پاک آپ نے واپس آکر پڑھا تھا۔  
حضرت شیخ ابو بکر اُٹھے اور اُس شخص کو ساتھ لیا اور وزیر صاحب کے گھر  
پہنچ گئے، اور وزیر سے فرمایا ”یہ آپ کی طرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
کی طرف سے قاصد ہے اور واقعہ کہ سنایا، یہ سنتے ہی وزیر صاحب فوراً کھڑے  
ہو گئے اور بڑی تعظیم و توقیر کی اور ان کو اپنی مسند پر بٹھایا اور غلام کو حکم دیا کہ وہ  
دیناروں والی تحصیل لائے۔

وزیر صاحب نے ہزار دینار لاکر سامنے رکھ دیے اور عرض کیا ”اے شیخ  
آپ نے سچ فرمایا ہے یہ بھید میرے اور میرے رب کے درمیان تھا۔“ پھر  
وزیر صاحب نے عرض کیا حضرت! یہ شو دینار قبول کریں یہ اس بچے کے باپ  
کے لیے ہیں اور شو دینار گن کر اور حاضر کیے اور کہا یہ اس لیے کہ آپ سچی  
بشارت لے کر تشریف لائے ہیں اور شو دینار مزید پیش کیے کہ آپ کو یہاں  
آنے میں تکلیف اٹھانا پڑی۔ یوں کرتے کرتے انہوں نے ہزار دینار حاضر کیے  
مگر حضرت شیخ ابو بکر نے فرمایا ہم اتنے ہی لیں گے جتنے ہمیں آقائے دو جہاں  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے لینے کو فرمایا ہے۔

(سعادۃ الدارين ص ۱۲۳، رولت الجاس ص ۱۱)

۱۳۔ حضرت ابو محمد جزری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میرے گھر کے دروازے  
پر شاہی باز آیا تھا، لیکن ہائے میری قسمت! کہ میں اسے شکار نہ کر سکا اور چالیس  
سال گزرنے کو ہمیں، بہتیرے جال پھینکتا ہوں مگر ایسا باز پھر ہاتھ نہیں آیا۔  
کسی نے پوچھا وہ کون سا باز تھا تو فرمایا ایک دن جب میں رباط (سرتے)

## حیاتِ نیک کے پیرائے میں

میں تھا۔ نماز عصر کے بعد ایک درویش سرائے میں داخل ہوا وہ نوجوان تھا رنگ زرد، بال بھرے ہوئے، ننگے پاؤں۔

اُس نے آکر تازہ وضو کیا اور دو رکعت پڑھ کر سر گریبان میں ڈال کر بیٹھ گیا اور دُرودِ پاک پڑھنا شروع کر دیا، مغرب تک یوں ہی مشغول رہا۔ نماز مغرب کے بعد پھر دُرودِ پاک پڑھنے لگا۔ اچانک شاہی پیغام آیا کہ آج سرائے والوں کی بادشاہ کے ہاں دعوت ہے۔

میں اُس درویش کے پاس گیا اور پوچھا تو بھی ہمارے ساتھ بادشاہ کے ہاں ضیافت پر چلے گا؟ اُس نے کہا مجھے بادشاہوں کے ہاں جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، لیکن آپ میرے لیے گرم گرم حلوائیتے آئیں۔

میں نے اُس کی بات کو پھینک دیا کہ یہ ہمارے ساتھ کیوں نہیں جاتا ہم اس کے باپ کے نوکر نہیں ہیں) اور میں نے سوچا کہ یہ بیچارہ ابھی نیانیا اس راہ چلا ہے اسے کیا معلوم؟

الحاصل ہم اُسے چھوڑ کر چلے گئے اور شاہی مہمان بن گئے۔ وہاں ہم نے کھانا کھایا، نعت خوانی ہوئی۔ رات کے آخری حصے میں ہم فارغ ہو کر واپس لوٹ آئے۔ جب میں سرائے میں داخل ہوا تو دیکھا کہ وہ درویش اسی طرح بیٹھا ہوا دُرودِ پاک پڑھنے میں محو ہے۔ میں بھی مصیبت بچھا کر بیٹھ گیا لیکن مجھے نیند نے دبا لیا، آنکھ لگ گئی تو دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ اجتماع ہے اور کوئی کہہ رہا ہے کہ یہ حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں، اور یہ اردگرد انبیاءِ کرام علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ میں آگے بڑھا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

## سکون کے چھوٹے چھوٹے شجر اور درخت

کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے چہرہ انور دوسری طرف پھیر لیا۔ میں نے دوسری طرف ہو کر سلام عرض کیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے رخ انور دوسری طرف کر لیا۔ کئی بار ایسا ہوا تو میں ڈر گیا اور عرض کی "یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ سے کونسی غلطی ہو گئی کہ آپ توجہ نہیں فرما رہے ہیں؟"

فرمایا میری امت کے ایک درویش نے تجھ سے ذرا سی خواہش ظاہر کی (حلو اطلب کیا) مگر تو نے اُس کی پروا نہیں کی۔ یہ سن کر میں گھبرا کر بیدار ہوا اور ارادہ کیا کہ میں اُس درویش کو جسے معمولی جان کر نظر انداز کر دیا تھا حالانکہ یہ تو سچا موتی ہے، یہ تو یگانہ روزگار ہے، یہ وہ ہے جس پر حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نظر عنایت ہے ضرور کھانا لاکر دوں گا۔ لیکن میں جب اُس جگہ پر پہنچا جہاں وہ بیٹھ کر دو روپاک پڑھ رہا تھا وہاں کچھ بھی نہیں تھا، وہ وہاں سے جا چکا تھا۔

ہائے قسمت! کہ شکار ہاتھ سے نکل گیا ہے۔ اچانک میں نے سرائے کے گیٹ کے بند ہونے کی آہٹ سنی، خیال کیا شاید وہی ہو۔ میں نے جلدی سے باہر نکل کر جھانکا، دیکھا تو وہی جا رہا ہے۔ میں آوازیں دیتا رہا لیکر کچھ نہ سنے۔ آخر میں نے آواز دی "اے اللہ کے بندے! آئیں تجھے کھانا لاکر دوں۔" یہ سن کر اُس نے فرمایا ہاں! میری ایک روٹی کے لیے ایک لاکھ ۲۴ ہزار نبی رسول (علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ) سفارش کریں تو پھر تو مجھے روٹی لاکر دے گا مجھے تیری روٹی کی ضرورت نہیں ہے۔ اور وہ مجھے اسی حیرانی میں چھوڑ کر

## حکایتِ نبویؐ کے پیرائے میں

چلا گیا - (سعادۃ الدارین ص ۱۳۲)

اللہ تعالیٰ لاکھوں کروڑوں رحمتیں نازل فرماتے ایسے لوگوں پر جن کے دل میں عشقِ رسولِ بستا ہے جنہوں نے دُرودِ پاک کے ذریعہ نبیوں کے نبی، رسولوں کے رسولِ حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا قُرب حاصل کر لیا اور وہ اس میدان میں بازی جیت کر لے گئے۔ رحم اللہ تعالیٰ و رفع درجاتہم۔

۱۴۔ ۱۹۶۵ء کی پاک و بھارت جنگ میں سیالکوٹ کے محاذ پر جب بھارت نے شرمین ٹینکوں، ٹینک شکن توپوں، بکتر بند گاڑیوں اور خود کار ہتھیاروں کے ساتھ حملہ کر دیا۔ تو ایسے زبیری کا بیان ہے، مجھے حکم ملا کہ اللہ تعالیٰ کے سہارے دشمن پر حملہ کر دو۔ چنانچہ میں اور میرے ساتھی صرف چار ٹینکوں کے ساتھ دُرودِ پاک پڑھتے ہوئے دشمن پر چڑھ دوڑے۔ بس ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے دشمن کے شرمین ٹینک آگ میں لپٹ چکے تھے اور جس غرور کے ساتھ دشمن نے ہم پر حملہ کیا تھا وہ خاک میں مل چکا تھا۔

(روزنامہ کوستان ۲۵ اکتوبر ۱۹۶۵ء)

۱۵۔ انور قدوائی لکھتے ہیں کہ میرے والد صاحب امیر الدین قدوائی کے علامہ راغب احسن کے ساتھ براہِ راست تعلقات تھے۔ پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے پر علامہ صاحب کلکتہ والے مکان کی چوتھی منزل میں مقیم تھے۔ بھارتی حکومت نے ان کی گرفتاری کے وارنٹ جاری کر دیے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس چند دیگر افسرانِ علاقہ کے ساتھ آپ کی گرفتاری کے لیے آیا اور مکان کو گھیرے میں لے لیا۔ علامہ صاحب کو بھی خبر لگی، آپ نے اپنے ضروری کاغذات

حکایتیں

بغل میں لے لیا اور کمر سے باہر آگئے، دُرو پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ آپ سیڑھیاں اتر رہے تھے، اور عملہ پولیس سیڑھیاں چڑھ رہا تھا، مگر کوئی بھی آپ کو نہ دیکھ سکا۔ حالانکہ سپرنٹنڈنٹ پولیس آپ کو جانتا پہچانتا تھا۔ علامہ صاحب ہوائی اوڈہ پر پہنچے، اپنے نام پر ڈھاکہ کے لیے ٹکٹ خریدا اور بذریعہ ہوائی جہاز کلکتہ سے ڈھاکہ پہنچ گئے۔

یہ واقعہ علامہ راغب حسن نے ایک خط میں اپنے دوست امیرالدین قدوائی کو تحریر کیا اور دُرو شریف کی برکت بیان کی کہ یہی اسمِ اعظم ہے۔ (افزینہ کرم)

۱۶۔ ایک شخص دربار رسالت میں حاضر ہوا اور دوسرے شخص کے خلاف دعویٰ کر دیا کہ اس نے میرا اُونٹ چوری کر لیا ہے، اور ڈوگواہ بھی لے آیا۔ اُن دونوں نے گواہی بھی دے دی۔

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کے ہاتھ کلٹنے کا ارادہ فرمایا تو مدعی علیہ نے عرض کی یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اُونٹ کو حاضر کرنے کا حکم دیجیے، پھر اُونٹ سے پوچھ لیجیے کہ اصل حقیقت کیا ہے؟ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید کرتا ہوں کہ وہ اُونٹ کو بولنے کی قوت عطا فرمائے گا۔ چنانچہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اُونٹ کو پیش کرنے کا حکم دیا اُونٹ آیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اے اُونٹ! میں کون ہوں؟ اور یہ ماجرا کیا ہے؟

۱۔ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مختار ہیں خواہ وہ ظاہری شہادت پر حکم لگائیں یا باطنی ثبوت جو نبوت سے ثابت ہو اس پر حکم لگائیں۔ (کافی المدارک)

## صِدْقِ الدِّينِ كَيْفَ يَكُونُ خَيْرًا لِّرَجُلٍ مِّنْكُمْ

اُونٹ فصیح زبان سے بولا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول میں شفاعت  
یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اس میرے مالک کا ہاتھ نہ کاٹیں  
کیونکہ مدعی منافق ہے اور دونوں گواہ بھی منافق ہیں۔ انھوں نے حضور (صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی عداوت اور دشمنی کی بنا پر میرے مالک کا ہاتھ کاٹنے  
کا منصوبہ بنایا ہے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اُونٹ کے مالک سے پوچھا وہ کونسا  
عمل ہے جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے تجھے اس مصیبت سے بچا لیا ہے ہر  
کیا حضور میرے پاس کوئی بڑا عمل نہیں ہے لیکن ایک عمل ہے وہ یہ کہ اٹھتا بیٹھتا  
آپ کی ذات گرامی پر درود پاک پڑھتا رہتا ہوں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ  
وسلم نے فرمایا اس عمل پر قائم رہ۔

اللہ تعالیٰ تجھے دوزخ سے یوں ہی بری کر دے گا جیسے تجھے ہاتھ کاٹ  
جانے سے بری کیا ہے۔ (سعادة الدارين ص ۱۳۷)

اور نذرہ المجالس میں آنا زیادہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے  
اُسے فرمایا اے میرے پیارے صحابی جب تو پل صراط پر گزرنے لگے گا تو تیرا  
چہرہ یوں چمکے گا جیسے چودھویں رات کا چاند چمکتا ہے۔ (نذرہ المجالس جلد ۲)  
یہ ساری برکتیں درود پاک کی ہیں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْكَرِيمِ وَ  
عَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ وَأَوْلَادِهِ وَأَزْوَاجِهِ الطَّاهِرَاتِ  
الطَّيِّبَاتِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ





۱۹۔ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، سلام کیا تو حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے فرمایا مرحبا! اے بھائی! میں نے رات عالم رویا میں رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ہے۔ مجھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پانی کا ڈول دیا میں نے اُس سے سیر ہو کر پیا ہے جس کی ٹھنڈک میں ابھی تک محسوس کر رہا ہوں میں نے پوچھا حضرت آپ پر یہ عنایت کس وجہ سے ہے؟

فرمایا کثرتِ درود پاک کی وجہ سے۔ (سعادة الدارين ص ۱۳۴)

مولای صلی وسلم وامنآ ابدأ علیٰ حبیبک خیر الخلق کلہم

۲۰۔ علی بن عیسیٰ وزیر نے فرمایا کہ میں کثرت سے درود پاک پڑھا کرتا تھا اتفاقاً مجھے بادشاہ نے وزارت سے معزول کر دیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ میں دراز گوش پر سوار ہوں اور پھر دیکھا کہ آقائے دو جہاں رحمۃ اللہ علیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ میں براہِ ادب جلدی سے نیچے اتر کر پیدل ہو لیا۔ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علی! اپنی جگہ واپس چلا جا۔ آنکھ کھل گئی، صبح ہوئی تو بادشاہ نے مجھے بلا کر وزارت سونپ دی۔ یہ برکتِ درود پاک کی ہے۔ (سعادة الدارين ص ۱۳۴)

اس واقعہ میں رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا وزیر صاحب کو فرمانا کہ اپنی جگہ واپس جاؤ! اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے تمہیں کرسی وزارت پر بحال کر دیا ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

شکوہ کے سبب پھر پھر فریاد

کشتی توج میں نارِ نرود میں بطنِ ماہی میں یونس کی فریاد پر  
آپ کا نام نامی اے صلی علی ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آگیا

۲۱۔ حضرت ابو سعید شعبان قرشی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ میں  
۱۱۸۰ھ میں بیمار ہو گیا، یہاں تک کہ موت کے قریب پہنچ گیا تو میں نے وہ  
قصیدہ جس میں میں نے دو جہاں کے سردار، رفیع الشان، شفیع اعظم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وآلہ وسلم کی مدح لکھی تھی پڑھ کر جنابِ الہی میں فریاد کی اور شفا طلب کی  
اور میری زبان درودِ پاک کے درد سے تر تھی۔

جنبِ صبح ہوئی تو مکہ مکرمہ کا ایک باشندہ شہاب الدین احمد آیا اور کہا  
آج رات میں نے بڑا اچھا خواب دیکھا ہے کہ میں اپنے گھر سویا ہوا تھا اور اذان  
کا وقت تھا میں نے دیکھا کہ میں حرم شریف میں بابِ عمرہ کے پاس کھڑا ہوں اور  
کعبہ مکرمہ کی زیارت کر رہا ہوں۔ اچانک رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
تشریف لائے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم چل رہے ہیں اور خلقِ خدا  
محو نظارہ ہے۔

میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بابِ مدرسہ منصوریہ سے گزر کر  
بابِ ابراہیم کی طرف تشریف لاکر رباطِ حوری کے دروازے کے پاس ضیاعوی  
کے چبوترے پر تشریف لائے۔ اور ٹو اس چبوترے پر بیٹھا تھا، تیرے نیچے  
سبز رنگ کا جائے نماز تھا، اور تو رکنِ یمانی کی طرف منہ کر کے بیتِ اللہ کی  
زیارت کر رہا تھا۔

جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تیرے سامنے تشریف لائے تو

## صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اپنے دلہنے دستِ مبارک کی شہادت کی انگشتِ مبارک سے اشارہ فرمایا اور دو مرتبہ فرمایا "وَعَلَيْكَ السَّلَام يَا شُعْبَانُ" یہ میں اپنے کانوں سے سُن رہا تھا، اور اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔

میں نے شیخ شہاب الدین احمد سے پوچھا کہ میں اس وقت کس حال میں تھا؟ تو فرمایا تو اپنے قدموں پر کھڑا عرض کر رہا تھا "يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابِ صَفَاةٍ مِنْ أَوْجُهٍ مَرَّكَتْ - اور تو اپنے مکان کی طرف لوٹ گیا۔ یہ سُن کر میں نے شیخ شہاب الدین احمد سے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، اور آپ پر احسان کرے۔ اگر میری جان میرے ہاتھ میں ہوتی تو میں آپ کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کر دیتا۔ (سعادة الدارين ص ۱۳)

۲۲ — شیخ ابوالقاسم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرے گھر شیخ ابو عمران بروعی تشریف لائے، اتفاق سے وہاں حضرت شیخ ابو علی خراز بھی موجود تھے۔ میں نے دونوں کے لیے کھانا تیار کیا۔ میرے والد ماجد کو زکام کا ایسا عارضہ تھا کہ ان کا ناک بند رہتا تھا۔ یہ معلوم کر کے شیخ ابو عمران نے شیخ ابو علی سے کہا "آپ ابوالقاسم کے والد صاحب کی پھیلی میں دم کریں۔ انہوں نے میرے والد کی پھیلی میں پھونک لگائی تو اتنی زیادہ نہ تھی پھر شیخ ابو عمران نے والد صاحب کی پھیلی میں پھونک لگائی۔

تو اللہ تعالیٰ کی قسم! نہایت تیز خوشبو کستوری جیسی مہکی اور اس خوشبو سے میرے والد ماجد کے نتھنے پھٹ گئے اور خون رسنے لگا۔ خوشبو سارے گھر میں پھیل گئی، یہاں تک کہ ہمارے ہمسایوں تک پہنچ گئی۔ دُرُودِ پَاک کی برکت سے

شیخ ابوالقاسم کے باپ کو شفا نصیب ہوگئی۔ (سعادة الدارين ص ۱۲۲)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ رَحْمَةً  
لِلْعَالَمِينَ شَفِيعَ الْمَذْنُبِينَ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ  
وَذُرِّيَّتِهِ وَازْوَاجِهِ الطَّاهِرَاتِ امَهَاتِ  
الْمُؤْمِنِينَ بَعْدَ رَمْلِ الصَّحَارَى وَالْقَفَارِ وَبَعْدَ  
اُورَاتِ النَّبَاتِ وَالْأَشْجَارِ وَبَعْدَ قَطْرِ  
الْأَمْطَارِ وَبَعْدَ كُلِّ ذَرَّةٍ وَوَرَقَةٍ وَقَطْرَةٍ  
مِائَةَ أَلْفٍ مَرَّةً وَتَحْمَدًا لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

۲۳۔ بغداد میں ایک تاجر رہتا تھا جو کہ بہت مالدار، صاحبِ ثروت  
تھا، اس کا کاروبار آسائیس تھا کہ سمندروں اور خشکی میں اُس کے قافلے رواں دواں  
رہتے تھے لیکن اتفاق سے گردش کے دن آگئے۔

کاروبار ختم ہو گیا، قرضے سر پر چڑھ گئے، ہاتھ خالی ہو گئے۔ قرض خواہوں نے  
پریشان کر دیا ایک صاحبِ دین آیا اُس نے اپنے قرضہ کا مطالبہ کیا، مقروض  
نے معذرت کی لیکن صاحبِ دین نے کہا ہم نے تیرے ساتھ وفا کا معاملہ کیا  
تھا مگر تجھ میں وفا نہیں پائی۔ مقروض نے کہا خدا کے لیے مجھے روانہ کر، میرے  
فتنے اور لوگوں کے بھی قرضے ہیں، آپ کی سختی کے باعث وہ بھی بھڑک اٹھیں  
گے۔ حالانکہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ صاحبِ دین نے کہا میں تجھے ہرگز  
نہیں چھوڑوں گا اور وہ اُسے عدالت میں قاضی کے ہاں لے گیا۔

قاضی صاحب نے پوچھا تو نے اس سے قرض لیا ہوا ہے؟ مقروض نے

## حَدَّثَنَا اللَّهُ بِكَ حَبِيبًا كَرِيمًا

کہا ہاں لیا تھا، لیکن اس وقت میرے پاس کوئی چیز نہیں کہ میں ادا کر سکوں  
قاضی صاحب نے ضامن مانگا۔ اور کہا ضامن دو، ورنہ جیل جاؤ! میں ضامن لینے  
گیا مگر کوئی شخص ضمانت اٹھانے کے لیے تیار نہ ہوا۔

صاحب دین نے اُسے جیل بھیجنے کا مطالبہ کیا۔ مقروض نے منت سماجت  
کی لیکن کبھی کو رحم نہ آیا۔ آخر کار صاحب دین سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کے نام  
پر مجھے آج رات بچوں میں گزارنے کی مہلت دی جاتے، کل میں خود حاضر ہو  
جاؤں گا اور پھر مجھے بیشک جیل بھجوا دینا۔ پھر میری قبر بھی وہیں ہوگی، مگر یہ  
کہ اللہ تعالیٰ کوئی سبیل بنا دے۔

یہ سن کر صاحب دین نے ایک رات کے لیے بھی ضامن مانگا۔ مقروض  
نے کہا اس رات کے لیے میرے ضامن مدینے کے تاجدار ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وآلہ وسلم۔ صاحب دین نے منظور کر لیا اور وہ مقروض گھرا گیا، لیکن حدوچہ  
غمزہ اور پریشان دیکھ کر بیوی نے سبب پوچھا تو سارا ماجرا کہہ سنایا اور بتایا کہ  
آج کی رات کے لیے آفاتے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ضامن سے  
کر آیا ہوں۔

بیوی جو کہ نہایت ہی بیدار بخت عورت تھی، اُس نے تسلی دی کہ غم نہ  
کرو، فکری کوئی بات نہیں۔ جس کے ضامن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ  
وسلم ہوں وہ کیوں مغرور و پریشان ہو؟ یہ سن کر غم کا فور ہوئے، ڈھارس بندھ  
گئی۔ رات کو درود پاک پڑھنا شروع کر دیا، اور درود پاک پڑھتے پڑھتے سو گیا  
تو اُمت کے والی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور تسلی دی اور بشارت



نشانی (میرے پیارے امتی کیوں پریشان ہے! فکر مت کر!) تم صبح صبح بادشاہ کے وزیر کے پاس جانا اور اُسے کہنا تمہیں اللہ تعالیٰ کے رسول نے سلام فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ میری طرف سے پانچ صد دینار قرضہ ادا کرو، کیونکہ قاضی نے اس کے بدلے مجھے جیل بھیجنے کا حکم صادر کیا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کے حبیب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی ضمانت پر آج باہر ہوں اور اس امر کی صداقت کہ مجھے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یوں فرمایا ہے۔ اس کی نشانی یہ ہے کہ آپ محبوب کبریا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) پر ہر رات ہزار مرتبہ درود پاک پڑھتے ہیں، لیکن گذشتہ رات آپ کو غلطی لگ گئی اور آپ شک میں پڑ گئے کہ پورا ہزار مرتبہ پڑھا گیا ہے یا نہیں حالانکہ وہ تعداد پوری تھی۔

یہ فرما کر امت کے والی تشریف لے گئے اور وہ مقروض بیدار ہوا تو بڑا ہی خوش تھا۔ صبح نماز پڑھ کر وزیر صاحب کی رہائش گاہ پر پہنچا تو وہ دروازے پر کھڑے تھے، اور سواری تیار تھی پہنچ کر فرمایا "السلام علیکم" وزیر صاحب نے سلام کا جواب دیتے ہوئے پوچھا کون ہو؟ کہاں سے آتے ہو؟ فرمایا آیا نہیں ہوں بھیجا گیا ہوں۔ وزیر نے استفسار کیا، کس نے بھیجا ہے؟ فرمایا مجھے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بھیجا ہے۔ پوچھا کس لیے بھیجا ہے؟ فرمایا اس لیے کہ آپ میرا قرضہ جو کہ پانچ صد دینار ہے ادا کر دیں۔ جب وزیر نے نشانی طلب کی تو سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان سنا دیا۔

وزیر صاحب سنتے ہی اُسے مکان کے اندر لے گئے اور بہترین جگہ پر بٹھا

## صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ عرض کیا ایک مرتبہ پھر مجھے میرے آقا کا پیغام سنا دیجیے۔ وزیر سُن کر باغِ باغ ہو گیا اور اُس آنے والے کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا کہ یہ رحمتِ دو عالم اُمت کے والی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کمرے آیا ہے نیز وزیر صاحب نے کہا مرحبا برسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔ پھر وزیر صاحب نے اُسے پانچ صدو دینار دیے کہ یہ آپ کے گھر والوں کے لیے، پھر پانچ سو دیا کہ یہ آپ کے بچوں کے لیے، پھر پانچ سو دیا، یہ اس لیے کہ آپ خوشخبری لاتے ہیں، اور پھر پانچ سو دینار پیش کیے کہ آپ نے سچا خواب سنا یا ہے۔

وہ مقروض یہ رقم لے کر خوشی خوشی گھرایا اور اُن میں سے پانچ صدو دینار لگن کر لے لیے اور صاحبِ دین کے گھرایا اور اُسے کہا چلو میرے ساتھ قاضی کی عدالت میں چلو اور اپنا قرضہ وصول کر لو!

جب قاضی کی عدالت میں پہنچے تو قاضی صاحب اُٹھ کر کھڑے ہو گئے اور اُنھوں نے اس مقروض کو مودبانہ سلام پیش کیا اور کہا کہ راتِ مدینے کے تاجدار احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم عالم رویا میں تشریف لاتے تھے اور مجھے حکم دیا کہ اس مقروض کا قرضہ ادا کر دے، اور اتنا اپنے پاس سے دے۔ یہ سُن کر صاحبِ دین نے کہا میں نے قرضہ معاف کیا اور پانچ سو میں اس کو بطور نذرانہ پیش کرتا ہوں، کیونکہ مجھے بھی سرکارِ دو عالم حبیبِ محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یوں ہی حکم دیا ہے وہ شخص خوشی خوشی گھر واپس آ گیا تو اُس کے پاس چار ہزار دینار تھے۔

(سعادة الدارين ص ۱۳۷)



حکومت کے چھوٹے چھوٹے وزراء

مشکل جو سر پہ آپڑی تیرے ہی نام سے ملی  
مشکل کٹا ہے تیرا نام، بچھڑ پڑو اور سلام

دامن مصطفیٰ سے جو لپٹا یگانہ ہو گیا  
جس کے حضور ہو گئے اُس کا زمانہ ہو گیا

۲۴۔ حضرت شیخ ابوالحسن بن عمارت لیلیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ پابندِ شرع  
اور متبعِ سنت اور درودِ پاک کی کثرت کرنے والے تھے فرماتے ہیں کہ مجھ پر  
گردش کے دن آگئے۔ فقر و فاقہ کی نوبت آگئی اور عرصہ گزر گیا۔ یہاں تک کہ  
عید آگئی اور میرے پاس کوئی چیز نہ تھی کہ جس سے میں بچوں کو عید کرا سکوں نہ کوئی  
کپڑا نہ کھانے کو کوئی چیز۔

چاند رات جب ہر طرف خوشیاں تھیں، میرے لیے نہایت ہی کرب و  
پریشانی کی رات تھی۔ رات کی کچھ گھڑیاں گزری ہوں گی کہ کسی نے میرا دروازہ  
کھٹکھٹایا اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ میرے دروازے پر کچھ لوگ ہیں۔ جب میں  
نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ کافی لوگ ہیں۔ انہوں نے شمعیں (قندیلیں) اٹھائی  
ہوتی ہیں اور ان میں سے ایک سفید پوش جو کہ اپنے علاقے کا رئیس تھا۔ وہ  
آگے آیا، ہم حیران رہ گئے کہ یہ اس وقت کیوں آتے ہیں؟ اُس رئیس نے  
کہا کہ میں آپ کو بتاؤں کہ ہم یہاں کیوں آتے ہیں، آج رات میں سویا  
تو کیا دیکھتا ہوں کہ شاہِ کونین اُمت کے والی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
تشریف لاتے ہیں اور مجھے فرمایا کہ ابوالحسن اور اُس کے بچے بڑی تنگدستی  
اور فقر و فاقہ کے دن گزار رہے ہیں۔ سچے اللہ تعالیٰ نے بہت کچھ دے رکھا

## حکایت اللہ کے رحمت پر درود پڑھنا

ہے۔ جا جا کر اُن کی خدمت کر، اُس کے بچوں کے کپڑے لے جاؤ اور گریز مریا  
 خرچ وغیرہ تاکہ وہ اچھے طریقے سے عید کر سکیں اور خوش ہو جائیں۔ لہذا یہ کچھ مسلمان  
 عید کے لیے قبول کیجیے! اور میں درزی بھی ساتھ لایا ہوں جو یہ کھڑے ہیں، لہذا  
 آپ بچوں کو بلائیں تاکہ اُن کے لباس کی پیمائش کر لیں اور کپڑے سل جائیں، پھر  
 اس نے درزیوں کو حکم دیا کہ پہلے بچوں کے کپڑے تیار کرو بعد میں بڑوں کے۔  
 یہ سب کچھ صبح ہونے سے پہلے تیار ہو گیا اور گھروالوں کے ساتھ خوشی

سے عید منائی۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۳۸)

یہ برکتیں ساری کی ساری درود پاک کی ہیں۔

عزیز علیہ ما عنتم حدیثیں علیکم بالمتوسنین  
 سرور رحیم۔ اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی اُمت  
 پر ایسی شفقت ہے کہ اتنی والدین کو اپنی اولاد پر شفقت نہیں ہو سکتی۔

صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ حَبِيبِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى  
 آلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ۔

## درود پاک کی برکت سے دنیاوی انعامات اور بشارتیں

۲۵۔ ایک نیک صالح بزرگ محمد بن سعید بن مطرف فرماتے ہیں کہ میں  
 نے اپنے اوپر لازم کیا ہوا تھا کہ اتنی مقدار درود پاک پڑھ کر سویا کروں گا اور  
 روزانہ پڑھتا رہا۔ ایک دن میں اپنے بالاخانے میں درود پاک پڑھ کر بیٹھا تھا  
 کہ میری آنکھ لگ گئی۔ اتفاق سے میری بیوی اسی بالاخانے میں سوتی ہوئی

تھی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ وہ ذاتِ گرامی جس پر میں دُرودِ پاک پڑھا کرتا تھا، یعنی آقائے دو جہاں رسولِ مکرم ﷺ شفیعِ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بالاخانے کے دروازے سے اندر تشریف لے آئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے بالاخانہ جگمگا اٹھا۔

پھر سرکارِ محبوبِ کبریا، صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میرے قریب تشریف لائے اور فرمایا اے میرے پیارے امتی جس منہ سے تو مجھ پر دُرودِ پاک پڑھا کرتا ہے آ! میں اُس کو بوسہ دوں۔

مجھے یہ خیال کر کے (چہ نسبت خاک را با عالم پاک) شرم آئی تو میں نے اپنا منہ پھیر لیا، رحمتِ دو عالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے میرے رخسار پر بوسہ دیا تو ایسی خوشبو مہکی جس کے آگے دُنیاوی تمام خوشبوئیں ہیج تھیں اور اس خوشبو کی مہک کی وجہ سے میری بیوی بیدار ہو گئی، اور ہم کیا دیکھتے ہیں کہ سارا گھر خوشبو سے مہک رہا ہے بلکہ میرے رخسار سے آٹھ روز تک خوشبو کی لپٹیں نکلتی رہیں

(القول البدیع ص ۱۳۵، سعادة القادرین ص ۱۲۳، جذب القلوب ص ۲۶۵)

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَىٰ حَبِيبِكَ أَطْيَبِ الطَّيِّبِينَ  
أَطْهَرِ الطَّاهِرِينَ أَكْرَمِ الْأَوْلِيَاءِ وَالْآخِرِينَ  
وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَزْوَاجِهِ الطَّاهِرَاتِ  
الطَّيِّبَاتِ أَهْمَاتِ الْمُؤْمِنِينَ إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ  
فِي كُلِّ يَوْمٍ مِائَةَ الْفِئَةِ مَرَّةً -

۲۶ — ایک شخص خواب میں رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت

## حَدِيثُ الْاَلْبَيْتِ الْاَبْيَضِ

سے مشرف ہوا تو عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) فلاں نے آپ کی یہ حدیث بیان کی ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر سو بار درود پاک پڑھے اُس کے اسی سال کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

یہ سن کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اُس نے سچ کہا ہے۔

صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى حَبِيبِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَالْاَلِهِ وَسَلَّمَ

(نزہۃ المجالس ص ۱۱۳)

۲۷۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں میں حج کرنے گیا تو وہاں ایک آدمی کو دیکھا جو ہر جگہ کثرت سے درود پاک پڑھتا ہے، حرم شریف میں دیکھا، طواف کرتے دیکھا، منیٰ میں دیکھا، عرفات میں دیکھا۔ قدم اٹھاتا ہے تو درود پاک قدم رکھتا ہے تو درود پاک۔

آخر میں نے سوال کیا اے اللہ کے بندے! یہاں ہر مقام کی علیحدہ علیحدہ دعائیں ہیں، نوافل ہیں مگر تو ہر جگہ پر درود پاک ہی پڑھتا ہے۔

یہ سن کر اُس نے بتایا کہ میں اپنے باپ کے ساتھ حج کے ارادہ سے

خراسان سے چلا، جب ہم کو ذہ پہنچے تو میرا باپ بیمار ہو گیا اور پھر بیماری دن بدن بڑھتی گئی حتیٰ کہ میرا باپ فوت ہو گیا، تو میں نے اُس کا چہرہ کپڑے سے ڈھانپ دیا۔ تھوڑی دیر بعد جب میں نے باپ کے چہرے سے کپڑا اٹھایا تو دیکھا کہ میرے باپ کا چہرہ گدھے کا سا ہو گیا ہے میں بہت گھبرایا اور پریشان ہوا اور مجھے تشویش لاحق ہوئی کہ میں کسی کو کیسے کہہ سکتا ہوں کہ تجھ پر تکفین میں میری اعانت کرو۔

میں باپ کی میت کے پاس معنوم و پریشان ہو کر اپنا سر زانو میں ڈال کر

بیٹھ گیا۔ اُونکھ آگئی اور دیکھا کہ ایک بزرگ نہایت ہی حسین و جمیل پاکیزہ صورت تشریف لائے اور قریب آ کر میرے باپ کے چہرہ سے کپڑا اٹھایا، ایک نظر دیکھا اور دوبارہ ڈھانپ دیا، پھر مجھے فرمایا تو پریشان کیوں ہے؟

میں نے عرض کی میں پریشان اور غمگین کیوں نہ ہوں کہ میرے باپ کا یہ حال ہے۔ فرمایا تجھے بشارت ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ پر فضل و کرم کر دیا ہے۔ اور کپڑا ہٹا کر مجھے دکھایا۔ میں نے دیکھا تو میرے باپ کا چہرہ بالکل ٹھیک ہو گیا ہے اور چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا ہے۔ جب وہ بزرگ جانے لگے تو میں نے اُن کا دامن تمام لیا اور عرض کیا کہ آپ یہ تو بتاتے جائیں کہ آپ کون ہیں؟ آپ کا تشریف لانا ہمارے لیے باعثِ برکت و رحمت ہوا، آپ نے میری بیکسی میں مجھ پر رحم فرمایا۔

یہ سن کر فرمایا میں ہی شفیع مجراں ہوں، میں ہی گناہگاروں کا سہارا ہوں۔ میرا نام محمد مصطفیٰ ہے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)۔ یہ سنتے ہی میرا دل باغِ باغ ہو گیا۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خدا کے لیے یہ تو فرمائیے کہ میرے باپ کا چہرہ کیوں تبدیل ہو گیا تھا؟

فرمایا کہ تیرا باپ سُود خور تھا۔ اور قانونِ قدرت ہے کہ سُود خور کا چہرہ یا دُنیا میں تبدیل ہو گا یا آخرت میں۔ اور تیرے باپ کا چہرہ دُنیا میں ہی تبدیل ہو گیا تھا۔ لیکن تیرے باپ کی یہ عادت تھی کہ رات بستر پلٹنے سے پہلے سُو بار (اور بعض کتابوں میں تین سو بار اور بعض میں کثرت سے) مجھ پر وڑو و پاک پڑھا کرتا تھا۔ پھر اُس پر جب یہ مصیبت آئی تو اُس نے مجھ سے

## حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ

فرياد کی تھی اور میں ہر اس شخص کا فریاد رس ہوں جو مجھ پر درودِ پاک کی کڑھکیے  
واناغيثا، لمن يكثر الصلوة عليّ -

(سعادة الدارين ص ۱۲۵، نزجۃ الناظرین ص ۳۲، رونق الہام ص ۱۱۱، تنبیہ الغافلین ص ۱۹)

”وَعظي بے نظیر“ میں اتنا زیادہ ہے کہ جب صبح ہوتی تو میں کیا دیکھتا ہوں  
کہ لوگ چاروں طرف سے جوق در جوق آ رہے ہیں۔ میں حیران تھا کہ اُن کو  
بُخس نے خبر کر دی ہے، میں نے اُن آنے والوں سے پوچھا کہ تمہیں کیسے پتہ چلا  
انہوں نے بتایا ہم نے ایک ندائشی ہے کہ جو چاہے اُس کے گناہ بخش دیے  
جا میں وہ فلاں جگہ فلاں شخص کی نمازِ جنازہ میں شریک ہو جائے۔ پھر نہایت  
ہی احتیاط سے تجنیز و تکفین کی گئی اور بڑی عزت و شان کے ساتھ نمازِ جنازہ پڑھ  
کر دفن کر دیا گیا۔ (وعظي بے نظیر ص ۲۳)

۲۸— حضرت شیخ عبد الواحد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا میں حج کے لیے روانہ  
ہوا تو میرے ساتھ ایک اور آدمی ہو لیا، میں نے اُس کو دیکھا کہ وہ کھڑا ہو  
تو درودِ پاک، بیٹھا ہو تو درودِ پاک، جائے تو درودِ پاک، آئے تو درودِ پاک  
پڑھتا ہے۔

میں نے اُس سے اس کا سبب دریافت کیا تو اس نے بتایا کچھ سال  
ہوئے میں اپنے باپ کے ساتھ مکہ مکرمہ روانہ ہوا جب ہم حاضری دے کر  
واپس ہوئے تو ایک منزل پر ہم اترے اور آرام کیا۔ میں سو گیا تو خواب میں  
بُخس نے آکر کہا اے اللہ کے بندے! اٹھ تیرا باپ فوت ہو گیا ہے اور اُس کا  
حال دیکھ! اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا ہے۔ میں گھبرا کر اٹھا، باپ کے منہ سے کپڑا

## حکایتِ نبویؐ

اٹھایا تو دیکھا وہ فوت ہو چکا تھا اور اس کا چہرہ سیاہ ہو چکا تھا۔  
 میں غمزہ اور پریشانی کی حالت میں بیٹھا تھا کہ مجھے پھر نیند آگئی، میں نے  
 عالم رویا میں دیکھا کہ میرے باپ کے پاس چار سو ڈانی کھڑے ہیں، ان کے  
 ہاتھوں میں لوسے کی گڑزیں ہیں، ایک سر کے پاس تھا، ایک پاؤں کے پاس  
 ایک دائیں جانب اور چوتھا بائیں جانب تھا۔ ابھی وہ مارنے نہ پائے  
 تھے کہ اچانک ایک بزرگ حسین و جمیل چہرہ، سبز پیراہن زیب تن سے  
 تشریف لائے۔

آتے ہی فرمایا پیچھے ہٹ جاؤ! یہ سن کر وہ چاروں پیچھے ہٹ گئے  
 اور اس مرد بزرگ نے میرے باپ کے چہرہ سے کپڑا ہٹایا اور منہ پر ہاتھ مبارک  
 پھیر دیا۔ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا اٹھ! اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ  
 کا چہرہ منور اور روشن کر دیا ہے۔ میں نے عرض کی آپ کون ہیں؟ تو فرمایا  
 محمد رسول اللہ ہوں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)۔

میں نے آگے بڑھ کر کپڑا اٹھایا تو میرے باپ کا چہرہ روشن اور جگمگا رہا  
 تھا۔ پھر میں نے اچھے طریقے سے کفن و فن کر دیا اور بتایا کہ میرا باپ کثرت  
 سے درود پاک پڑھا کرتا تھا۔  
 (سعادة القارئین ص ۱۲۶)

ہر کہ باشد عامل صلواتام  
 بر محمدی رساںم صلواتام  
 سترش دوزخ شود برے حرام  
 اس شفیع مہرباں یوم القیام

۲۹۔ زہرۃ الزہراءؑ میں ہے کہ ایک دن جبریل علیہ السلام دربار رسالت  
 میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) میں نے

## صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدٌ

آج ایک عجیب و غریب واقعہ دیکھا ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا وہ واقعہ کیا ہے؟

جبریل علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مجھے کوہ قاف جانے کا اتفاق ہوا، وہاں میں نے آہ و فغان رونے چلانے کی آوازیں سُنیں۔ جدھر سے آوازیں آرہی تھیں میں اُدھر کو گیا تو مجھے ایک فرشتہ دکھائی دیا جس کو میں نے قبل اس کے آسمان پر دیکھا تھا، جو اُس وقت بڑے اعزاز و اکرام میں رہتا تھا۔ وہ ایک نورانی تخت پر بیٹھا رہتا، ستر ہزار فرشتے اُس کے گرد صف بستہ کھڑے رہتے تھے۔ وہ جب سانس لیتا تھا تو اللہ تعالیٰ اُس سانس کے بدلے ایک فرشتہ پیدا کر دیتا تھا۔

لیکن آج میں نے اُسی فرشتہ کو کوہ قاف کی وادی میں سرگرداں پریشان آہ و زاری کنتہہ دیکھا ہے۔ میں نے اُس سے پوچھا کیا حال ہے؟ کیا ہوا؟ اس نے بتایا معراج کی رات جب میں اپنے نورانی تخت پر بیٹھا تھا میرے قریب سے اللہ تعالیٰ کے حبیب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم گزرے تو میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و تکریم کی پرواہ نہ کی۔ اللہ تعالیٰ کو میری یہ ادا، یہ بڑائی پسند نہ آئی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ذلیل کر کے نکال دیا۔ اور اُس بلندی سے اس لپٹی میں پھینک دیا۔ پھر اُس نے کہا اے جبریل! اللہ کے دربار میں میری سفارش کرو کہ اللہ تعالیٰ میری اس غلطی کو معاف فرمائے اور مجھے دوبارہ بحال کر دے۔

یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں نے اللہ تعالیٰ کے دربارِ باریز



میں نہایت عاجزی کے ساتھ معافی کی درخواست کی۔ دربارِ الہی سے ارشاد ہوا اے جبریل! اس فرشتہ کو بتا دو اگر وہ معافی چاہتا ہے، تو میرے نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) پر درود پاک پڑھے۔

یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جب میں نے اس فرشتہ کو فرمانِ الہی سنایا تو وہ سُنتے ہی حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی ذاتِ گرامی پر درود پاک پڑھنے میں مشغول ہو گیا۔ اور پھر میرے دیکھتے ہی دیکھتے اس کے بال و پر نکلنا شروع ہو گئے اور پھر وہ اس ذلت وستی سے اڑ کر آسمان کی بلندیوں پر جا پہنچا اور اپنی مسندِ اکرام پر براجمان ہو گیا۔ (معارج النبوة ص ۳۱۷ جلد ۱)

۳۰۔ شبِ معراج سرورِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جو عجائبات دیکھے اُن میں سے ایک یہ دیکھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک فرشتہ دیکھا اُس کے پر جلے ہوئے تھے۔

یہ دیکھ کر فرمایا اے جبریل! اس فرشتے کو کیا ہوا؟ عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس فرشتے کو اللہ تعالیٰ نے ایک شہرتِ باہ کرنے کے لیے بھیجا تھا اس نے وہاں پہنچ کر ایک شیر خوار بچے کو دیکھا تو اُسے رحم آگیا یہ اسی طرح واپس آگیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے یہ سزا دی ہے۔

یہ سن کر حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے جبریل! کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ جبریل علیہ السلام نے عرض کی "قرآن کریم میں موجود ہے وافی لغفار لمن تاب۔ جو توبہ کرے میں اُسے بخش دیتا ہوں۔"

## حکایتِ نبویہ کے چھ بیسے بے شمار فضائل

یہ سن کر سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دربارِ الہی میں عرض کی،  
یا اللہ! اس پر رحمت فرما! اس کی توبہ قبول فرما۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس  
کی توبہ یہ ہے کہ آپ پر دس بار درود پاک پڑھے۔ آپ نے اس فرشتے کو  
حکم سنایا تو اس نے دس بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ نے اس کو بال و پر عطا  
فرماتے اور وہ اوپر کو اڑ گیا اور ملائکہ میں یہ شور برپا ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے  
درود پاک کی برکت سے "کرو بیتین" پر رحم فرمایا ہے۔

(رواق الجاس ص ۱)

اللهم صل وسلم دائماً ابداً علی حبیبک خیر الخلق کلمہ  
۳۱— ایک دن حضرت توکل شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہمارا ہمیشہ کا معمول  
تھا کہ ہم عشاء کے وقت درود پاک کی دو تسبیح پڑھ کر سوتے تھے۔ اتفاقیاً  
ایک دن ناغہ ہو گیا۔ ہم نے وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ فرشتے بہت ہی  
خوش الحافی سے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نعت پڑھ رہے  
ہیں، تعریف کر رہے ہیں اور اسی اشار میں فرشتوں نے یہ بھی کہا دیا کہ اے  
وضو کرنے والو! دو تسبیح درود پاک کی پڑھ لیا کرو تاغہ نہ کیا کرو!۔ (ذکر خیر ص ۱۶۶)

۳۲— حضرت ابوالحسن بغدادی نے ابن حامد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو انکی وفات  
کے بعد عالم رویار میں دیکھا اور دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ  
کیا کیا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور مجھ پر رحم فرمایا۔ پھر ابوالحسن  
بغدادی نے کہا مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جس کے سبب میں حلقی ہو جاؤں۔  
ابن حامد نے فرمایا ہزار رکعت نفل پڑھا اور ہر رکعت میں ہسنا ربنا

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھ۔ ابوالحسن نے کہا مجھ میں اتنی طاقت نہیں۔ (ابن حاتم نے فرمایا اگر یہ نہیں کر سکتا تو ہر رات رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ہزار بار درود پاک پڑھا کر!) (القول البدیع ص ۱۱۱)

۳۳۔ حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی قدس سرہ نے فرمایا میں نے جو درود پاک کی برکات دیکھی ہیں، ان میں سے ایک یہ کہ میرا ایک دوست فوت ہو گیا اور میں نے اس کے احوال دریافت کیے تو اُس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا اور اپنے فضل سے عزت و اکرام عطا کیا ہے۔

پھر میں نے پوچھا اے بھائی! کیا آپ پر ہمارا حال بھی کچھ ظاہر ہوا ہے یا نہیں۔ اُس نے کہا اے بھائی! تجھے بشارت ہو کہ تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیقوں سے ہے۔ میں نے پوچھا یہ کس وجہ سے ہے، تو اُس نے بتایا کہ اس وجہ سے کہ تو نے درود پاک کے متعلق کتاب لکھی ہے۔ (سعادة القادریں)

۳۴۔ نیز حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی قدس سرہ نے فرمایا حکومت کے دو سپاہی تھے جن کو میں جانتا تھا، وہ دونوں فوت ہو گئے۔ بعد ازاں میں نے ان دونوں کو دیکھا تو میں نے پوچھا کیا تم دونوں فوت نہیں ہو چکے؟ دونوں نے کہا ہاں! ہم فوت ہو چکے ہیں۔ پھر میں نے کہا خدا کیلئے مجھے بتاؤ کہ تمہارا کیا حال ہے؟ دونوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہم پر رحم فرمایا ہے۔

میں نے کہا تم جب فوت ہوئے تھے تو تم حکومت کے سپاہی تھے۔ انہوں نے کہا ہاں! ایسے ہی ہے لیکن ہم طاعون سے مرے تھے تو اللہ تعالیٰ نے فضل و کرم فرمایا اور ہمیں بخش دیا۔ میں نے سوال کیا کہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ

اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ تم پر ہمارا حال بھی کچھ ظاہر ہوا ہے یا نہیں؟ انھوں نے کہا آپ کو خوشخبری ہو کہ آپ صدیقوں میں سے ہیں

پھر میں نے کہا میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا یہ سچ ہے؟ دونوں نے کہا ہاں! اللہ کی قسم! آپ کے لیے اللہ تعالیٰ کے نزدیک خیر کثیر ہے۔ میں نے پوچھا یہ کس وجہ سے ہے؟ تو دونوں نے بتایا کہ آپ نے درود پاک کے متعلق کتاب لکھی ہے، اس وجہ سے یہ اجر ہے۔

میں نے ایک دوست کے متعلق بھی سوال کیا جو فوت ہو چکا تھا۔ انھوں نے بتایا کہ وہ خیریت سے ہے تب میں بیدار ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اُمید رکھتا ہوں کہ وہ ہمیں نفع دے اور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود پاک پڑھنے کی محبت عطا فرمائے۔  
(سعادة الدارين ص ۱۱۳)

۳۵۔ نیز شیخ احمد بن ثابت مغربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو میں نے درود پاک پڑھنے کے فیوض و برکات دیکھے ان میں سے ایک یہ ہے کہ ایک دن میں رات کے آخری حصے میں اُٹھا، وضو کیا، نماز تہجد پڑھی اور دیوار کے ساتھ پشت لگا کر صبح کے انتظار میں بیٹھ گیا تو مجھے نیند آگئی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ کچھ لوگ میرے قریب چل رہے ہیں، میں بھی ان کے ساتھ ہو لیا اور ایک نوجوان کے پاس پہنچ گیا۔ چونکہ وہ میرا ہم عمر تھا اس لیے مجھے اس سے انس ہوا تو میں جلدی سے

اُس کی طرف گیا تاکہ اُس سے پوچھوں کہ آپ لوگ کون ہیں؟ میں نے اُس سے سوال کیا اے اللہ کے بندے! میں تجھ سے اللہ تعالیٰ اور اُس کے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر پوچھتا ہوں کہ آپ کس مخلوق سے ہیں؟ اُس نے کہا ہم جن ہیں اور مسلمان ہیں اور ایک بزرگ جن "عابد" نامی کی زیارت کے لیے جا رہے ہیں، مگر یہ اُس نے پست آواز میں کہا۔ پھر میں نے سوال دہرایا اللہ تعالیٰ اور ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم السلام کے نام پر پوچھتا ہوں کہ آپ لوگ کون ہیں؟ تو اُس نے بلند آواز سے کہا ہم مسلمان جن ہیں۔ اُس کی اس بات کو سب نے سُن لیا۔

پھر ہم چلتے گئے یہاں تک کہ ایک شہر پہنچ گئے جس کو میں نہیں جانتا تھا ہم شہر میں داخل ہوئے تو اُس نوجوان ساتھی نے مجھے قسم دلا کر کہا کہ ہمارے گھر چلو تاکہ میری والدہ آپ کی زیارت کرے۔ میں اُس کے ساتھ اُس کے گھر چلا تو اُس نے اپنی والدہ سے کہا اُمی جان! یہ ہے احمد بن ثابت۔

یہ سُن کر اُس کی والدہ نے پوچھا آپ احمد بن ثابت ہیں؟ تو میں نے اُس کو سلام کیا اور کہا کہ آپ لوگوں کو کیسے معلوم ہے کہ میں احمد بن ثابت ہوں؟ اس پر اُس کی والدہ نے بتایا ہم اُس وقت سے تجھے جانتے ہیں جب سے آپ نے درود پاک کے متعلق کتاب لکھنا شروع کی تھی۔ میں نے مزید پوچھا کیا تم کسی ولی اللہ کو جانتے ہو؟ جس کے ساتھ تم ولیوں کا معاملہ کرتے ہو اور اس کی خدمت کرتے ہو تو اُس کی والدہ نے کہا ہم صرف سید محمد سعدی کو جانتے ہیں جو علاقہ عروسی کے باشندے ہیں۔

## حکایتِ نبویہ کے حیرت انگیز واقعات

میں نے کہا سبحان اللہ! کیا اللہ تعالیٰ کا ولی صرف سید محمد سعدی ہی ہے تو اُس نے کہا ہم صرف اُن کو جانتے ہیں، اوروں کو نہیں جانتے۔ وہ مرد ہے کہ تمہارے نزدیک چھپا ہوا ہے لیکن ہمارے جنوں کے ہاں اُس کی ولایت ظاہر ہے۔

پھر میرے اُس ساتھی نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اُس اللہ والے کے پاس لے گیا جس کی زیارت کے لیے ہم چلے تھے، تو میں نے اُنہیں اونچے مکان میں دیکھا کہ ایک جماعت اُن کے ساتھ ہے اور وہ ذکرِ الہی میں مشغول ہیں اور حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درودِ پاک پڑھ رہے ہیں اور وہ بار بار یوں عرض کرتے ہیں ما طلعت شمس ولا تغرب من وراءنا يا سيدي البشر۔

اے انسانوں کے سردار! نہیں چمکا کبھی سورج، نہ چاند، جو آپ کے چہرہ انور سے زیادہ روشن ہو۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

اور جب اُس بزرگ نے مجھے دیکھا تو اُٹھ کھڑے ہوئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے سلام کرنے کے بعد اپنے پاس بٹھالیا اور جو لوگ وہاں حاضر تھے وہ خاموش ہو گئے، وہ بزرگ اپنے ہمنشینوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا یہ احمد بن ثابت یہ سن کر اُن کے ہم نشین کھڑے ہو گئے اور میرے پاس آ گئے، تو اُن بزرگ سے میں نے کہا اے میرے آقا! میں اللہ تعالیٰ اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر سوال کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے کیسے پہچانا ہو سکتا ہے کہ وہ احمد بن ثابت کوئی اور ہو جس کی تعریف آپ نے اپنے معتقدین سے



## حَدِيثِ الْبَيْتِ الْبُرْجَانِيِّ

انہوں نے تازہ وضو کیا، نوافل پڑھے اور دعا مانگ کر پھر سو گئے اور میں اپنے کام میں مشغول رہا۔ وہ پھر بیدار ہوئے اور مجھ سے کہا اے بھائی! میرے لیے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس دعا سے نفع عطا کرے۔ میں نے کہا آپ کو میرے حال سے کیا ظاہر ہوا ہے کہ آپ کے لیے دعا کروں۔

یہ سن کر فرمایا میں نے خواب دیکھا ہے کہ ایک شخص سناوی کر رہا ہے جو کوئی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہے وہ ہمارے ساتھ چلے تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور ہم دونوں چلنے والوں کے ساتھ چل رہے ہیں! چنانچہ ایک مکان سامنے آگیا اس کا دروازہ بند تھا اور سب لوگ منتظر تھے کہ کب کھلے، چنانچہ میں آگے بڑھا تا کہ دروازہ کھولوں۔ میں نے کوشش کی لیکن مجھ سے دروازہ نہ کھل سکا اور پھر آپ نے کہا پیچھے آ جاؤ! میں کھولتا ہوں، آپ نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تو کھل گیا۔ جب دروازہ کھلا تو میں آپ کو پیچھے ہٹا کے خود جلدی سے اندر داخل ہوا دیکھا تو رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز ہیں۔

میں نے جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا تو سر مبارک دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا چہرہ انور مجھ سے دوسری طرف پھیر لیا، بلکہ چہرہ انور ڈھانپ لیا اور مجھے فرمایا اے فلاں! پیچھے ہٹ جا! اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ کو پکڑ کر سینہ انور کے ساتھ لگالیا تو میں پریشان ہو کر بیدار ہوا اور وضو کر کے نوافل پڑھے، کچھ تلاوت کی اور یہ دعا کر کے سو گیا کہ یا اللہ! مجھے پھر اپنے حبیب پاک علیہ السلام



کی زیارت کرا۔

جب میں سو گیا تو پھر منادی کی صدا سنائی دی پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ہم نے بجاگنا شروع کیا جب اس مکان پر پہنچے تو اسی طرح اُسے بند پایا اور لوگ کھلنے کے انتظار میں کھڑے ہیں، پھر میں اسی طرح آگے بڑھا، مجھ سے دروازہ نہ کھلا اور آپ نے آگے بڑھ کر کھولا اور اب بھی میں آپ سے پہلے جلدی سے اندر داخل ہوا تو دیکھا حبیب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز ہیں پھر مجھے فرمایا اے فلاں! مجھ سے دُور ہو جا! اور جب آپ حاضر ہوئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے آپ پر بڑی شفقت فرمائی اور آپ کو پکڑ کر سینہ انور کے ساتھ لگا لیا، تو مجھے یقین ہو گیا کہ آپ کا کوئی عمل ہے جس نے رحمۃ اللغلیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو آپ سے راضی کر دیا ہے اس لیے میں کہتا ہوں کہ آپ میرے لیے دعائے خیر کریں۔

اس واقعہ سے میں نے جان لیا کہ میری نیت خیر ہے اور میرا درود پاک مقبول ہے، مرفوع نہیں ہے۔ اور ہم اللہ تعالیٰ سے اُمید رکھتے ہیں کہ وہ اپنا فضل ہم پر زیادہ کرے گا، اور ہم پر اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے احسان فرمائے گا بجزمت اُس ذاتِ اقدس کے جس پر وہ خود اُسکے فرشتے اور جن و انس سب درود بھیجتے ہیں۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۲)

۳۷۔ نیز حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی قدس سرہ نے فرمایا کہ میں نے درود پاک کے فضائل جو دیکھے اُن میں سے ایک یہ ہے کہ ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ دو آدمی آپس میں جھگڑتے ہیں، ایک نے کہا آ میرے ساتھ چل

## حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے فیصلہ کرائیں۔

چنانچہ وہ دونوں چلے تو میں بھی اُن کے پیچھے ہو گیا، دیکھا تو سیدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک بلند جگہ پر جلوہ افروز ہیں، جب حاضر ہوئے تو ایک نئے عرض کی یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اس شخص نے مجھ پر گھر جلا دینے کا الزام لگایا ہے۔

یہ سن کر شاہِ کوزین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس نے تجھ پر افترا کیا ہے، اسے آگ کھا جائے گی۔ پھر میں بیدار ہو گیا، اور میں دربارِ رسالت میں کوئی عرض نہ کر سکا۔ پھر میں نے دربارِ الہی میں دُعا کی یا اللہ! مجھے پھر زیارتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف فرما! دُعا کے بعد میں سو گیا، دیکھتا ہوں نہ آتی ہے کہ جو شخص رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہے وہ ہمارے ساتھ چلے۔ اور میں نے دیکھا کہ کافی لوگ ندا کرنے والے کے پیچھے جا رہے ہیں جن کے لباس سفید ہیں، تو میں نے ایک سے پوچھا کہ خد تعالیٰ اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے مجھے بتاؤ کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کہاں تشریف فرما ہیں؟

اُس نے کہا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فلاں مکان میں جلوہ گر ہیں۔ یہ سن کر میں نے دُعا کی یا اللہ! درودِ پاک کی برکت سے مجھے اپنے حبیبِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تک اُن لوگوں سے پہلے پہنچا دے تاکہ میں تنہائی میں زیارت کر سکوں اور اپنی مُراد حاصل کر سکوں تو مجھے کسی چیز نے بجلی کی طرح حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں حاضر کر دیا اور میں

## حکایتِ نبویہ

نے دیکھا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تنہا قبلہ رو تشریف فرما ہیں، اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور سے نور چمک رہا ہے۔ میں نے عرض کی الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ۔

یہ سن کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ”مرحبا“ فرمایا تو میں اپنے چہرے کے ساتھ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی گود مبارک میں لٹ پوٹ ہو گیا۔ پھر میں نے عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، مجھے کوئی نصیحت فرمائیے جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے۔ فرمایا درود پاک کی کثرت کرو پھر میں نے عرض کی حضور! آپ اس بات کے ضامن ہو جائیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ولی بن جائیں۔

تو فرمایا میں تیرا ضامن ہوں کہ تیرا ایمان پر خاتمہ ہوگا۔ پھر میں نے وہی عرض کی تو فرمایا کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ولی سائے کے سائے اللہ تعالیٰ سے دُعائیں کرتے ہیں کہ خاتمہ ایمان پر ہو جائے۔ لہذا میں تیرا ضامن ہوں کہ تیرا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔

میں نے عرض کی ہاں! یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مجھے منظور ہے۔ پھر میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اللہ تعالیٰ مجھے حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت کرائے۔ میں یہ دربار رسالت میں عرض کرنے ہی والا تھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ پر درود پاک کی کثرت کو لازم پکڑو اور اس مقام کی زیارت اور ہر وہ بات جو تجھے درجات تک پہنچانے والی ہے ہم اس کو پورا کریں گے۔

## حَدِيثُ الْاَزِيَّةِ كَلِمَاتٌ كَثِيرَةٌ مَعْرِضَةٌ لِحَدِيثِ الْاَزِيَّةِ

پھر میرے دل میں اس بات کی حشمت و رعب پیدا ہوا کہ جب میں کون و مکان، زمین و آسماں کے آقا کی زیارت سے نوازا گیا ہوں تو مجھے اور کیا چاہیے؟ تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! اعلیٰ اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، ہر نبی و رسول، ہر ولی اور حضرت خضر علیہ السلام نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے ہی اقتباس کیا ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بھر ذخار سے سب نے چلو بھرا ہے تو جب مجھے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوگئی تو گویا میں نے سب کی زیارت کر لی۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔

زاں بعد باقی لوگ جن کو میں پیچھے چھوڑ آیا تھا وہ حاضر ہو گئے اور وہ بلند آواز سے پڑھتے آئے تھے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ! جب وہ حاضر ہوئے تو میں آقا سے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حضور ایک جانب بیٹھا تھا۔

رسول اکرم شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کو بشارتیں دیں، لیکن ان کے ساتھ ایک شخص اور بھی آیا تھا اس کو حضور صلی اللہ تعالیٰ نے دھتکار دیا، اور فرمایا اے مردود! اے آگ کے چہرے والے! تو پیچھے ہٹ جا! میں نے اس کی صورت دیکھی تو وہ ان آنے والوں جیسی نہ تھی، کیونکہ وہ شیطان تھا۔

اور جب سید دو عالم نور مجتہم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان حاضرین کے ساتھ گفتگو سے فارغ ہوئے تو فرمایا اب تم جاؤ! اللہ تعالیٰ تمہیں برکتیں عطا فرمائے اور مجھے میرے پوتے کے ساتھ (میری طرف اشارہ کر کے) سہنے دو۔

تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) میں سستی ہوں؟ فرمایا ہاں! تو سید ہے۔ میں نے عرض کی کیا میں حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اولاد پاک سے ہوں؟ فرمایا ہاں! تو میری نسل پاک سے ہے۔ تو میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ پھر میں نے عرض کیا حضور مجھے نصیحت فرمائیے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے، تو فرمایا تجھ پر لازم ہے کہ درود پاک کی کثرت کرے اور تو کھیل تماشے سے پرہیز کرے۔

میں بیدار ہوا تو سوچا وہ کونسا کھیل تماشا ہے کہ اُسے ترک کر دوں۔ بہتیراغز کیا مگر مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کیا ہے؟ پھر میں نے خیال کیا شاید کوئی آئندہ رونما ہونے والی بات ہو "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ" فعل بد سے وہی بچ سکتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۸)

۳۸۔ ابوالفضل قرمسانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میرے پاس ایک شخص خراسان سے آیا اور فرمایا مجھے خواب میں رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا ہے۔ میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مسجد نبوی (شرفہ اللہ تعالیٰ) میں جلوہ افروز ہیں اور مجھے حکم دیا کہ جب تو ہمدان میں جائے تو فضل بن زریک کو میرا سلام کہہ دینا، تو میں عرض گزار ہوا حضور اُس پر ایسا کرم کس وجہ سے ہے؟ فرمایا وہ روزانہ سٹو بار مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے۔ جب اس آنے والے نے سرکار کا پیغام مبارک پہنچا دیا تو وہ بولے کہ وہ درود پاک مجھے بھی بتا دیجئے تو فرمایا میں روزانہ سٹو بار یا اس سے زیادہ یہ درود پاک پڑھتا ہوں:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَىٰ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِلَّا مُحْكَمًا جَزَى اللَّهُ مُحْكَمًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنَّا مَا هُوَ أَهْلُهُ -

اُس نے مجھ سے یہ درود پاک یاد کر لیا اور قسم کھا کر کہنے لگا کہ میں آپ کو نہیں  
جانتا تھا اور نہ ہی آپ کا نام جانتا تھا، مجھے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
نے آپ کے متعلق بتایا ہے۔

لہذا میں نے اُس آنے والے کو کچھ ہدیہ دینا چاہا مگر اُس نے قبول نہ کیا اور  
کہا کہ میں سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پیغام مبارک کو خطابِ دنیا کے  
برے نہیں بیچنا چاہتا۔ اور وہ چلا گیا۔ (سعادة القارين ص ۱۴۴)

۳۹۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو بکر بن مجاہد کے پاس تھا کہ  
حضرت شیخ شبلی تشریف لاتے تو ابو بکر بن مجاہد اٹھ کر کھڑے ہو گئے، اُن سے  
معانقہ کیا اور دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ میں نے عرض کیا آپ شبلی  
کے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہیں؟ حالانکہ اہل بغداد ان کو دیوانہ خیال کرتے ہیں۔  
تو آپ نے فرمایا میں نے ان کے ساتھ وہی سلوک کیا ہے جو میں نے رسول  
اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے ساتھ کرتے دیکھا ہے، اور وہ یوں کہ  
میں عالم رویا میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوا، ہوں  
اور دیکھا کہ خواجہ شبلی وہاں حاضر ہو گئے تو سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے  
قیام فرمایا اور اُن کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا، تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! شبلی پر اتنی عنایات کس وجہ سے ہے؟

فرمایا شبلی ہر نماز کے بعد پڑھتا ہے لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ

أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاَنْتُمْ حَسْبِيَ اللهُ لَا اِلَهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ - اور اس کے بعد تین بار درود پاک صَلَّی اللهُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا يَا مُحَمَّدٌ - پڑھتا ہے۔

اور پھر خواجہ شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے تو میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے ایسا ہی ذکر کیا۔ (سعادة الدارين ص ۱۲۲)

**تثبیہ :** بعض محققین نے فرمایا ہے کہ سرکارِ دو جہاں صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ذاتی نام نامی اسم گرامی کے ساتھ خطاب نہ کرنا ہو وہاں صفاتی نام ذکر کرنا چاہیے۔ لہذا اگر بصیغہ نداء درود پاک پڑھنا ہو تو یوں صَلَّی اللهُ عَلَیْكَ يَا سَيِّدَنَا يَا حَبِيبَ اللهِ پڑھا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ادب کی توفیق عطا فرمائے۔

حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ نِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ۔

ابن بشکوال نے اس واقعہ کو ابوالقاسم خفاف سے نقل کیا ہے۔ اس میں ہے کہ جب حضرت ابوبکر بن مجاہد شیخ شبلی کے لیے اٹھ کر کھڑے ہو گئے تو شاگردوں نے چہ میگوئیاں کیں اور پھر حضرت ابوبکر بن مجاہد سے عرض کی کہ آپ کے پاس جب مملکت کا وزیر علی بن عیسیٰ آتا ہے تو آپ اس کے لیے کھڑے نہیں ہوتے مگر شبلی کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ تو فرمایا کیا میں ایسے بزرگ کے لیے کھڑا نہ ہوں جس کا اکرام حبیبِ خدا صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ہو! میں نے خواب میں شفیقِ معظم صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زیارت کی تو مجھے فرمایا اے ابنِ مجاہد! کل تیرے پاس ایک ستی مرد آئے گا اس کی تعظیم کرنا اس لیے میں نے شیخ شبلی کی

## حیاتِ ابدی کے لیے پیرائے نیک اور نیک نیتی

تعظیم کی ہے۔

پھر چند راتوں بعد مجھے خواب میں زیارت نصیب ہوئی تو رحمت اللطیفین  
شیخ المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابو بکر! تجھے اللہ تعالیٰ  
عزت عطا فرمائے جیسے تو نے ایک جنتی کی عزت کی ہے۔ تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ!  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) یہ کس سبب سے اس اکرام کا مستحق ہوا ہے؟ فرمایا یہ  
پانچوں نمازوں کے بعد مجھے یاد کرتا ہے (دُرود پاک پڑھتا ہے) اور پھر آیت مذکورہ  
پڑھتا ہے۔ اور اسی سال گزر گئے یوں ہی کرتا ہے۔ (سعادة الدارين ص ۱۲۴)

۴۰۔ حضرت یحییٰ کرمانی نے فرمایا ایک دن میں ابو علی بن شاذان کے پاس  
تھا کہ ایک نوجوان داخل ہوا جس کو ہم میں سے کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔ اس نے  
ہمیں سلام کیا اور پوچھا تم میں سے ابو علی بن شاذان کون ہے؟ ہم نے انکی طرف  
اشارہ کیا تو انہوں نے کہا اے شیخ! میں خواب میں سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا ہوں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
نے حکم فرمایا کہ ابو علی بن شاذان کی مسجد پوچھ کر وہاں جانا اور جب تو ان سے  
ملاقات کرے تو میرا سلام ان کو کہنا۔

یہ کہہ کر وہ نوجوان چلا گیا اور حضرت ابو علی آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا مجھے  
تو کوئی ایسا عمل نظر نہیں آتا جس سے میں اس کرم و عنایت کا مستحق ہوا ہوں  
مگر یہ کہ میں صبر کے ساتھ حدیث مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پڑھتا  
ہوں اور جب بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام پاک یا ذکر پاک آتا ہے  
تو میں دُرود پاک پڑھتا ہوں اس کے بعد شیخ ابو علی دو یا تین ماہ زندہ رہے اور



وصال فرما گئے، رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ (سعادة الدارين ص ۱۲۴)

۴۱۔ حضرت ابوالموہب شاذلی فرماتے ہیں میں خواب میں زیارتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے نوازا گیا تو دیکھا کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے میرے منہ کو بوسہ دیا اور فرمایا میں اُس منہ کو بوسہ دیتا ہوں جو منجھ پر ہزار بار دن میں اور ہزار بار رات میں دُرود پڑھتا ہے۔ پھر فرمایا انا اعطینک الکوشر۔ کتنا اچھا و روستہ، اگر تو اس کو رات میں پڑھا کرے اور فرمایا تیری یہ دُعا ہونی چاہیے۔ اَللّٰهُمَّ فَتِّحْ كُكْرَ بَاتِنَا اَللّٰهُمَّ اَقِلْ عَثْرَاتِنَا اَللّٰهُمَّ اَغْفِرْ زَلَاتِنَا اور دُرود پاک پڑھ کر یوں کہا کرے وَ سَلَامٌ عَلٰی الْمُرْسَلِیْنَ وَ اَتَحْمَدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

(سعادة الدارين ص ۱۲۴)

۴۲۔ نیز حضرت شیخ ابوالموہب شاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مجھے خواب میں حضورِ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی تو آپ نے فرمایا اے شاذلی! تو میری اُمت کے ایک لاکھ کی شفاعت کرے گا۔ میں نے عرض کیا اے آقا! میرے لیے یہ انعام کس وجہ سے ہے؟ تو فرمایا تو میرے دربار میں دُرود پاک کا ہدیہ پیش کرتا رہتا ہے۔ (سعادة الدارين ص ۱۲۴)

۴۳۔ نیز ابوالموہب شاذلی قدس سرہ نے فرمایا میں نے ہزار بار دُرود پاک پڑھنا تھا تو میں نے جلدی جلدی پڑھنا شروع کر دیا تو مجھے رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے شاذلی! تجھے معلوم نہیں کہ جلد بازی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔

## حکایتِ نبویہ و سیدنا محمد و آلہ

پھر فرمایا آہنگی اور ترتیب سے یوں پڑھو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ - ہاں اگر وقت تھوڑا ہو تو پھر جلدی پڑھنے میں حرج نہیں ہے۔ پھر فرمایا یہ جو میں نے تجھ سے کہا ہے اہمتر ہے تمہارے گھر پر پڑھا جائے اور یہ افضل ہے ورنہ جیسے بھی تو پڑھے یہ درود پاک ہی ہے اور بہتر یہ ہے کہ جب تو درود پاک پڑھنا شروع کرے تو اول آخر درود نامہ پڑھے خواہ ایک ہی بار پڑھے اور درود نامہ یہ ہے :

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
 كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ  
 وَ عَلٰی آلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ ۝ وَ بَارِكْ عَلٰی  
 سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
 كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰی آلِ سَيِّدِنَا  
 اِبْرَاهِيْمَ ۝ فِي الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ ۝  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ

(سعادۃ الدارين ص ۱۳۲)

تفسیر : اس واقعہ سے اور اس کے اقبل و ما بعد دیگر واقعات سے معلوم ہوا کہ درود پاک میں لفظ "سیدنا" کہنا محبوب و مرغوب ہے۔  
 ۴۴۔ حضرت شریف نعمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ حضرت شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ کے متوسلین میں سے تھے فرمایا میں نے خواب میں سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ایک بڑے خمیے میں جلوہ گر ہیں اور امت کے اولیا کرام

حاضر ہو کر یکے بعد دیگرے سلام عرض کر رہے ہیں اور کوئی صاحب کمرہ ہے  
 ہیں کہ یہ فلاں ولی اللہ ہے اور یہ فلاں ہے اور آنے والے حضرات سلام عرض  
 کر کے ایک جانب بیٹھتے جاتے ہیں۔

حتیٰ کہ ایک جم غفیر اور بہت سائے لوگ اکٹھے آرہے ہیں اور مذاہب  
 والا کہہ رہا ہے یہ محمد حنفی آرہے ہیں، جب وہ سیدنا علین اکرم الاولین و الاخرین  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آقائے دو جہاں  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں پاس بٹھالیا۔ پھر آپ سیدنا صدیق اکبر  
 اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں اس سے  
 محبت کرتا ہوں مگر اس کی پگڑی جو کہ بغیر شملہ کے ہے۔ اور محمد حنفی کی طرف  
 اشارہ فرمایا۔

یہ سن کر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وآلہ وسلم اجازت ہو تو میں اس کے سر پر پگڑی باندھ دوں؟ فرمایا ہاں! تو  
 صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنا عمامہ مبارک لے کر حضرت محمد حنفی کے سر پر باندھ  
 دیا اور باتیں جانب شملہ چھوڑ دیا۔

یہ خواب ختم ہوا اور جب حضرت شریف نعمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت  
 محمد حنفی رحمۃ اللہ علیہ کو سنا یا تو وہ اور ان کے ہمیشہ سب آبدیدہ ہو گئے۔ پھر  
 حضرت محمد حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شیخ شریف نعمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے فرمایا  
 آئندہ جب آپ کو سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہو  
 تو آپ عرض کریں کہ محمد حنفی کے کونے عمل کی وجہ سے یہ نظر عنایت ہے۔

## حکایتِ نبویؐ کے بارے میں

کچھ دنوں کے بعد شیخ شریف نعمانی زیارت کی نعمت سے سرفراز ہوئے اور وہ عرض پیش کر دی۔ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ جو درود پاک ہر روز مجھ پر خلوت میں مغرب کے بعد پڑھتا ہے اور وہ یہ ہے:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَ  
أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ عَدَدَ مَا عِلِمْتَ وَزِينَةَ مَا عِلِمْتَ  
وَمِلَّةَ مَا عِلِمْتَ

اور جب یہ واقعہ حضرت محمد حنفی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا گیا تو فرمایا اللہ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا اور پھر گھڑی لی، اس کو سر پر باندھا اور اس کا شملہ چھوڑا۔ پھر سب نے اپنی اپنی گھڑیاں اتاریں اور دوبارہ باندھیں اور ان کے شملے چھوڑے۔ (سعادة الدارين ص ۱۳۳)

۴۵۔ مولوی فیض الحسن سہارنپوری درود پاک کثرت سے پڑھا کرتے تھے خصوصاً جمعہ کی رات کو جاگ کر درود پاک زیادہ پڑھتے تھے۔ جب ان کا انتقال ہوا تو ان کے مکان سے ایک مہینہ تک خوشبو کی مہک آتی رہی۔

(کتاب درود شریف ص ۵۶)

۴۶۔ لکھنؤ میں ایک کاتب تھا اس نے ایک بیاض (کاپی) رکھی ہوئی تھی اور اس کی عادت تھی کہ صبح کے وقت جب وہ کتابت شروع کرتا تو سب سے پہلے اس کاپی پر درود پاک لکھ لیتا۔ جب اس کا آخری وقت آیا تو گھبرا کر کہنے لگا دیکھتے وہاں جا کر کیا ہوتا ہے؟ اتنے میں ایک مست مجذوب آ پہنچے اور فرمانے لگے بابا کیوں گھبراتا ہے؟ وہ بیاض سرکار کے دربار پیش ہے

اور اس پر صاؤ بن رہے ہیں۔ (زاو السعید ص ۱۳)

۴۷۔ ایک دن آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اسلامی لشکر کے ساتھ جہاد کے لیے تشریف لے جا رہے تھے، راستے میں ایک جگہ ٹپاؤ کیا اور حکم دیا کہ ہمیں پر جو کچھ کھانا ہے کھا لو!

جب کھانا کھانے لگے تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) روٹی کے ساتھ نان خورش (سالن) نہیں ہے پھر صحابہ کرام نے دیکھا کہ ایک شہد کی مکھی ہے اور بڑے زور زور سے بھنبھناتی ہے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) یہ مکھی کیوں شور مچاتی ہے؟ فرمایا یہ کہہ رہی ہے کہ مکھیاں بے قرار ہیں اس وجہ سے کہ صحابہ کرام کے پاس سالن نہیں ہے حالانکہ یہاں قریب ہی غار میں ہم نے شہد کا چھتہ لگایا ہوا ہے وہ کون لائے گا؟ ہم اُسے اٹھا کر لائیں سکتیں۔

فرمایا پیسے علی! (کرم اللہ وجہہ) اس مکھی کے پیچھے پیچھے جاؤ اور شہد لے آؤ! چنانچہ حضرت حیدر کتر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک چوہی پیالہ پکڑ کر اُس کے پیچھے ہو لیے، وہ مکھی آگے آگے اُس غار میں پہنچ گئی اور آپ نے وہاں جا کر شہد مصفا پخوڑ لیا اور دربار رسالت میں حاضر ہو گئے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے وہ شہد تقسیم فرما دیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کھانا کھانے لگے تو مکھی پھر آگئی اور بھنبھنانا شروع کر دیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مکھی پھر اسی طرح شور مچ رہی ہے، تو فرمایا میں نے اس سے ایک سوال

## صَلَّى الذَّكَرَ بِحَبِيْبِكَ رَحْمَةً وَرَحْمَةً

کیا ہے اور یہ اُس کا جواب دے رہی ہے۔ میں نے اس سے پوچھا ہے کہ تمہاری خوراک کیا ہے؟ کھتی کھتی ہے کہ پہاڑوں اور بیابانوں میں جو پھول ہوتے ہیں وہ ہماری خوراک ہے۔

میں نے پوچھا پھول تو کڑے بھی ہوتے ہیں، پھیکے بھی اور بد مزہ بھی، تو تیرے منہ میں جا کر نہایت شیریں اور صاف شہد کیسے بن جاتا ہے؟ تو کھتی نے جواب دیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) ہمارا ایک امیر اور سردار ہے، ہم اُس کے تابع ہیں۔ جب ہم پھولوں کا رس چوستی ہیں تو ہمارا امیر آپ کی ذات اقدس پر دُرود پاک پڑھنا شروع کرتا ہے اور ہم بھی اُس کے ساتھ مل کر دُرود پاک پڑھتی ہیں تو وہ بد مزہ اور کڑے پھولوں کا رس دُرود پاک کی برکت سے میٹھا ہو جاتا ہے اور اسی کی برکت و رحمت کی وجہ سے وہ شہد شفا بن جاتا ہے۔

گفت چوں خونیم بر احمد دُرود میشود شیریں و تلخی را ر بود  
اگر دُرود پاک کی برکت سے کڑے اور بد مزہ پھولوں کا رس نہایت میٹھا  
شہد بن سکتا ہے، تلخی شیریں میں بدل سکتی ہے تو دُرود پاک کی برکت سے گناہ بھی  
نیکیوں میں تبدیل ہو سکتے ہیں۔ (مقامہ السالکین ص ۵۳)

یوں ہی دُرود پاک کی برکت سے ہماری نامکمل نمازیں اور نامتام سجدے  
و دیگر عبادتیں بھی قبول ہو سکتی ہیں۔ (مرتب کتاب انجا)

آپ کا نام نامی اے صلی علی  
ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آگیا

## حکایتیں اور بیانات پر مشتمل رسالہ

۴۸۔ ابوصالح صوفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ بعض محدثین کرام کو وصال کے بعد خواب میں دیکھا گیا اور پوچھا گیا کہ حضرت کیا حال ہے؟ تو فرمایا اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا کہ میری بخشش ہوگئی۔

پوچھا کس سبب سے؟ تو فرمایا کہ میں نے اپنی کتاب میں سید دو عالم شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک لکھا ہے، اس لیے درود پاک کی برکت سے بخشش ہوگی۔ (سعادة الدارين ص ۱۲۹)

ہر کہ باشد عال صلوا مدام آتش دوزخ شود بڑے حرام  
عبداللہ بن محمد مروزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اور میرے والد ماجد رات کو آپس میں حدیث پاک کا تکرار کرتے تھے، تو جس جگہ بیٹھ کر تکرار کیا کرتے تھے نور کا ایک ستون دیکھا گیا جو آسمان کی بلندیوں تک جاتا تھا۔ پوچھا گیا یہ کیسا نور ہے؟ تو جواب ملا کہ حدیث پاک کے تذکرہ کے دوران جو درود پاک کی کثرت ہوتی ہے یہ اس کا نور ہے۔ (سعادة الدارين ص ۱۲۹)

۵۰۔ حضرت ابوالعباس خیاط رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ گوشہ نشین تھے، مجلسوں میں نہیں آتے جاتے تھے۔ ایک دن وہ علامہ محمد ابن رشیق کی مجلس میں آئے شیخ ابوالعباس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا تم پڑھو! اپنا کام کرو! میں تو اس لیے حاضر ہوا ہوں کہ میں خواب میں سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوا ہوں، مجھے آقائے دو جہاں، سید انس و جاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ابن رشیق کی مجلس میں جایا کرو! کہ وہ مجھ پر درود پاک کثرت سے پڑھتا ہے۔ (سعادة الدارين ص ۱۲۹)

## صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَارْحَمَهُمْ

صلی اللہ تعالیٰ علی جمیعہ سیدنا محمد و آلہ وسلم۔

۵۱۔ حضرت شیخ عبد الواحد بن زید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ہمارا ایک ہمسایہ تھا جو کہ بادشاہ کا ملازم تھا، اور فسق و فجور اور غفلت میں مشہور تھا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک میں ہاتھ دیا ہوا ہے۔

یہ دیکھ کر میں نے عرض کی یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) یہ بدکردار بندہ ہے یہ اللہ تعالیٰ سے منہ پھیرے ہوئے ہے۔ تو اس نے اپنا ہاتھ سرکار کے دست مبارک میں کیسے رکھ دیا ہے تو میرے آقا رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں اس کی حالت کو جانتا ہوں اور میں اسے دربار الہی میں لے جا رہا ہوں اور اس کے لیے دربار الہی میں شفاعت کروں گا۔

میں نے یہ ارشاد سن کر عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کس سبب سے اس کو یہ مقام حاصل ہوا اور کس وجہ سے اس پر سرکار کی نظر عنایت ہے؟ فرمایا اس کے درود پاک کے کثرت کرنے کی وجہ سے، کیوں کہ یہ روزانہ رات کو سونے سے پہلے مجھ پر ہزار مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید رکھتا ہوں کہ وہ غفور و رحیم میری شفاعت کو قبول فرمائے گا۔ پھر میں بیدار ہوا، اور جب صبح ہوتی تو دیکھا وہی شخص مسجد میں داخل ہوا وہ رو رہا تھا اور میں اس وقت رات والا واقعہ دوستوں اور نمازیوں کو سن رہا تھا وہ آیا اور سلام کر کے میرے سامنے بیٹھ گیا اور مجھ سے کہا آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں کہ میں آپ کے ہاتھ پر توبہ کروں، کیوں کہ مجھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم





نے بھیجا ہے کہ عبد الواحد کے ہاتھ پر جا کر توبہ کر لے پھر میں نے اُس سے رات والے خواب کے متعلق پوچھا تو اُس نے بتایا رات سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لاتے اور میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا میں تیرے لیے اپنے رب کریم کے دربار شفاعت کرتا ہوں، کیونکہ تو مجھ پر درود پاک پڑھا کرتا ہے اور مجھے دربارِ الہی میں لے جا کر شفاعت کر دی اور فرمایا پچھلے گناہ میں نے معاف کر دیے ہیں اور آئندہ کے لیے صبح جا کر شیخ عبد الواحد کے ہاتھ پر توبہ کر لے اور اُس توبہ پر قائم رہ۔۔۔ (سعادۃ الدارين ص ۱۳۵)

بر محمدی رسا نم صد سلام آل شفیع مجرماں یوم القیام  
 ۵۲۔ حضرت محمد کریم قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب ”باقیت صلوات“ میں لکھا ہے کہ مجھ پر جو اللہ تعالیٰ کے احسانات ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ میں مدینہ منورہ میں مقیم تھا۔ تو میں خواب میں سید الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا اور مجھے میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے گود میں اٹھالیا، اور یوں کہ میرا سینہ سرکار کے سینہ انور اور میرا منہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منہ مبارک اور میری پیشانی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی مبارک کے برابر تھی۔ اور فرمایا مجھ پر درود پاک کی کثرت کیا کرو اور مجھے سرکار نے اپنی رضا کی بشارت دی، جو کہ رضائے الہی کی جامع ہے۔ تو میں ابدیدہ ہو گیا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مجھ اتنا کریم عظیم ہے۔  
 اور میں نے دیکھا کہ میری اس حالت کو دیکھ کر اُمت کے والی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی چہان مبارک سے بھی آسو جاری ہیں اور میں بیدار ہوا تو میری

## حکایتِ نبویؐ کا حقیقی سیکرٹ

اسکھیں اشک بار تھیں۔ میں اٹھا اور مواجہہ شریف کے سامنے حاضر ہو گیا اور میں نے روضہ مقدمہ کے اندر سے سنا کہ حبیبِ خدا شاہِ اَبیاءِ صلوات اللہ و سلامہ علیہ وعلیہم اجمعین نے مجھے ایسی ایسی بشارتیں دیں کہ میں عوام کے سامنے بیان نہیں کر سکتا۔

اور میں بڑا خوش ہو کر سلام عرض کر کے واپس ہوا تو میں نے سلام کا جواب سیدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زبانِ مبارک سے سنا۔ حالانکہ میں جاگ رہا تھا اور مجھے حق یقین حاصل ہوا کہ سیدِ عالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم روضہ انور میں حیات ہیں اور مسلمانوں کے سلام کا جواب بھی عنایت فرماتے ہیں۔

(سعادة القارئین ص ۱۳۵)

ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۵۳۔ سیدی عبد الحلیم مغربی نے "تنبیہ الانام" کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ جب میں درودِ پاک کے متعلق کتاب لکھ رہا تھا اس دوران میں نے دیکھا کہ میں خچر پر سوار ہوں اور میں اس قوم کے ساتھ ملنا چاہتا ہوں جو کسی امر کی تلاش میں مجھ سے آگے جا چکے ہیں جبکہ میرا خچر پیچھے رہ گیا، میں نے اسے ڈانٹا تو وہ تیز چلنے لگا اور اُسے ایک آدمی نے لگام سے پکڑ کر روک لیا اور میں اُس کی اس حرکت سے پریشان ہو گیا۔ اچانک ایک صاحب تشریف لائے جو نہایت پاکیزہ صورتِ پاکیزہ سیرت تھے۔

انھوں نے اس شخص کو ڈانٹا اور میرے خچر کو اُس کے ہاتھ سے یہ کہہ کر چھڑایا کہ چھوڑ اس کو! کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت کر دی ہے اور اس کو

اس کے گھر والوں کے لیے شفاعت کنندہ بنایا ہے اور اس سے غل (بوجھ) اُتار دیا ہے  
میں بیدار ہوا تو نہایت خوش تھا اور میرے دل میں آیا کہ جس شخص نے مجھے  
مذکور کے ہاتھ سے چھڑایا اور مندرجہ بالا کلمات فرماتے ہیں یہ سیدی مولیٰ علی شیر خدا  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ اور مجھے معلوم ہوا کہ یہ ساری عنایت سید الانام صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنے کی برکت سے ہے۔ (سعادۃ القادریں ص ۱۳۶)

۵۴۔ صاحبِ تنبیہ الانام قدس سرہ نے فرمایا مذکورہ بالا زیارت کے کچھ عرصہ  
بعد پھر مجھے خواب میں دیدار نصیب ہوا۔ دیکھا کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وآلہ وسلم میرے گھر میں تشریف لاتے ہیں اور میرا گھر سرکارِ دو عالم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور کے نور سے جگمگا رہا ہے۔ اور میں نے تین مرتبہ کہا  
الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ۔ حضور! میں آپ کے جوار میں  
ہوں اور حضور کی شفاعت کا اُمیدوار ہوں۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

جب یہ عرض کیا تو رحمتِ دو عالم، شفیعِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے  
میرا ہاتھ پکڑ کر سُکراتے ہوئے بوسہ دیا اور فرمایا۔ اِنِّی وَاللّٰہُ اِنِّی وَاللّٰہُ اِنِّی  
وَ اللّٰہُ“ نیز میں نے دیکھا کہ ہمارا ہمسایہ جو کہ فوت ہو چکا تھا مجھ سے کہہ رہا ہے کہ  
تُو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خدام سے ہے، جو سرکار کی مدح سرائی کرتے  
ہیں۔ میں نے اُس سے کہا کہ تجھے کیسے معلوم ہوا؟ تو اُس نے کہا ہاں! اللہ  
کی قسم! تیرا ذکر تو آسمانوں میں ہو رہا تھا۔ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سُکرا  
رہے تھے۔

میں بیدار ہو گیا اور میں نہایت ہی ہشاش بشاش تھا۔ (سعادۃ القادریں ص ۱۳۶)

## حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَرَّاحٍ

۵۵۔ نیز صاحب تنبیہ الانام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا اس کے کچھ عرصہ بعد میں نے خواب میں اپنے والد ماجد کو دیکھا کہ بڑے ہی خوش ہیں۔ تو میں نے عرض کیا اباجی! کیا میری وجہ سے آپ کو کچھ فائدہ پہنچا ہے؟ فرمایا اللہ کی قسم! مجھے بہت فائدہ پہنچا ہے۔

میں نے پوچھا کس وجہ سے؟ تو والد صاحب نے فرمایا تیرے درود پاک کے موضوع پر کتاب لکھنے سے۔ میں نے پوچھا آپ کو کیسے معلوم کہ میں نے کتاب لکھی ہے؟ فرمایا تیرا چرچہ تو ملا۔ الاعلیٰ میں ہو رہا ہے۔ (سعادة الدارين ۱۳۶)

۵۶۔ سید محمد کروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے باقیات صلوات میں لکھا ہے میری والدہ ماجدہ نے خبر دی کہ میرے والد ماجد جن کا نام محمد تھا (مصنف کے نانا جان) نے مجھے وصیت کی تھی کہ جب میں فوت ہو جاؤں اور جب مجھے غسل دے لیا جائے تو چھت سے میرے کفن پر ایک سبز رنگ کا کاغذ گرے گا۔ اُس میں لکھا ہوگا کہ یہ آگ سے محمد کے لیے برات نامہ ہے۔ اور اُس کاغذ کو میرے کفن میں رکھ دینا!۔

چنانچہ غسل کے بعد وہ کاغذ گرا، اُس پر لکھا ہوا تھا هَذِهِ بَرَاءَةٌ لِمُحَمَّدٍ الْعَامِلِ بِعِلْمِهِ مِنَ النَّارِ۔ اور اُس کاغذ کی یہ نشانی تھی کہ جس طرف سے پڑھو سیدھا ہی لکھا نظر آتا تھا۔ پھر میں نے اپنی والدہ ماجدہ سے پوچھا کہ میرے نانا جان کا عمل کیا تھا؟ تو انی جان نے فرمایا اُن کا عمل، ہمیشہ ذکر اور درود پاک کی کثرت تھا۔ (سعادة الدارين ص ۱۳۷)

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْكَرِيمِ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

۵۷۔ شیخ مسعود دراری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ بلاد فارس کے صلحاء میں سے تھے۔ اُن کا طرہ امتیاز یہ تھا کہ وہ عاشقِ رسول تھے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اُن کا شغل یہ تھا کہ اُس جگہ پر جہاں مزدور لوگ آکر بیٹھتے ہیں تاکہ ضرورت مند لوگ اُن کو مزدوری کے لیے لے جائیں، جاتے اُن کو اپنے مکان میں لے آتے اور اُن مزدوروں کو گمان ہوتا کہ شاید کوئی تعمیر وغیرہ کا کام ہوگا جس کیلئے ہم بلاتے گئے ہیں۔

مگر حضرت موصوف اُن کو بٹھا کر فرماتے کہ دُرو پاک پڑھو! اور خود بھی ساتھ بیٹھ کر پڑھتے۔ جب عصر کے وقت چھٹی ہونے لگتی تو جیسے کام لینے والے لوگ مزدوروں سے کہا کرتے ہیں تھوڑا سا کام اور کر لو! ایسے ہی حضرت موصوف اُن سے فرماتے زَبِدٌ وَاَمَّا تَلَسْتَد بَارَكَ اللهُ فِيكُمْ۔

پھر اُن کو پوری پوری مزدوری دے کر رخصت کرتے اور شیخ مسعود رحمۃ اللہ علیہ اپنے عشق و محبت کی بنا پر بیداری میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوتے تھے۔ (سعادة الدارين ص ۱۳۷)

۵۸۔ ابنِ ہبیرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا میں شیخِ عظیم رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر دُرو پاک پڑھا کرتا تھا۔ ایک دن میں دُرو پاک پڑھ رہا تھا اور میری آنکھیں بند تھیں تو میں نے دیکھا کہ ایک لکھنے والا سیاہی کے ساتھ میرا دُرو پاک لکھ رہا ہے اور میں کاغذ پر حروف دیکھ رہا تھا۔ میں نے آنکھ کھولی تاکہ اُس کو آنکھ کے ساتھ دیکھوں تو وہ مجھ سے چھپ گیا اور میں نے اُس کے کپڑوں کی سفیدی دیکھی۔ (سعادة الدارين ص ۱۳۸)

## صَلَّى الذَّرِيَّةَ بِحَبِيْبِكَ زَيْدُ بْنُ أَبِي حَرِيْظٍ

۵۹۔ امام شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا مجھے شیخ احمد سروری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بتایا کہ انھوں نے ملائکہ کرام کو قلم کے ساتھ لکھتے دیکھا ہے کہ درود پاک پڑھنے والے جو کلمہ منہ سے نکالتے ہیں اُس کو فرشتے صحیفوں میں لکھ لیتے ہیں۔ (سعادة الدارين ص ۱۳۸)

۶۰۔ سلیمان بن سیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ میں خواب میں سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوا تو میں نے دربار رسالت میں عرض کی یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو لوگ حاضر ہوتے ہیں اور سلام عرض کرتے ہیں آپ اُن کا سلام سمجھ لیتے ہیں؟ فرمایا ہاں! اور میں اُن کے سلام کا جواب بھی دیتا ہوں۔ (سعادة الدارين ص ۱۳۱)

۶۱۔ ابراہیم بن شیبان فرماتے ہیں میں نے حج کیا اور مدینہ منورہ حاضر ہوا اور پھر جب میں روضہ مقدسہ پر حاضر ہوا تو میں نے سلام عرض کیا میں نے روضہ انور کے اندر سے آواز سنی۔

وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا وَدِيَّ  
تُوْزَنُ فِي رَوْضَةِ اَنْبِيَاءٍ وَاللّٰهُ

مرے چشم عالم سے چھپنے والے

۶۲۔ عارف باللہ علی بن علوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو جب کوئی مشکل درپیش ہوتی تو اُن کو شفیع معظم نبی محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہو جاتی اور وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھ لیتے اور نبی محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جواب سے سرفراز فرما دیتے اور جب شیخ موصوف تشہد یا



## حدیث اللہ کے صحیح بیسیں کے حیرت انگیز حقائق

کا سامان (رسی، ڈول) وغیرہ نہیں ہے۔

فرمایا میں اسی فکر میں تھا کہ ایک بچہ نے مکان کے اوپر سے جھانکا اور پوچھا آپ کیا تلاش کر رہے ہیں؟ فرمایا بیٹی میں نے وضو کرنا ہے مگر پانی نکالنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔

اُس نے پوچھا آپ کا نام کیا ہے؟

فرمایا مجھے محمد بن سلیمان جزولی کہتے ہیں۔ یہ سن کر اُس بچہ نے کہا اچھا آپ ہی ہیں کہ جن کی مدح و ثنا کے ڈنکے بچ رہے ہیں، مگر کنویں سے پانی نہیں نکال سکتے!

یہ کہہ کر اُس بچہ نے کنویں میں اپنا آبِ دہن ڈال دیا، تو آنا فنا پانی کناروں تک آگیا بلکہ زمین پر بہنے لگا۔ آپ نے وضو کیا اور نماز سے فارغ ہو کر اُس بچہ سے پوچھا بیٹی میں تجھے قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ بتا! تُو نے یہ کہاں کیسے حاصل کیا؟ بچہ نے کہا یہ جو کچھ آپ نے دیکھا ہے یہ اُس ذاتِ گرامی پروردِ پاک کی برکت سے ہوا ہے، اور اگر جنگل میں تشریف لے جائیں تو درندے چرندے آپ کے دامن میں پناہ لیں۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)۔

تو حضرت شیخ جزولی قدس سرہ نے وہاں قسم کھائی کہ درودِ پاک کے متعلق کتاب لکھوں گا اور پھر آپ نے ایک کتاب لکھی جس کا نام ”دلائل الخیرات“ ہے۔

(سعادة الدارين ص ۱۴۴)

۶۴۔۔۔ یہی وہ شیخ جزولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں کہ جن کے متعلق یہ بات پابشہرت تک پہنچی ہوئی ہے کہ آپ کی قبر مبارک سے کستوری کی خوشبو مہکتی تھی۔ کیونکہ



## حکایتِ نبوت ﷺ

آپ اپنی زندگی میں درود پاک بہت زیادہ پڑھا کرتے تھے۔ (مطالعہ المرات ۴۵)

۶۵۔ نیز حضرت شیخ جزولی صاحب "دلائل الخیرات" قدس سرہ کے وصال کے ستتر سال بعد آپ کو قبر مبارک سے نکالا گیا اور سوس سے مراکش منتقل کیا گیا۔ جب آپ کا جسد مبارک کھولا گیا تو دیکھا کہ آپ کا کفن بھی بوسیدہ نہیں ہوا تھا اور آپ بالکل صحیح و سالم ہیں جیسے آج ہی لیٹے ہیں۔

نہ تو زمین نے آپ کو چھپایا نہ آپ کی کوئی حالت بدلی ہے بلکہ جب آپ نے تازہ تازہ خط بنوایا تھا اور ستتر سال کے بعد جب آپ کا جسد مبارک نکالا گیا تو ایسے تھا جیسے آج ہی خط بنوایا ہے یہاں تک کہ کسی نے براہِ آزمائش آپ کے زخار مبارک پر انگلی رکھ کر دبایا اور انگلی اٹھائی تو اس جگہ سے خون ہٹ گیا اور وہ جگہ سفید نظر آرہی تھی، پھر تھوڑی دیر بعد وہ جگہ سرخ ہو گئی جیسے زندوں کے جسم میں خون رواں ہوتا ہے۔ اور یہ ساری بہاریں درود پاک کی کثرت کی برکت سے ہیں۔ (مطالعہ المرات ۴۶)

۶۶۔ ابو علی قطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں ان لوگوں کا ساتھی تھا جو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان میں سب و شتم کرتے ہیں (معاذ اللہ)۔ فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں کرخ کی جامع مسجد میں داخل ہوا ہوں اور میں نے مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا نیز دیکھا کہ آپ کے ساتھ دو آدمی ہیں جن کو میں نہیں پہچانتا تھا۔

میں نے رسالتِ مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں سلام عرض کیا تو سرکار نے میرے سلام کا جواب نہ دیا، میں نے عرض کیا



## حَدِيثُ الذِّكْرِ الْخَيْرِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) میں تو حضور کی ذاتِ گرامی پر ون رات  
آتا آتا درودِ پاک پڑھتا ہوں لیکن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے میرے  
سلام کا جواب بھی نہیں دیا۔

یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو مجھ پر درودِ پاک  
پڑھتا ہے، اور میرے صحابہ کرام کی شان میں گستاخی بھی کرتا ہے۔ میں نے یہ سن  
کر عرض کیا میرے آقا! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) میں حضور کے دستِ مبارک  
پر توبہ کرتا ہوں، آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔ میرے اس عرض کرنے پر (توبہ کھیلنے  
کے بعد) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ  
اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

(سعادة الدارين ص ۱۴۹)

تفسیر: اس واقعہ سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوئی کہ جو شخص  
نبی اکرم شفیق معظم نور مجتہم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ  
عنہم کی شان میں بے ادبی، گستاخی کرے اس سے حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وآلہ وسلم کبھی راضی نہ ہوں گے، خواہ وہ کیسے ہی اچھے عمل کرے۔ دوسرے  
یہ بھی واضح ہوا کہ درودِ پاک کی برکت سے عقائد بھی درست ہو جاتے ہیں  
سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم درودِ پاک پڑھنے والوں کی خود اصلاح  
فرمادیتے ہیں۔

مولای صل وسلم دائماً ابداً علی حبیب خیر خلق کلم  
ہر کہ باشد عال صلوا لہام آتش دوزخ بود برتے حرام

۶۷۔ ایک مولوی صاحب لوگوں کے سامنے عظمت و

## حکایتِ نبویؐ کی سیرتِ مبارکہ

محبتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور فضائلِ درود پاک عموماً بیان کیا کرتے تھے۔ ان کے شاگرد نے خواب دیکھا کہ ایک وسیع میدان ہے جس میں مخلوقِ خدا جمع ہے۔

حشر کا دن ہے سب لوگ مارے ڈر کے کانپ رہے ہیں ایک طرف دیکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہیں اور دیکھ رہے ہیں کہ کیا ہو رہا ہے۔ اچانک ہمارے قریب سے ہمارے استاد گزرے اور اُس طرف جا رہے ہیں جس طرف سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز تھے میں نے اپنے ساتھ والے طالب علموں سے کہا دیکھو! استاد صاحب جا رہے ہیں اور ہم بھی پیچھے ہو لیے، جب استاد صاحب حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قریب پہنچے تو سرکار نے ہاتھ مبارک سے لوگوں کو اشارہ کیا کہ راستہ چھوڑ دو!

لوگوں نے راستہ چھوڑ دیا، اور استاد صاحب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ نے اپنی ردا (چادر) مبارکہ اٹھائی اور اُس میں استاد صاحب کو چھپا لیا۔ استاد صاحب کی چادر کا صرف ایک کونہ باہر رہ گیا تو ہم نے وہ کونہ تھام لیا کہ کہیں وہ غائب نہ ہو جائیں۔

تھوڑی دیر بعد رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے چادر مبارک اٹھائی اور فرمایا اب جاؤ! اب کوئی فکر نہیں ہے! یہ سن کر استاد صاحب چلے تو ہم بھی ان کے پیچھے چل دیے، کچھ آگے گئے تو دیکھا کہ پل صراط ہے وہاں پر لگا ہوا ہے دونوں طرف فرشتے کھڑے ہوئے تھے، جب ہم پل سے گزرنے لگے تو ایک پریدار نے پکارا تم کون ہو؟ اور کہاں جا رہے ہو؟

## حَدِيثُ الْاَنْبِيَاءِ وَالرَّسُولِ وَالْمُرْسَلِ

لیکن ہمارے اُستادِ محترم نے پکارنے والے کی کوئی پروا نہ کی اور چلتے رہے پھر پیدار نے دو تین مرتبہ آوازیں دیں اور خاموش ہو گیا، اور ہم چلتے رہے جب ہم نکل صراط سے پار ہوئے تو دیکھا کہ رحمتِ دو عالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وہاں تشریف فرما ہیں اور اُستاد صاحب سے پوچھا کہ خیریت سے پہنچ گئے؟ عرض کی جی حضور! خیریت سے پہنچ گئے ہیں؟

پھر سرکار نے فرمایا یہ سامنے جنت کا دروازہ ہے داخل ہو جاؤ!۔ اور آجکل کھل گئی۔

وَأَمِنْ مِصْطَفَىٰ سِوَيْطَايَا كَانَهُ هُوَ جِسْمُ كَيْفِ حُضُورِ هُوَ كَيْفِ أَسْكَانِ زَمَانِهِ هُوَ كَيْفِ

وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَىٰ حَبِيبِهِ أَطْيَبَ أَطْيَبِينَ أَطْهَرَ

الطَّاهِرِينَ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ الطَّاهِرَاتِ

الْمُطَهَّرَاتِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّتِهِ

إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ وَاتَّحَمَدَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

۶۸۔ ایک مولوی صاحب جو کہ لوگوں کو دُرُودِ پاک کی عموماً ترغیب دیتے

سہتے تھے اور خود بھی لوگوں میں بیٹھ کر دُرُودِ پاک پڑھا کرتے تھے۔ اُن کا ایک

شاگرد حج کرنے گیا۔ جب وہ مدینہ منورہ حاضر ہوا تو اُس کا بیان سُننے کہ میں

روضۃ انور کے سامنے کھڑا نعتِ شریف پڑھ رہا تھا اُسی حالت میں بینا آگئی۔

دیکھا کہ سیدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز ہیں اور ایک

طرف سیدنا صدیق اکبر اور دوسری طرف سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما

بیٹھے ہیں اور پیچھے کافی لوگ بیٹھے ہیں، میں اس حالت میں بھی نعتِ پاک

## حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ زُرَّارٍ

پڑھ رہا ہوں۔ جب نعمت شریف ختم ہوئی تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے میری جھولی میں کچھ ڈال دیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میں تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حج کرنے آیا ہوں اور انھوں نے مجھے کچھ نہیں دیا۔

یہ سن کر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی کچھ میری جھولی میں ڈال دیا۔ اس کے بعد میں نے عرض کیا حضور! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کوئی اور بھی فرمان ہے؟ تو فرمایا اپنے اُستاد صاحب کو ہمارا سلام کہہ دینا۔

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

۶۹۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایک بار مجھے بخار کا عارضہ لاحق ہوا اور بیماری طول پکڑ گئی، حتیٰ کہ زندگی سے ناامیدی ہو گئی، اس دوران مجھے غمزدگی ہوتی تو میں نے دیکھا کہ شیخ عبدالعزیز تشریف لاتے ہیں اور فرماتے ہیں بیٹا! رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تیری عیادت کے لیے تشریف لا رہے ہیں اور غالباً اس طرف سے تشریف لائیں گے جس طرف تیری چارپائی کی پانتی ہے، لہذا اپنی چارپائی کو پھیر لو! تاکہ تمہارے پاؤں اُس طرف نہ ہوں۔

یہ سن کر مجھے کچھ افاقہ ہوا، اور چونکہ مجھے گفتگو کرنے کی طاقت نہ تھی، میں نے حاضرین کو اشارہ سے سمھایا کہ میری چارپائی پھیر دو! انھوں نے چارپائی کا رخ بدلا ہی تھا کہ شاہ کوہین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لے آئے اور فرمایا کیفَ حَالِكَ يَا بَنِيَّ "اے میرے بیٹے! کیا حال ہے؟"



## صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْكَ بِرَبِّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

اس ارشادِ گرامی کی لذت مجھ پر ایسی غالب ہوئی کہ مجھے وجد آگیا اور زاری و بے قراری کی عجیب حالت مجھ پر طاری ہوئی۔ پھر مجھے میرے آقا، اُمت کے والی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس طرح گود مبارک میں لے لیا کہ آپ کی ریش مبارک میرے سر پر تھی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا پیرا بن مبارک میرے آنسوؤں سے تر ہو گیا۔ پھر آہستہ آہستہ یہ حالت سکون سے بدل گئی، پھر میرے دل میں خیال آیا کہ مدت گزر گئی اس شوق سے کہ کہیں سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک دستیاب ہوں، کتنا کرم ہوگا اگر آقا مجھے یہ دولت عنایت فرمائیں۔ بس یہ خیال آنا ہی تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میرے اس خطرہ پر مطلع ہوئے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ریش مبارک پر ہاتھ مبارک پھیرا اور دو بال مبارک مجھے عطا فرمائے۔

پھر یہ خیال آیا کہ بیدار ہونے کے بعد یہ نعمت (بال مبارک) میرے پاس رہے گی یا نہیں، تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فوراً فرمایا بیٹا! یہ دونوں بال مبارک تیرے پاس رہیں گے۔ زان بعد سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے صحت کئی اور درازی عمر کی بشارت دی تو مجھے اسی وقت آرام ہو گیا۔

میں نے چراغ منگایا اور دیکھا تو میرے ہاتھ میں وہ موتے مبارک نہ تھے میں غمگین ہو کر پھر دربار رسالت کی طرف متوجہ ہوا تو غیبت واقع ہوئی اور دیکھا کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز ہیں اور فرما رہے ہیں

## سکالڈی کے لئے بیکار ہو کر رہنے والے

بیٹا ہوش کر! میں نے دونوں بال تیرے تنکے کے نیچے احتیاط سے رکھ دیے ہیں وہاں سے لے لو!۔

میں نے بیدار ہوتے ہی تنکے کے نیچے سے لے لیے اور ایک پاکیزہ جگہ میں نہایت تعظیم و تکریم کے ساتھ محفوظ کر لیے۔ چونکہ بخار کے بعد کمزوری غالب آگئی تھی، لہذا حاضرین نے سمجھا شاید موت کا وقت آ گیا ہے، اور وہ روئے لگے۔ نقاہت کے سبب مجھ میں بات کرنے کی سکت نہ تھی اس لیے میں اشارہ کرتا رہا، پھر کچھ عرصہ بعد مجھے قوت حاصل ہو گئی اور میں بالکل تندرست ہو گیا۔ نیز حضرت موصوف فرماتے ہیں کہ اُن دونوں موتے مبارک کا خاصہ تھا کہ آپس میں پلٹے رہتے تھے لیکن جب درود پاک پڑھا جاتا ہے دونوں علیحدہ علیحدہ ہو کر کھڑے ہو جاتے تھے۔

دوسرے یہ دیکھا کہ ایک مرتبہ تین آدمی جو اس معجزے کے منکر تھے، آئے اور آزمائش چاہی۔ میں بے ادبی کے خوف سے آزمانے پر رضامند نہ ہوا، لیکن جب مناظرہ طویل پکڑ گیا تو عزیزوں نے وہ بال مبارک مودب ہو کر ہاتھوں میں اٹھائے اور دُھوپ میں لے گئے، اسی وقت بادل آیا اور اُس نے سایہ کر دیا حالانکہ سخت دُھوپ تھی اور بادل کا موسم بھی نہ تھا۔

یہ دیکھ کر اُن میں سے ایک نے توبہ کر لی اور مان گیا جبکہ دوسرے دونوں نے کہا یہ اتفاقی امر تھا۔ دوسری بار پھر وہ موتے مبارک دُھوپ میں لے گئے تو پھر بادل نے آکر سایہ کر دیا، دوسرا بھی تائب ہوا۔ تیسرے نے کہا اب بھی اتفاقی امر ہے۔ تیسری مرتبہ پھر دُھوپ میں لے گئے تو بادل نے سایہ کر دیا

## حکایتِ شہداءِ کربلا

تو قیسرا بھی تائب ہو کر مان گیا۔

سوم یہ کہ ایک بار کچھ لوگ موتے مبارک کی زیارت کے لیے آئے تو میں موتے مبارک والے صندوق کو باہر لایا، کافی لوگ جمع تھے۔ میں نے تالا کھولنے کے لیے چابی لگائی تو تالا نہ کھلا۔ بڑی کوشش کی مگر میں تالا کھولنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ پھر میں اپنے دل کی طرف متوجہ ہوا تو معلوم ہوا کہ ان لوگوں میں فلاں آدمی جنبی ہے اس کی شامت ہے کہ تالا نہیں کھل رہا میں نے پر وہ پوشی کھتے ہوئے سب کو کہا جاؤ! دوبارہ طہارت کر کے آؤ! جب وہ جنبی مجمع سے باہر ہوا تو تالا کھل گیا اور ہم سب نے زیارت کی۔

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جب میرے والد ماجد نے آخر عمر میں تبرکات تقسیم فرمائے تو ایک بال مبارک مجھے بھی عنایت ہوا۔  
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ - (انفاس العارفين ص ۳۹)

۷۰۔ حضرت عبداللہ شاہ صاحب اپنے پیرو مرشد کے خلیفہ عالم شاہ صاحب کے ساتھ جا رہے تھے۔ راستہ میں ایک پزاوہ (آوہ) آیا جس میں آگ بھڑک رہی تھی، خلیفہ صاحب نے فرمایا عبداللہ شاہ تم ہماری بات مانو گے؟ انہوں نے کہا ہاں! خلیفہ صاحب نے فرمایا اچھا اس پزاوے سے (آوے) میں جا کر کھڑے ہو جاؤ!

یہ حکم سنتے ہی عبداللہ شاہ اس بھڑکتی ہوئی آگ میں جا کھڑے ہوئے اور خلیفہ صاحب باہر جنگل کو چلے گئے، جب جنگل سے فارغ ہو کر تھوڑی دیر بعد واپس آئے تو دیکھا عبداللہ شاہ اسی آوے میں کھڑے ہیں اور آگ





خوب مل رہی تھی مگر ان کا کپڑا تک نہیں جلا۔

آخر ان کو بلایا گیا تو وہ خاموش کھڑے رہے، بہت آوازیں دیں تو وہ  
بھی قدر باہر آئے تو لوگوں نے ان کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکالا، بدن پر پسینہ تھا  
خلیفہ صاحب نے پوچھا کیا حال ہے؟ عرض کیا جب میں اس دہکتے ہوئے  
آوہ میں داخل ہوا تو مدینہ منورہ کی طرف خیال کر کے درود شریف پڑھنے لگا  
اچانک مدینہ منورہ کی طرف سے ایک نور آیا جسے میں نے چادر کی طرح اپنے  
تمام جسم پر لپیٹ لیا اور آگ کی گرمی مجھے بالکل محسوس نہیں ہوئی اور یہ جو میرے  
بدن پر پسینہ ہے یہ آگ کی گرمی سے نہیں بلکہ اُس نور کی گرمی سے آیا ہے۔

(ذکرِ خیرہ صفحہ ۱۳۹)

۱۷۔ میرے پاس محدّہ دھوبی گھاٹ فیصل آباد سے ایک صاحب بنام  
خلیل الرحمان صاحب آئے اور کہا کہ میں آپ کو ایک واقعہ سنانے آیا ہوں لہذا  
آپ بیٹھیں اور توجّہ کے ساتھ سُن لیں۔ ہم مسجد گلزارِ مدینہ میں بیٹھ گئے۔  
خلیل الرحمان صاحب نے بتایا کہ میرا ایک دوست ہے جس کا نام شاہد محمود ہے  
اس کی شادی کو کئی سال گزر گئے لیکن وہ اولاد کی نعمت سے محروم رہا بیار  
کوشش کے باوجود وہ کامیاب نہ ہوا۔ مجھے پتہ چلا تو میں نے اُٹھائی کتاب  
آپ کوثر اور اس دوست کے ہاں چلا گیا ملاقات ہوئی تو میں نے اسے کتاب  
آپ کوثر دی اور کہا کہ اس کو پڑھو اور درودِ پاک کی کثرت کرو پھر دیکھو  
اللہ تعالیٰ کا کرم اور اس کی عنایت اور یہ تقریباً دس گیارہ ماہ کی بات ہے اس



## حکایت اللہ کے رحمت پر مشورہ

نے کتاب پڑھ کر دُرو شریف پڑھنا شروع کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے کرم کر دیا، اب جس کا دل چاہے جا کر دیکھ لے اللہ تعالیٰ نے چاند سا لڑکا عطا کر دیا ہے۔

خیل الرحمان از دھوبی گھاٹ، فیصل آباد

تیرا نام لیاں ٹل جانیاں بلاواں نے تیرے ناں وچ مولیٰ رکھیاں شفاواں نے

## دُرو پاک کی برکت سے جان کنی میں آسانی کے واقعات

۷۲۔ بنی اسرائیل میں ایک شخص جو کہ نہایت گنہگار اور مجرم تھا۔ اُس نے سو سال یا دو سو سال فسق و فجور میں گزار دیے۔ جب وہ مر گیا تو لوگوں نے اسے گھسیٹ کر کوڑا کرکٹ کی جگہ ڈال دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی بھیجی اے پیارے کلیم! ہمارا ایک بندہ فوت ہو گیا ہے، اور بنی اسرائیل نے اسے گندگی میں پھینک دیا ہے آپ اپنی قوم کو حکم دیں کہ وہ اُسے وہاں سے اٹھائیں، تجمیر و تکفین کر کے آپ اُس کا جنازہ پڑھائیں! اور لوگوں کو بھی جنازہ پڑھنے کی رغبت دلائیں۔

جب کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام وہاں پہنچے تو اُس میت کو دیکھ کر پہچان لیا۔ تعمیلِ حکم کے بعد عرض کی یا اللہ! یہ شخص مشہور ترین مجرم تھا تو بجائے سزا کے یہ اس عنایت کا حقدار کیسے ہوا؟ فرمان آیا کہ بیشک یہ بہت بڑی سزا و عذاب کا مستحق تھا لیکن اس نے ایک دن تو رات مُبارک کھولی اور اُس میں میرے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام پاک لکھا ہوا دیکھا، محبت سے اُسے بوسہ دیا اور دُرو پاک پڑھا تو اُس نام پاک کی تعظیم کرنے کی وجہ سے

میں نے اس کے سارے گناہ معاف کر دیے۔ (مقامہ ساکینہ، القول البدیع (۱۱))  
 تعظیم جس نے کی ہے محمد کے نام کی خدا نے اس پر ایش و زخ حرام کی  
 ۷۳۔ ایک مریض نزع کی حالت میں تھا، اُس کا دوست تیمارواری کے لیے  
 آیا اور دیکھ کر پوچھا اے دوست! جان کنی کی تلخی کا کیا حال ہے؟ جو اب دیا مجھے  
 کوئی تکلیف نہیں محسوس ہو رہی کیونکہ میں نے علماء کرام سے سُن رکھا ہے کہ جو شخص  
 حبیبِ خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک کی کثرت کرے  
 اُسے اللہ تعالیٰ موت کی تلخی سے امن دیتا ہے۔

۷۴۔ خلاوین کثیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر جب جائگنی کی حالت طاری ہوئی تو اُس  
 کے سر کے نیچے سے ایک ٹکڑا کاغذ کا ملا جس پر لکھا ہوا تھا ہذہ براءۃ من  
 النار لخلاد بن کثیر۔ یہ خلاوین کثیر کے لیے جہنم سے آزادی کی سند ہے  
 لوگوں نے اُس کے گھر والوں سے پوچھا کہ اُس کا عمل کیا تھا؟ جو اب ملا کہ یہ  
 ہر جمعہ کو ہزار بار درود پاک پڑھا کرتے تھے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

۷۵۔ حضرت احمد بن ثابت مغربی قدس سرہ نے فرمایا میں نے جو درود پاک  
 کی برکتیں دیکھی ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ میں ایک رات تہجد کے لیے اُٹھا  
 تہجد کے بعد بیٹھ کر درود پاک پڑھنا شروع کر دیا اور اسی حالت میں مجھے اُوکھا آگئی  
 تو میں نے دیکھا کہ ایک شخص کو پڑے ہوئے گھسیٹتے جا رہے ہیں جس کے  
 گلے میں طوق تھا۔

گندھک کا لباس جو کہ شیخوں تک تھا پہنا ہوا ہے اور وہ بڑے جسم والا

## حیرت انگیز واقعے کا بیان

بڑے سروالا آدمی تھا۔ اُس کا چہرہ سیاہ، ناک بڑی اور منہ پر چھپک کے داغ تھے۔ میں نے اُن گھسیٹنے والوں سے کہا میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ بتاؤ! یہ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا یہ ابو جہل ملعون ہے، تو میں نے اُس سے کہا اے خدا تعالیٰ کے دشمن! تیری ہی سزا ہے اور یہ سزا اُس کی ہے جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کفر کرے۔ پھر میں نے دُعا کی یا اللہ! اب مجھے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے مشرف فرما! یا اللہ! مجھے یہ انعام عطا کر! تو ارم الرحیمین ہے۔ پھر میں نے دیکھا کہ میں ایک ایسی جگہ میں ہوں جس کو پہچانتا نہیں اچانک ایک جاننے والا دوست ملا جو حاجی اور نیک بزرگ تھا، میں نے اُسے سلام کہا اُس نے جواباً سلام دیا۔ میں نے پوچھا آپ کہاں جا رہے ہیں؟

فرمایا میں رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد شریف کو جا رہا ہوں، میں بھی اُس کے ساتھ چل پڑا، ایک گھڑی گزری تھی کہ ہم مسجد نبوی شریف میں پہنچ گئے تو سامنے نے فرمایا یہ ہے ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد مبارک۔

میں نے کہا یہ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد ہے، لیکن مسجد والے آقا کہاں ہیں؟ اس نے کہا ذرا صبر کرو! ابھی آپ تشریف لانے والے ہیں، تو شاہ کوزین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے اور اُن کے ساتھ ایک اور کامل بزرگ بھی تھے جن کے چہرہ انور میں نور تھا۔ میں نے آقاؐ کے نام

## حکایتِ نبویہ کریمہ صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حضور سلام عرض کیا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے پیارے خلیل ابراہیم علیہ السلام کو بھی سلام عرض کرو! تب میں نے اُن کی خدمتِ بابرکت میں بھی سلام عرض کیا اور دونوں سرکاروں سے دُعا کی درخواست کی تو دونوں اعلیٰ و ارفع شان والوں نے دُعا فرمائی۔

نیز میں نے دونوں کے حضور عرض کی کہ آپ دونوں میرے ضامن ہو جائیں تو آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تیرے لیے اس بات کا ضامن ہوں کہ تیرا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔ پھر میں نے عرض کی کہ مجھے کوئی نصیحت فرمائیں جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے۔ یہ سن کر فرمایا زِدْ فِي الصَّلَاةِ عَلَيَّ۔ مجھ پر رُوڈ پاک کی کثرت کرو!

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جب میں رُوڈ پاک پڑھتا ہوں تو کیا آپ میرا رُوڈ پاک سنتے ہیں تو فرمایا ہاں! سننا ہوں، اور تیری مجلس میں ملائکہ مقربین بھی آتے ہیں۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) آپ میرے ضامن ہو جائیں! تو فرمایا تو میری ضمانت میں ہے۔ میں نے التجا کی حضور! میرے متوسلین کے بھی ضامن ہو جائیں فرمایا میں ان کا بھی ضامن ہوا۔

میں نے مزید عرض کی حضور! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) میرے متوسلین میں سے فلاں بھی ہے۔ فرمایا وہ نیکو کاروں سے ہے پھر اپنے شیخ کے متعلق میں نے عرض کیا تو فرمایا وہ اولیاء اللہ میں سے ہے، پھر عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) میں چاہتا ہوں کہ آپ اُن سب کے ضامن ہو جائیں جو

## صَلَاةُ الدَّارِ الْبَيْتِ الْكَرِيمِ

میری اس کتاب کو پڑھیں جو میں نے دُرودِ پاک کے متعلق لکھی ہے فرمایا میں اس کتاب کے پڑھنے والوں کا اور جو اس میں مندرجہ دُرودِ پاک پڑھنے والے ہیں سب کا ضامن ہوا اور تجھ پر لازم ہے کہ تو اس دُرودِ پاک کو پڑھے اور کثرت کھے اور تیرے لیے ہر وہ نعمت ہے جو تو نے سوال کیا۔

اور میں بیدار ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ سے اُمید رکھتا ہوں کہ وہ مجھے دُرودِ پاک کی کثرت کی توفیق عطا فرمائے گا اور یہ کہ وہ ہمیں اپنے حبیبِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے دونوں جہان میں محروم نہیں رکھے گا۔ (سعادة الدارين)

۷۶۔ امیر المؤمنین سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں ایک مالِ آدمی تھا جس کا کردار اچھا نہیں تھا، لیکن اُسے دُرودِ پاک پڑھنے کا بڑا شوق تھا۔ کبھی وقت وہ دُرودِ پاک سے غافل نہیں رہتا تھا۔ جب اُس کا آخری وقت آیا اور جانگنی کی حالت طاری ہوئی تو اُس کا چہرہ سیاہ ہو گیا اور بہت زیادہ تنگی لاحق ہوئی، یہاں تک کہ جو کوئی اُس کو دیکھتا ڈر جاتا۔ اُس نے اسی حالت میں ندا دی اے اللہ تعالیٰ کے محبوب! میں آپ سے محبت رکھتا ہوں اور دُرودِ پاک کی کثرت کرتا ہوں۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

ابھی اُس نے یہ ندا پوری بھی نہ کی تھی کہ اچانک ایک پرندہ آسمان سے نازل ہوا اور اُس نے اپنا پر اُس قریب المرگ آدمی کے چہرہ پر پھیر دیا، فوراً اس کا چہرہ چمک اٹھا اور کستوری کی سی خوشبو مہک گئی اور وہ کلمہ طیبہ پڑھتا ہوا دُنیا سے رخصت ہو گیا۔ اور پھر جب تجھیں زندگین ہو جانے کے بعد اُسے لحد میں رکھا گیا تو ہاتھ سے آواز سُنی، ہم نے اس بندے کو قبر میں رکھنے سے

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ مِنْ مَاءِ بَيْتِ عَمْرِو بْنِ لَهَبٍ شَرِبَ مِنْ مَاءِ جَنَّةٍ لَا يَفْصِقُ عَنْهَا أَبَدًا

پہلے ہی کفایت کی اور اُس درود پاک نے جو یہ میرے حبیب پڑھا کرتا تھا اسے قبر سے اٹھا کر جنت پہنچا دیا ہے۔

یہ سن کر لوگ بہت متعجب ہوئے اور پھر جب رات ہوئی تو کبھی نے دیکھا زمین و آسمان کے درمیان وہ چل رہا ہے اور پڑھ رہا ہے:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (ذرة النعمان ص ۱۰۸)

آپ کا نام نامی اے صل علی ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آگیا

۷۷۔ حضرت سیدی المکرم سید امام علی شاہ قدس سترہ مکان شریف والوں کی مسجد میں روزانہ نماز عصر کے بعد ایک لاکھ پچیس ہزار بار درود پاک (خضری) پڑھا جاتا تھا۔ کسی صاحب کشف نے دیکھا کہ آپ کی مسجد کثرت ذکر اور کثرت درود پاک سے روشن اور منور رہتی ہے گویا نور سے جگمگا رہی ہے۔

(ماہنامہ سلسبیل شوال ۱۳۸۴ھ ص ۲۸)

## درود پاک کی برکت سے قبر میں انعام

۷۸۔ شیخ احمد بن منصور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فوت ہوئے تو اہل شیراز میں سے کسی نے اُن کو خواب میں دیکھا کہ وہ جامع شیراز کے محراب میں کھڑے ہیں اور انہوں نے بہترین حلقہ زیب تن کیا ہوا ہے اور اُن کے سر پر تاج ہے جو موتیوں سے مزین ہے۔

خواب دیکھنے والے نے پوچھا حضرت! کیا حال ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ

## صَلَّى اللّٰهَ عَلَيْكَ وَخَيْرٌ مِنْ سِتِّ مِائَةِ نَسِيَةٍ

نے مجھے بخش دیا، میرا کرام فرمایا اور مجھے تاج پہنا کر جنت میں داخل کیا۔  
پوچھا کس سبب سے؟ تو جواب دیا کہ میں نبی اکرم رسول محترم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک کی کثرت کیا کرتا تھا، یہی عمل کام آیا۔ (العقود البیضاء ص ۷۹)  
۷۹۔ شیخ حسین بن احمد بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا میں نے اللہ تعالیٰ  
سے دُعا کی یا اللہ! میں خواب میں ابوصالح مؤذن کو دیکھنا چاہتا ہوں چنانچہ  
میری دُعا قبول ہوئی اور میں نے خواب میں مؤذن کو دیکھا کہ بہت شاندار حالت  
میں ہے۔ میں نے پوچھا اے ابوصالح! مجھے اپنے یہاں کے حالات سے خبر دو!  
تو فرمایا اگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی پر  
درود پاک کی کثرت نہ کی ہوتی تو میں تباہ ہو گیا ہوتا۔ (سعادة الدارين ص ۱۳)

۸۰۔ ابوالخض کاغذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ان کے فوت ہو جانے کے بعد کسی  
نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کیا حال ہے؟ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ  
کیا کیا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا، مجھے بخش دیا اور جنت میں بھیج دیا۔  
دیکھنے والے نے دوبارہ سوال کیا، جس عمل کی وجہ سے آپ کو یہ انعامات  
حاصل ہوئے تو فرمایا جب میں دربار الہی میں حاضر کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں  
سے فرمایا اس کے گناہ شمار کرو! چنانچہ فرشتوں نے میرے نامہ اعمال سے  
میری صغیرہ کبیرہ غلطیاں، لغزشیں سب گن کر دربار الہی میں پیش کر دیں۔

تب فرمان الہی ہوا کہ اس بندے نے اپنی زندگی میں میرے حبیب پر جتنا  
درود پاک پڑھا ہے وہ بھی شمار کرو! جب فرشتوں نے درود پاک شمار کیا تو وہ  
گناہوں کی نسبت زیادہ نکلا تو مولا کریم جل مجدہ نے فرمایا اے فرشتو! میں نے



دیکھو کہ کچھ پیر پیر کچھ پیر پیر

اس کا حساب معاف کر دیا ہے۔ لہذا اسے بغیر حساب کتاب کے جنت میں لے جاؤ۔  
(القول بیدیع ص ۱۱۸، سعادة الدارين ص ۱۲)

۸۱۔ ایک نیک صالح آدمی نے خواب میں ایک مہیب (ڈراؤنی) اور قبیح صورت دیکھی اور گھبرا کر پوچھا تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا میں تیرے اعمال ہوں۔

میں نے پوچھا تجھ سے نجات کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟ اس نے جواب دیا اللہ تعالیٰ کے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک کی کثرت کرنے سے ہو سکتی ہے۔  
(سعادة الدارين ص ۱۲)

۸۲۔ حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان فرمایا کہ میرا ہمسایہ فوت ہو گیا تھا، میں نے اسے خواب میں دیکھا اور اس سے پوچھا تیرے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا؟ اس نے جواب دیا حضرت! آپ کیا پوچھتے ہیں؟ بڑے بڑے خوفناک مناظر میرے سامنے آئے۔ منکر و نکیر کے سوال و جواب کا وقت تو مجھ پر بڑا ہی خطرناک اور دشوار تھا حتیٰ کہ میں سوچ میں پڑ گیا کہ میرا خاتمہ ایمان پر ہو ہے یا نہیں؟!

اچانک مجھ سے کہا گیا کہ تیری زبان بیکار رہی اس وجہ سے تجھ پر یہ مصیبت آئی ہے۔ تب عذاب کے فرشتوں نے مجھے سزا دینے کا قصد کیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے اور ان فرشتوں کے درمیان ایک نوری انسان حائل ہو گیا جو کہ نہایت حسین و جمیل تھا، اس کے جسم سے خوشبو مہکتی تھی۔

منکر و نکیر کے سوالوں کے جوابات وہ مجھے پڑھاتا گیا اور میں اسے دہراتا

## حدیث اللہ کے حبیب پر سیرت نبوی کریم ﷺ

گیا اور کامیاب ہو گیا۔ پھر میں نے اُس فوری انسان سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ اُس نے جواب دیا میں تیرا درود پاک ہوں جو تو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر پڑھا کرتا تھا۔ اب تو محزونہ کر میں تیرے ساتھ ہی رہوں گا، قبر میں، حشر میں، پُل صراط پر، ہر مشکل مقام پر تیرے ساتھ رہوں گا اور مددگار رہوں گا۔ (القول بیدیع ص ۱۲۱، سعادة الدارين ص ۱۲۱، جذب القلوب ص ۲۶۲)

۸۳۔ بلخ میں ایک امیر کبیر سوداگر تھا، اُس کے ڈوٹر کے تھے اور اُس خوش نصیب کے پاس دنیاوی دولت کے علاوہ ایک نعمت عظمیٰ یہ تھی کہ اُس کے پاس سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے تین بال مبارک تھے جب وہ خوش بخت فوت ہوا تو اُس کے دونوں بیٹوں نے باپ کی جائیداد اُس میں تقسیم کر لی اور جب موتے مبارک کی باری آئی تو بڑے لڑکے نے ایک بال مبارک خود لے لیا اور ایک اپنے چھوٹے بھائی کو دے دیا اور پیرے بال مبارک کے متعلق بڑے نے کہا ہم اس کو آدھا آدھا کر لیں۔ چھوٹے نے کہا اللہ کی قسم! میں ایسا نہیں ہونے دوں گا۔ کون ہے جو رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک کو توٹے۔

بڑے نے جب چھوٹے بھائی کی عقیدت اور ایمانی تقاضا دیکھا تو بولا کہ اگر تجھے اس بال کے ساتھ اتنی ہی محبت ہے تو یوں کر کہ یہ تینوں بال تو لے لے اور باپ کی جائیداد کا اپنا حصہ مجھے دے دے۔ چھوٹے نے یہ سن کر کہا واہ رے قسمت مجھے اور کیا چاہیے۔ (ایمان والا ہی اس نعمت عظمیٰ کی قدر جانتا ہے۔ دنیا دار کیلئے کیا جانے)

سے قدر نہیں دیا ایسے کی جان دنیا دار کیلئے قدر نہیں دیا جاننے والے سوں کے دو چہ مدینے (صلی اللہ علیہ وسلم)

## حکایت کے چہرے پر پیر زین العابدینؑ کا ذکر

چنانچہ بڑے نے دُنیا کی دولت لے لی اور چھوٹے نے تینوں مومے مبارک لے لیے اور انہیں بڑے ادب و احترام سے رکھ لیا، جب شوق غالب ہوتا تو زیارت کر لیتا اور درود پاک پڑھتا۔

اور اُس ذاتِ جلّ جلالہ کی بے نیازی دیکھو کہ اُس کے بڑے بھائی کا مال چند دنوں میں ختم ہو گیا اور وہ کنگال ہو گیا۔ بقولِ شاعر :-  
 دُنیا پچھے دین و نجا یا تے دنی نہ چلی ساتھ  
 پیر کو ہاڑا مارا، مورا کھاپنے ہاتھ !

اللہ تعالیٰ نے چھوٹے کے مال میں برکت دی اور وہ خوشحال ہو گیا۔ پھر جب وہ حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا جاں نثار وفات پا گیا، تو کسی نے خواب میں رحمتہ اللیعلیٰ میں شفیع المذنبین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی اور ساتھ اُسے بھی دیکھا۔

سیدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے میرے امتی! تو لوگوں میں اعلان کر دے کہ جس کسی کو کوئی حاجت، کوئی مشکل درپیش ہو تو وہ اس کی قبر پر حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ سے سوال کرے! اُس نے بیدار ہو کر اعلان کر دیا تو اُس عاشقِ رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی قبر مبارک کو ایسی مقبولیت نصیب ہوئی کہ لوگ دھڑا دھڑا اُس قبر مبارک پر حاضر ہونے لگے۔

اور پھر یہاں تک نوبت پہنچی کہ اگر کوئی سوار ہو کر اُس کے پاس گزرتا تو براہِ ادب سوار

خوردی : اس واقعہ سے یہ بھی عیاں ہوا کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بھی یہ پسند ہے کہ عشق و محبت والوں کے مزارات مبارک پر لوگ اپنی حاجات و مشکلات میں حاضری دیں اور وہاں جا کر دعا کریں، بلکہ خود سرورِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ادبیاتے اُنت کے مزارات مبارک پر لوگوں کو بھیجتے ہیں۔  
 بے دلی ہائے تماشا کہ نہ عبرت ہے نہ ذوق بکسی ہائے تماشا کہ نہ دُنیا ہے نہ دین (بقیہ اگلے صفحہ پر)

## حَدِيثُ الْذَّبِّ كَرِيمٍ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے اتر جاتا اور پیدل چلتا۔ (القول البديع ص ۱۲۵، سعادة الدارين ص ۱۲۲)

اور نذرہ الجاس میں ہے کہ بڑے بھائی کا مال جب ختم ہو گیا اور وہ بالکل فقیر ہوا تو اُس نے خواب میں رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور اپنی حالت کی شکایت کی۔

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے بد نصیب تو نے بال مبارک پر دُنیا کو ترجیح دی اور تیرے بھائی نے وہ موتے مبارک لے لیے اور جب وہ ان مبارک بالوں کو دیکھتا ہے تو مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کو دونوں جہاں میں نیک بخت اور سعید کر دیا ہے۔

تب وہ بیدار ہوا تو چھوٹے بھائی کی خدمت میں حاضر ہو کر اُس کے خادموں میں شامل ہو گیا۔ (نذرہ الجاس ص ۱۲۲)

۸۴ — ایک عورت نے حضرت خواجہ حسن بصری قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میری بیٹی فوت ہو گئی ہے، میں چاہتی ہوں کہ خواب میں میری اُس کے ساتھ ملاقات ہو جائے۔

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا نماز عشاء کے بعد

بقیہ : چنانچہ مولوی اشرف علی تھانوی نے "جمال الاولیاء" میں لکھا ہے کہ فقیہ کبیر احمد بن موسیٰ بن مجمل سے روایت ہے کہ انھوں نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان کو فرمایا ہے ہمیں اگر تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تم پر علم کھول دے تو حضرت کی قبر کی مٹی میں سے کچھ لو اور اُس کو نماز مجمل جاؤ! ان فقیر نے ایسا ہی کیا اور اُس کی برکتیں ظاہر ہو گئیں۔

— (جمال الاولیاء ص ۱۰۵) —

حکومتِ اسلامیہ کے زیرِ نگرانی و نفاذ

چار رکعت نفل پڑھ! اور ہر رکعت میں فاتحہ شریف کے بعد سورۃ الہم الکفار  
ایک مرتبہ پڑھ کر لیٹ جا اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک  
پڑھتی پڑھتی سو جا!

اس عورت نے ایسا ہی کیا جب سو گئی تو اس نے خواب میں اپنی لڑکی کو  
دیکھا کہ وہ عذاب میں مبتلا ہے، اُسے گندھک کا لباس پہنا کر ہاتھوں میں آگ  
کی ہتھکڑیاں اور پاؤں میں بیڑیاں پہنا دی گئی ہیں۔

وہ گھبرا کر بیدار ہوئی اور خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں  
حاضر ہو کر واقعہ بیان کیا۔ آپ نے سُن کر فرمایا کچھ صدقہ کر! شائد اللہ تعالیٰ اس  
کو معاف کر دے۔ زماں بعد حضرت خواجہ قدس سرہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک  
باغ ہے جس میں ایک تخت بچھا ہوا ہے، اُس پر ایک لڑکی بیٹھی ہوئی ہے اور اس  
کے سر پر نورانی تاج ہے۔ اُس نے دیکھ کر عرض کی حضرت! آپ مجھے پہچانتے  
ہیں؟ حضرت خواجہ نے فرمایا نہیں!

عرض کیا حضرت! میں وہی ہوں جس کی والدہ نے آپ سے میری ملاقات  
کے لیے پوچھا تھا اور آپ نے پڑھنے کو بتایا تھا۔ اس پر حضرت خواجہ نے فرمایا  
اے بیٹی! تیری والدہ نے تو تیری حالت کچھ اور بتائی تھی مگر میں اس کے برعکس  
دیکھ رہا ہوں۔

یہ سُن کر لڑکی نے عرض کی حضرت! جیسے میری والدہ نے بیان کیا تھا اس  
طرح صرف میری حالت ہی نہیں بلکہ اُس قبرستان میں ستر ہزار مردہ تاجن کو  
عذاب ہو رہا تھا۔ ہماری خوش نصیبی یہ کہ ہمارے قبرستان کے پاس سے ایک

## حدیث اللہ کے پیغمبر کے لئے

ایک عاشق رسول گزرا اور اُس نے دُرودِ پاک پڑھ کر ثواب ہمیں بخش دیا تو اللہ نے اُس دُرودِ پاک کو قبول فرما کر ہم سب پر رحمت فرمائی اور عذاب سے نجات مل گئی، اور سب کو یہ انعام و اکرام عطا فرمایا جو آپ مجھ پر دیکھ رہے ہیں۔

(القول بیدیع ص ۱۳، نزہۃ الباس ص ۳۲، سعادت الدارین ص ۱۲۲)

۸۵۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں میرا ایک ہمسایہ تھا جو اباش اور فسق و فجور میں مبتلا تھا۔ میں اُسے توبہ کی تلقین کیا کرتا تھا لیکن وہ اس طرف نہیں آتا تھا۔ جب وہ مر گیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ وہ جنت میں ہے۔ میں نے اُس سے پوچھا شجہ جنت کیسے نصیب ہوتی؟ اُس نے کہا میں ایک محدث کی مجلس میں حاضر ہوا تو اُن کو یہ بیان کرتے سنا کہ جو کوئی رسولِ معظم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر بلند آواز سے دُرودِ پاک پڑھے اُس کیلئے جنتِ محبوب ہو جاتی ہے۔ یہ سن کر میں نے اور تمام حاضرین نے بلند آواز سے دُرودِ پاک پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو بخش دیا اور جنت عطا کر دی۔ (نزہۃ الباس ص ۱۲۵)

یہ لکھ کر علامہ صفوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں میں نے المور والعدب میں حدیث پاک دیکھی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو دنیا میں مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتے وقت آواز بلند کرتا ہے آسمانوں میں فرشتے اُس پر صلوات کے لیے آواز بلند کرتے ہیں۔

۸۶۔ ابو زرعہ کو بعد موت جعفر بن عبد اللہ نے خواب میں دیکھا کہ آسمان پر فرشتوں کی امامت کرتا ہے۔ (نماز پڑھتا ہے) میں نے پوچھا اے ابو زرعہ یہ درجہ تونے کیسے حاصل کر لیا؟ جواب دیا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے دس لاکھ عبادت

## حکایت کے سبب پورے شجر ڈال دیا

لکھی ہیں، اور یوں لکھا عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یعنی ہر بار سید و دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نام نامی کے ساتھ دُرُودِ پاک لکھا ہے اور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس بار دُرُود بھیجتا ہے۔

(شرح الصدور ص ۱۲۳، سعادة الدارين ص ۱۲۸)

۸۷۔ علامہ ابن نعمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا بہت سارے علماء کرام کو جن کا شمار نہیں ہو سکتا اُن کو بعد از وصال اچھی حالت میں دیکھا گیا۔

جب اُن سے سبب پوچھا گیا تو بتایا یہ انعام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ مقدسہ پر دُرُودِ پاک بھیجنے کی وجہ سے ہے۔ (سعادة الدارين ص ۱۲۸)

۸۸۔ منصور ابن عمار کو موت کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ جواب دیا مجھے میرے مولیٰ نے کھڑا کیا اور فرمایا تو

منصور بن عمار ہے؟ میں نے عرض کی اے ربِّ العالمین! میں ہی منصور بن عمار ہوں پھر فرمایا تو ہی ہے جو لوگوں کو دُنیا سے نفرت دلاتا تھا۔ اور خود دُنیا میں راغب تھا۔

میں نے عرض کی یا اللہ! یوں ہی ہے لیکن جب بھی میں نے کسی مجلس میں وعظ شروع کیا، تو پہلے تیری حمد و ثنا کی، اس کے بعد تیرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہ وسلم پر دُرُودِ پاک پڑھا، اس کے بعد لوگوں کو وعظ و نصیحت کی۔

اس عرض پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو نے سچ کہا ہے، اور حکم دیا اے فرشتو! اس کے لیے آسمانوں میں منبر رکھو! تاکہ جیسے دُنیا میں بندوں کے سامنے میری بزرگی

بیان کرتا تھا آسمانوں میں فرشتوں کے سامنے میری بزرگی اور عظمت بیان کرے۔

(سعادة الدارين ص ۱۲۶)

## صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۹ — ہناد بن ابراہیم نسفی نے بیان کیا کہ میں خراب میں سید اکوئین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا اور دیکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میری طرف سے منقبض ہیں۔ میں نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک کو بوسہ دیا اور عرض کی یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) میں اصحابِ حدیث سے ہوں اور اہل سنت سے ہوں اور غریب ہوں!

یہ سن کر آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تبسم فرمایا اور فرمایا کہ جب تو مجھ پر دُرو پاک پڑھتا ہے تو سلام کیوں چھوڑ دیتا ہے؟ اس کے بعد جب بھی میں دُرو پاک لکھتا ہوں تو صرف صلی اللہ علیہ نہیں بلکہ پورا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لکھتا ہوں۔ (سعادة القادین ص ۱۷۸)

## دُرو پاک کی برکت سے آخرت میں انعامات

۹۰ — سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ روز قیامت اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت ابوالبشر آدم علیہ السلام عرشِ الہی کے پاس سبز حلقہ پہن کر تشریف فرما ہوں گے اور یہ دیکھتے ہوں گے کہ میری اولاد میں کس کس کو جنت میں لے جاتے ہیں اور کس کس کو دوزخ لے جاتے ہیں۔

اپنا نمک آدم علیہ السلام دیکھیں گے کہ سید انبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ایک اہتی کو فرشتے دوزخ لے جا رہے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام یہ دیکھ کر ندا دیں گے اے اللہ تعالیٰ کے حبیب! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) آپ



## حکایتِ رحمتِ پروردگار

کے ایک اُمّتی کو ملا کہ کرامِ دوزخ لے جا رہے ہیں۔ سیدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں یہ سُن کر میں اپنا تہبند مضبوط پکڑ کر اُن فرشتوں کے پیچھے دوڑوں گا اور کہوں گا اے رب تعالیٰ کے فرشتو! ٹھہر جاؤ!

فرشتے یہ سُن کر عرض کریں گے یا حبیب اللہ! ہم فرشتے ہیں اور فرشتے اللہ کی حکم عدولی نہیں کر سکتے۔ اور ہم وہ کام کرتے ہیں جس کا ہمیں دربارِ الہی سے حکم ملتا ہے۔ یہ سُن کر نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنی ریش مبارک پکڑ کر دربارِ الہی میں عرض کریں گے اے میرے رب کریم! کیا تیرا میرے ساتھ یہ وعدہ نہیں ہے کہ تجھے تیری اُمّت کے بارے میں رُسوا نہیں کروں گا۔

تو عرشِ الہی سے حکم آئے گا اے فرشتو! میرے حبیب کی اطاعت کرو! اور اس بندے کو واپس میزان پر لے چلو! فرشتے اُس کو فوراً میزان کے پاس لے جائیں گے اور جب اُس کے اعمال کا وزن کریں گے تو میں اپنی جیب سے ایک نُور کا سفید کاغذ نکالوں گا اور بسم اللہ شریف پڑھ کر نیکیوں کے پڑے میں رکھ دوں گا تو اُس کا نیکیوں والا پلڑا وزنی ہو جائے گا۔

اچانک ایک شور برپا ہو گا کہ کامیاب ہو گیا، کامیاب ہو گیا، اس کو جنت میں لے جاؤ! جب فرشتے اُسے جنت کو لے جاتے ہوں گے تو وہ کہے گا اے میرے رب کے فرشتو! ٹھہرو! اہل بزرگ سے کچھ عرض کر لوں!  
تب وہ عرض کرے گا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کا کیسا نورانی چہرہ ہے اور آپ کا خلق کتنا عظیم ہے، آپ نے میرے آنسوؤں پر رحم کھایا اور میری لغزشوں کو معاف کر دیا۔ آپ کون ہیں؟ فرمائیں گے میں

## حکایتِ نبویؐ کے بارے میں

تیرا نبی محمد مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) ہوں اور یہ تیرا درود پاک تھا جو تو نے مجھ پڑھا ہوا تھا وہ میں نے تیرے آج کے دن کے لیے محفوظ رکھا ہوا تھا۔ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْكَرِيمِ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ - (القول البدیع ص ۱۲۳، معارج النبوۃ ص ۳۳)

۹۱۔ حضرت احمد بن ثابت مغربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں نے جو برکتیں درود پاک کی دیکھی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک خلیل میدان ہے اُس میں ایک منبر ہے، میں نے اُس پر چڑھنا شروع کر دیا۔

جب میں کچھ درجے چڑھ گیا، زمین کی طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ منبر ہوا میں ہے اور اوپر کو جا رہا ہے اور زمین سے کافی اونچا جا چکا ہے۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ میں اوپر کے درجے تک چڑھتا ہوں۔ جہاں تک مجھے اللہ تعالیٰ لے جائے جاؤں گا حالانکہ واپس آنے کی کوئی سبیل نظر نہیں آتی۔

جب میں اور بلندی تک پہنچا اور نیچے کو دیکھا تو نیچے والے درجے غائب ہیں، تب میں نے دائیں بائیں دیکھا تو ہوا می ہوا ہے۔ میں نے دربارِ الہی میں دُعا کی یا اللہ! مجھے درود پاک کی برکت سے سلامتی کے راستہ پر لے چل!

اس کے بعد میں نے ایک باریک سا دھاگہ دیکھا جو کہ اندھیرے میں کھنچا ہوا ہے، گویا وہ پُل صراط ہے۔ میں نے یہ منظر دیکھا تو اپنے آپ کو کہا تجھ پر افسوس! کہ تُو پُل صراط پر پہنچ گیا ہے لیکن تیرے پاس کوئی عمل نہیں سولتے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور درود پاک کے چاہک میں نے ہاتھ کی آواز سنی

اے احمد! اگر تو پل صراط کو عبور کر گیا تو تو رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زیارت سے مشرف ہوگا۔ میں یہ سن کر بہت خوش ہوا، اور میں نے دُرو پاک کا وسیلہ پیش کر کے دُعا کی۔

کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نور کا بادل نمودار ہوا اور اُس نے مجھے پل صراط کے پار اتار کر سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر کر دیا۔ اقلے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز ہیں اور دائیں طرف سیدنا صدیق اکبر، بائیں جانب سیدنا فاروق اعظم، پیچھے سیدنا عثمان غنی ذوالنورین آگے سیدنا مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیٹھے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) حضور آپ میرے ضامن ہو جائیں! فرمایا میں تیرا ضامن ہوں اور تیرا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔ میں نے دُعا کی درخواست کی تو فرمایا شجہ پر دُرو پاک کی کثرت لازم ہے اور تُو لہو (کھیل) سے پرہیز کر پھر میں سیدنا حیدر کزار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف متوجہ ہوا اور عرض کی ماموں جان آپ میرے لیے دُعا کریں۔

یہ سن کر سیدنا مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرا کندھا پکڑ کر جھٹکا دیا اور فرمایا میں تیرا ماموں کیسے ہوا؟ میں تو تیرا دادا ہوں اور سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بھی تیرے جدِ مکرم (نانا جان) ہیں۔ اور اسی جھٹکے سے مرعوب ہو کر میں بیدار ہو گیا، اور کافی دیر تک میرا کندھا درد کرتا رہا، ایک عرصہ تک شرمسار رہا کہ یہ میری جہالت اور غفلت تھی کہ میں نے حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ماموں کہا۔

## حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

میں نے غور کیا کہ وہ "لو" کیا ہے زان بعد معلوم ہوا وہ رشتہ داری کا جھگڑا تھا جس میں طوٹ ہو گیا اور ایک سال تک زیارتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے محروم رہا۔ اس کوتاہی سے میں نے توبہ کی اور درودِ پاک کا وسیلہ پیش کر کے دربارِ الہی میں عرض کی یا اللہ! مجھے اپنے حبیبِ مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف فرما!

میں نے دوسری بار عالم رویار میں دیکھا کہ میں دربارِ الہی میں حاضر ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھے ڈانٹ رہے ہیں اور تنبیہ فرما رہے ہیں کہ میں لہو و لعب اور دنیا کے جھگڑے میں طوٹ کیوں ہوا! اور میں عرض کیے جا رہا ہوں یا اللہ تیری رحمت! یا اللہ تیرا فضل! یا اللہ تیرا کرم! لیکن مجھ پر سلسل ڈانٹ پڑ رہی ہے تو میں نے خیال کیا شاید میں دوزخی ہوں۔

مگر فوراً یاد آیا کہ میں کیسے دوزخ والوں سے ہو سکتا ہوں میرے تو ضامنِ مصطفیٰ ہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔ تو میں نے دربارِ الہی میں عرض کی یا اللہ! میں تیرے حبیبِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درودِ پاک پڑھتا ہوں اور وہ میرے ضامن ہیں! اتنا عرض کرنا تھا دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم موجود ہیں اور فرما رہے ہیں میں صاحبِ شفاعت ہوں میں صاحبِ عنایت ہوں، میں صاحبِ وسیلہ ہوں۔

تب میں نے سنا کوئی کہہ رہا ہے یا اللہ! کیا یہ دوزخ والوں سے ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا نہیں! یہ دوزخ سے امن میں ہے۔ اور میں بیدار ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کی کریم بارگاہ سے اُمید رکھتا ہوں کہ وہ ہم پر اپنی رحمت سے

احسان فرمائے گا اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہیں کرے گا۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۱۱)

۹۲۔ ایک شخص سطح نامی جو کہ آزاد طبع نفسانی خواہشات کا پیروکار تھا، وہ فوت ہو گیا تو کسی صوفی بزرگ نے خواب میں دیکھا پوچھا کیا حال ہے؟ اُس نے جواب دیا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بخش دیا ہے۔ پوچھا کس سبب سے بخش ہوئی؟ کہا میں نے ایک محدث صاحب کے ہاں حدیث پاک با سند پڑھی حضرت شیخ محدث نے سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھا اور میں نے بھی بلند آواز سے درود پاک پڑھا اور جب اہل مجلس نے سنا تو انہوں نے بھی درود پاک پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی برکت سے ہم سب کو بخش دیا ہے۔

(القول البدیع ص ۱۱۱)

۹۳۔ حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا میں ایک دن درود پاک کے متعلق کتاب لکھتے ہوئے دیوار کے ساتھ پشت لگا کر قبلہ رو بیٹھا تھا، قلم میرے ہاتھ میں اور تختی گود میں تھی۔

مجھے یقین آگئی میں نے عالم رویار میں دیکھا کہ خالی زمین میں ہوں کوئی عمارت وغیرہ نہیں ہے جبکہ کچھ لوگ جامع مسجد کے دروازے میں موجود ہیں اور باقی مسجد کے اندر ہیں، میں اندر گیا اور دیکھا کہ بیٹھنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

ایک آدمی نے اشارہ کیا میں اس کے پاس گیا اور میں نے اپنے دائیں طرف ایک نوجوان کو جو نہایت حسین و جمیل تھا دیکھا۔ اُس کا نورانی چہرہ دیکھ کر میں بے حد متاثر ہوا اور مجھے شوق دامنگیر ہوا کہ میں اُس کا نام و نسب پوچھوں۔ میں نے اُس سے کہا تجھے اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

## صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّكَ مُحَمَّدٌ بِرِزْوَانِ رَبِّكَ

کا نام دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ کا نام کیا ہے؟ اور آپ کا نسب کیا ہے؟  
 اُس نے کہا آپ کو میرا نام و نسب معلوم کر کے کیا حاصل ہوگا! میں نے  
 کہا میری نظر میں آپ نیک آدمی ہیں اور میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں  
 اُس نے کہا میرا نام رومان ہے اور میرا نسب یہ ہے کہ میں فرشتہ ہوں۔  
 میں نے کہا تجھے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں  
 کہ آپ کا نام و نسب کیا ہے؟ یہ سن کر کہا اے اللہ کے بندے میرا نام رومان  
 ہے اور میں ملائکہ کرام سے ہوں۔ پھر میں نے تیسری بار پوچھا تو اُس نے تیسری  
 بار بھی یہ بتایا۔

میں نے پوچھا کہ آپ آدمیوں میں کیوں آئے ہیں؟ فرمایا یہ جو آپ کو  
 نظر آ رہے ہیں یہ سب فرشتے ہیں۔

میں نے کہا میں آپ کی صحبت میں رہنا چاہتا ہوں! اُس نے کہا کیا آپ  
 ہمیشہ صحبت میں رہنا چاہتے ہیں؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ اُس نے  
 کہا نہیں! آپ ایک گھڑی بھی میرے ساتھ نہیں رہ سکتے۔ لیکن میں آپ کو  
 ایک ایسا نذر جن اور جنیہ کے ساتھ کر دیتا ہوں جو آپ کے ساتھ رہیں گے۔

میں نے کہا ہاں! اور میں نے دل میں خیال کیا کہ جن کے ساتھ رہیں گے  
 تو میری حفاظت کریں گے اور میرے دشمنوں پر قہر کریں گے۔ تب فرشتہ نے دو  
 جنوں کو آواز دی وہ جن اور جنیہ فوراً حاضر ہو گئے۔ اُس نے حکم دیا کہ ہمیشہ اس  
 کے ساتھ رہو! تو جنوں نے عرض کی یہ شخص چاہتا ہے کہ ہماری وجہ سے لوگوں  
 پر قہر اور زیادتی کرے! ہمیں اس پر قدرت نہیں ہے یہ تو تمنا کے سامنے حال

## حکایتِ نبویؐ کی حیرت انگیز مثالیں

ہونے والی بات ہے جو ناممکن ہے۔ مجھے یہ سن کر نفرت سی پیدا ہو گئی اور میں نے کہہ دیا مجھے آپ کی صحبت کی ضرورت نہیں ہے!

اور اُس فرشتہ سے عرض کی حضور! یہ تو فرماتیں کہ ان فرشتوں میں کون کون ہے؟ فرمایا ان میں جبرائیل علیہ السلام، میکائیل علیہ السلام، اسرافیل علیہ السلام، عزرائیل علیہ السلام ہیں۔

میں نے اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دے کر کہا آپ مجھے جبرائیل علیہ السلام دکھائیں جو ہمارے آقا حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محبت کرنے والے ہیں۔

اچانک محراب کے پاس سے آواز آئی اے اللہ تعالیٰ کے بندے! میں جبرائیل یہاں ہوں! میں نے دیکھا کہ وہ مدور جبین و جلیل ہیں۔ میں نے سلام عرض کیا اور اُن پر لوٹ پوٹ ہو گیا اور میں نے دُعائے خیر کی طلب کی۔ آپ نے دُعا فرمائی، تب میں نے قسم دے کر عرض کی کہ آپ مجھے کوئی نصیحت فرمائیں جس سے مجھے فائدہ ہو! فرمایا تیرے سامنے ایک بیہودہ امر آئے گا، اس سے بچے رہنا اور امانت کو ادا کرو!

پھر میں نے واسطہ دے کر عرض کی میں میکائیل علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہتا ہوں! ایک سخت اُن بیٹھے ہوئے حضرات میں سے ایک بولے میں ہوں میکائیل! میں اُن کے پاس حاضر ہوا اور دست بوسی کرنے بعد دُعا کی درخواست کی، اُنہوں نے دُعا فرمائی۔ میں نے عرض کی کہ مجھے کوئی مفید نصیحت کیجیے! فرمایا عدل کرو اور عہد پورا کرو!

## حَبِيبِ الْوَالِدِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں نے سوال کیا کہ میں سیدنا اسرافیل علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہتا ہوں تو دیکھا کہ اُن میں سے ایک صاحب کھڑے ہوئے اور کہا میں ہوں اللہ تعالیٰ کا بندہ اسرافیل۔ ان کا چہرہ پُر نور تھا۔ میں نے آگے جا کر دست بوسی کی اور دعائے خیر طلب کی، اُنھوں نے دُعا فرمائی۔

پھر مجھے خیال آیا کہ واقعی یہ فرشتے ہیں یا میں غلطی پر ہوں؟ یہ اسرافیل کیسے ہو سکتے ہیں؟ کیونکہ حدیث پاک ہے کہ اسرافیل علیہ السلام کا سر عرش تک ہے اور پاؤں ساتوں زمینوں کے نیچے تک ہیں۔ یہ خیال آتے ہی دیکھا کہ اسرافیل علیہ السلام اُٹھ کھڑے ہوئے سر آسمانوں تک اور پاؤں زمین کے نیچے دُھنس گئے تو میں اُن سے لپٹ گیا اور عرض کی ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کا واسطہ دیتا ہوں۔ کہ آپ اُس پہلی صورت میں آجائیں! میں مانتا ہوں کہ آپ واقعی اسرافیل ہیں۔ (علیہ السلام)

میں نے عرض کی مجھے کوئی مفید نصیحت فرمائیں تو فرمایا دُنیا کو چھوڑو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوگی۔ میں نے واسطہ دے کر عرض کی میں عزرائیل علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہتا ہوں۔ فوراً ایک بہت ہی حسین جمیل صاحب اُٹھے اور فرمایا میں ہوں اللہ تعالیٰ کا بندہ عزرائیل۔ میں حاضر ہوا اور دست بوسی کر کے دُعا خیر کی درخواست کی، آپ نے دُعا فرمائی۔

آخر میں میں نے ایک التجا پیش کی کہ حضور! جان تو آپ ہی نے نکالی ہے لہذا میں اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ آپ میری جان نکالتے وقت مجھ پر نرمی کریں!



## حکایت کے تحت پیر شیخ زکریا

فرمایا ہاں! لیکن شرط یہ ہے کہ آپ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود پاک پڑھا کریں! میں نے کہا حضور! آپ مجھے کوئی مفید نصیحت کریں فرمایا لذتوں کو توڑنے والی، بچوں کو قسیم کرنے والی، بھائیوں، بہنوں میں جھگڑائی ڈالنے والی (موت) کو یاد رکھا کریں! اس پر میں بیدار ہو گیا۔

اور اُمید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان حضرات کی دُعاؤں سے مجھے نفع دے گا، اور ان کی نصیحتوں پر عمل کرنے کی توفیق دے کر موت کے وقت آسانی عطا فرمائے گا اور اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے دونوں جہان میں انعام کرے گا۔  
(سعادۃ الدارين ص ۱۸)

۹۴۔۔۔ برادرِ مکرم مولانا احسان الحق دامت برکاتہم نے بیان کیا کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا، رمضان کا مہینہ تھا، میں مسجدِ نبوی شریف میں اعتکاف بیٹھ گیا۔

ایک دن ایک دوسرے دوست کی جائے اعتکاف میں گیا وہ وہاں موجود نہیں تھے اور وہاں ایک اور صاحب بیٹھے تھے، وہ روضہ اطہر کی طرف متوجہ کر کے ”دلائل الخیرات“ کھولے بڑی محبت اور توجہ سے درود پاک پڑھ رہے تھے۔ میں نے سلام کیا تو وہ ایسے محو تھے کہ گویا انہوں نے سُنا ہی نہیں میں چند منٹ وہاں بیٹھ کر واپس اپنی جگہ آ گیا۔

زاں بعد جب وہ دوست ملے جن کی جائے اعتکاف میں گیا تھا تو میں نے اُن سے پوچھا آپ کی اعتکاف کی جگہ میں کون صاحب بیٹھے ہوئے تھے، فرمایا وہ بڑے عجیب آدمی ہیں۔ اس دوست نے اُن صاحب کی بات سُنائی

## حکایتِ پیر صاحب

فرمایا وہ ہیں جن کو سیدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں رکھا  
 ہوا ہے تفصیل یوں ہے کہ سندھ سے ایک پیر صاحب یہاں آتے تھے وہ  
 طبیب بھی تھے۔ انھوں نے کبھی وزیر کے ایک مریض کا علاج کیا وہ تندرست  
 ہو گیا۔ اس کے سبب پیر صاحب کا وقار بن گیا اور ان کو اختیار مل گیا کہ اتنے  
 اتنے اقامے (سعودی عرب میں رہنے کے اجازت نامے) حاصل کر سکتے ہیں۔  
 پیر صاحب موصوف نے اپنے ملک کے ان لوگوں کی فہرست بنا کر شروع  
 کی جن کے پاس اقامہ نہیں تھا اور اس درود پاک پڑھنے والے سے  
 بھی پوچھا کہ آپ اقامہ بنوانا چاہتے ہیں! انھوں نے کہا ہاں! اگر  
 اقامہ مل جائے تو غنیمت ہے۔

پیر صاحب نے اس کا نام لکھ لیا۔ لیکن اگلے دن یہ شخص پیر صاحب کو  
 تلاش کر رہا تھا، جب وہ مل گئے تو کہنے لگا پیر صاحب! میرا نام فہرست  
 سے خارج کر دیجیے!

پیر صاحب نے پوچھا کیوں؟ تو خاموش رہے، اور پیر صاحب نے اصرار  
 کیا تو بتایا کہ رات مجھے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت  
 نصیب ہوئی اور سرکار نے فرمایا میرے عزیز! تجھے اقامہ وغیرہ کی ضرورت  
 نہیں! تجھے میں نے رکھا ہوا ہے، تجھے کوئی نہیں نکال سکتا۔ لہذا پیر صاحب  
 میرا نام فہرست سے حذف کر دیجیے!۔

داہن مصطفیٰ سے جو پلٹا یگانہ ہو گیا  
 جس کے حضور ہو گئے اسکا زمانہ ہو گیا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى حَبِيبِهِ الْمُصْطَفَى وَرَسُولِهِ  
الْمُرْتَضَى وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَنْزَوَاجَهُ وَذُرِّيَّتِهِ  
أَجْمَعِينَ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ -

۹۵۔ حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی قدس سرہ نے فرمایا میں نے جوڑو پاک  
کی برکتیں دیکھی ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا میں  
دوزخ میں ہوں (اللہ تعالیٰ ہمیں دوزخ سے محفوظ رکھے) اور جوڑو پاک پڑھ  
رہا ہوں، اور دوزخ کی آگ نے مجھ پر کسی قسم کا اثر نہیں کیا اور میں نے وہاں  
ایک عورت دیکھی جس کا خاوند میرا دوست تھا۔

مجھے دیکھ کر وہ کہنے لگی اے شیخ احمد! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کا  
دوست اور اُس کی بیوی دوزخ میں ہیں۔ یہ سن کر مجھے بڑا صدمہ ہوا کہ میرا  
دوست دوزخ میں ہے۔ میں اُس کے گھر میں (دوزخ والے ٹھکانہ میں) داخل  
ہوا، اور دیکھا کہ ہنڈیا ہے جس میں کھولتا ہوا گندھک ہے۔ اور اُس  
عورت نے کہا یہ آپ کے دوست کے لیے پینے کی چیز ہے  
(معاذ اللہ) میں نے پوچھا کہ اسے یہ سزا کیوں کھڑی ہے؟ حالانکہ وہ ظاہر میں  
نیک آدمی تھا۔ تو اُس کی بیوی نے جواب دیا اس نے مال جمع کیا تھا خواہ  
وہ حلال تھا یا حرام۔

اس کے علاوہ میں نے دوزخ میں بڑی بڑی آگ کی خندقیں اور وادیاں  
دیکھیں (اللہ تعالیٰ ہمیں پناہ بخشے) تب میں نے آسمان کی طرف پرواز کی تھی کہ  
میں آسمان کے قریب پہنچ گیا اور میں نے فرشتوں کو سنا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی

## حکایتِ بیکار

تسبیح و تقدیس اور توحید بیان کر رہے ہیں۔ اس وقت میں نے کسی کہنے والے کو کہتے سنا اے شیخ احمد! شجے خیر کی بشارت ہو کہ تو اہل خیر سے ہے۔  
میں نیچے اتر آیا جہاں سے اوپر گیا تھا۔ دیکھا کہ وہی عورت کھڑی ہے اور دروازہ کھلا تو اس کا خاوند نکلا، اس نے کہا ہمیں اللہ تعالیٰ نے تیری وجہ سے اور درود پاک کی برکت سے نجات عطا فرمادی ہے۔ اس کے بعد میں وہاں سے چلا تو ایسی جگہ پہنچ گیا جس سے اچھی جگہ شاید ہی کسی نے دیکھی ہو اس میں ایک بالا خانہ دیکھا جو نہایت عالیشان اور بلند ہے، اور اس میں ایک عورت کہ اس جیسی حسین عورت نہیں دیکھی بیٹھی آٹا گوند کر رہی ہے۔

میں نے اس آٹے میں ایک بال دیکھا۔ تو عورت سے کہا اللہ بٹھہ پر رحم کرے، اس بال کو آٹے میں سے نکال دے کہ اس نے سارا آٹا خراب کر رکھا ہے۔ وہ بولی یہ بال میں نہیں نکال سکتی، یہ تو ہی نکال سکتا ہے اور یہ بال تیرے دل میں دنیا کی محبت کا بال ہے لہذا اگر تو چاہے تو اس کو نکال دے چاہے تو رہنے دے، اور یہ سن کر میں بیدار ہو گیا۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۱۸)

۹۶۔ ابن نبان اصفہانی فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل کیا، اور عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! آپ نے امام شافعی کو نفع عطا کیا ہے۔

فرمایا ہاں! میں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کر دیا ہے کہ شافعی کا حساب نہ لیا جائے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! یہ کس عمل کی وجہ سے ہے؟ فرمایا وہ مجھ پر ایسا درود پاک پڑھتے ہیں جیسا کسی اور نے

## حکومتِ پاکستان کے سرکاری اخبار

نہیں پڑھا۔ میں نے عرض کی حضور! وہ ایسا درود پاک ہے؟ فرمایا امام شافعی یوں پڑھا کرتے ہیں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ  
وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُونَ

(سعادة القارين ص ۱۲۹)

۹۷۔ سیدنا امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ان کے وصال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا آپ کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا ہے۔

پوچھا کس عمل کے سبب؟ فرمایا پانچ کلموں کے سبب، جن کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھا کرتا تھا۔ وہ پانچ کلمات کون سے ہیں؟ فرمایا وہ یہ ہیں:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عِدَّةَ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ وَصَلِّ  
عَلَى مُحَمَّدٍ عِدَّةَ مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا أَمَرْتِ  
أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ  
أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا تَنْبَغِي  
أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ۔

(سعادة القارين ص ۱۲۹)

۹۸۔ عبداللہ بن حکم فرماتے ہیں میں نے خواب میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ فرمایا مجھ پر رحم فرمایا اور بخش دیا اور میرے لیے جنت یوں سجائی گئی

## صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَدَدًا مَّا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ

جیسے کہ دُہن کو سجایا جاتا ہے اور مجھ پر نعمتیں یوں نچھاور کی گئیں جیسے دُولہا پر نچھاور کرتے ہیں۔ میں نے پوچھا کس عمل کے سبب؟ فرمایا رسالہ میں جو دُرو پاک لکھا ہے اُس کے سبب۔ میں نے پوچھا وہ کیا ہے؟ فرمایا وہ یوں ہے:

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَدَدًا مَّا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ

وَعَدَدًا مَّا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغٰفِلُونَ

میں بیدار ہوا، صبح کو میں نے رسالہ دیکھا تو وہی لکھا ہوا دیکھا جو انھوں نے

خواب میں فرمایا تھا۔ (سعادة الدارين ص ۱۱۸)

۹۹۔ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس سرہ نے فرمایا میں نے دُرو پاک پر کما حقہ ہمیشگی کرنے والا سوائے ایک عظیم فرد کے اور کوئی نہیں دیکھا۔ وہ ہسپانیہ کا ایک لوہا تھا اور وہ "اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ" کے نام سے ہی مشہور ہو گیا تھا۔

جب میں نے اس سے ملاقات کی تو میری درخواست پر اُس نے دُعا کی جس کا مجھے بہت فائدہ ہوا۔ اس کے پاس جو مرد، عورت یا بچہ آکر کھڑا ہوتا اس کی زبان پر بھی دُرو پاک جاری ہو جاتا۔

سہ "تور بصیرت" از میاں عبدالرشید، روزنامہ نوائے وقت

## متفرق واقعات

۱۰۰۔ ایک بزرگ نے فرمایا میں نے مین میں ایک شخص دیکھا جو کہ اندھا گونگا اور کوڑھی تھا۔ میں نے اس کے متعلق کسی سے پوچھا تو بتایا گیا یہ بالکل صحیح و سالم تھا اس کی آواز بہت اچھی تھی اور بہت اچھے طریقے سے قرآن پاک پڑھا کرتا تھا۔ ایک دن اس نے آیت مبارکہ ان الله وملتكتة يصلون على النبي پڑھی اور علی النبی کی جگہ اُس نے پڑھ دیا يصلون على علی۔ اُس دن سے اس کی یہ حالت ہو گئی ہے۔ (نزہۃ العباس ص ۱۰۱)

۱۰۱۔ ایک اور بزرگ نماز پڑھ رہے تھے، جب تشهد میں بیٹھے تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنا بھول گئے۔ رات جب آنکھ لگی تو خواب میں زیارت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوئے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے میرے امتی! تو نے مجھ پر درود پاک کیوں نہیں پڑھا! عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا میں ایسا محو ہوا کہ درود پاک پڑھنا یاد نہیں!۔ یہ سن کر آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے میری یہ حدیث نہیں سنی کہ ساری نیکیاں، عبادتیں اور دُعائیں روک دی جاتی ہیں!

## حدیثِ مبارکہ کے پیرائے میں

جب تک مجھ پر دُروودِ پاک نہ پڑھا جائے۔

سُن لے! اگر کوئی بندہ قیامت کے دن دربارِ الہی میں سارے جہانِ اولوں کی نیکیاں لے کر حاضر ہو جائے اور اُن نیکیوں میں مجھ پر دُروودِ پاک نہ ہو تو ساری کی ساری نیکیاں اُس کے مُنہ پر مار دی جائیں گی اور ایک بھی قبول نہ ہوگی۔

(درۃ الناصحین ص ۱۷۱)

اس واقعہ میں عبرت ہے اُن لوگوں کے لیے جو حبیبِ خدا اشرافِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ کے بغیر اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے کے خواہاں ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

۱۰۲۔ ایک شخص فرماتے ہیں میں موسمِ ربیع (بہار) میں باہر نکلا اور یوں گیا ہوا یا اللہ! دُروود بھیج اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درختوں کے پتوں کے برابر۔ یا اللہ! دُروود بھیج اپنے نبی پر پھولوں اور پھلوں کی گنتی برابر۔ یا اللہ! دُروود بھیج اپنے رسول پر! سمندر کے قطروں کے برابر۔ یا اللہ! دُروود بھیج اپنے محبوب پر ریگستان کی ریت کے ذروں کے برابر۔ یا اللہ! دُروود بھیج اپنے حبیب پر اُن چیزوں کی گنتی کے برابر جو سمندروں اور خشکی میں ہیں۔

(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

تو ہاتھ سے آواز آئی لے بندے! تو نے نیکیاں لکھنے والے فرشتوں کو قیامت تک تھکا دیا ہے۔ اور تُو رتِ کریم کی بارگاہ سے جنتِ عدن کا حقدار ہوا اور وہ بہت اچھا گھر ہے۔

(نزہۃ العجاس ص ۱۷۱)

۱۰۳۔ حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی قدس سرہ فرماتے ہیں میں نے



جو درود پاک کی برکتیں دیکھی ہیں ان میں سے ایک یہ کہ جب میری شادی ہو گئی تو میرے دل میں یہ شوق پیدا ہوا کہ کچھ طلبہ ہونے چاہئیں تاکہ نماز باجماعت پڑھی جاسکے اور دیگر دینی فوائد حاصل ہوں اور خیر خواہی کے طور پر ارادہ کر لیا کہ قرآن مجید پڑھنے والے طلبہ رکھ لیں تاکہ ان کی خدمت کرنے سے نفع حاصل ہو اور اس امید پر کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان طالب علموں کے ساتھ حشر کے دن اٹھائے گا۔

اور جب طالب علم زیادہ ہو گئے تو ان کی کثرت کی وجہ سے ہمیں زیادہ اہتمام و انتظام کرنا پڑا اور ان کے کھانے پینے کی ضروریات کے لیے ہمیں حیلہ کرنا پڑا اور اس وجہ سے میں دنیا کے دروازے میں داخل ہو گیا اور دنیا نے مجھے ایسا شکار کیا کہ دن رات اسی دُمن میں گزرتے گئے، اور اباحت کی حدود میں رہتے ہوئے ہمیں کچھ کمانا پڑا اور اس کو ہم شریعتِ مطہرہ کی رو سے مستحسن جانتے تھے۔

میرے بعض مخلص دوست مجھے اس سے منع کرتے رہے لیکن میں نے ان کی نصیحت ان سنی کر کے اپنے اس شغل کو جاری رکھا، حتیٰ کہ میں نے ایک دن خواب میں دیکھا کہ کچھ حوروں جیسی لڑکیاں ہیں جو اپنے حسن و جمال میں بے مثال ہیں، انہوں نے سبز جلتے پہن رکھے ہیں۔ وہ مجھے دیکھ کر میری طرف آئیں جب وہ میرے قریب آگئیں تو میں نے ان میں سے اپنی مانی صاحبہ کو پہچان لیا، وہ شریفۃ الطریفین سید زادی اور بڑی ہی نیک و پارسا خاتون تھیں۔ میں نے انھیں سلام کیا اور پوچھا کیا آپ فوت نہیں ہو چکی تھیں؟

فرمایا ہاں! میں نے پوچھا اللہ تعالیٰ کے دربار میں کیا معاملہ پیش آیا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے فضل و رحم سے نوازا ہے عزت و اکرام عطا کیا۔ اور میں

## صِدِّقِ الْاَلْبَانِیِّ كَرِیْمِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُمْ

خاتونِ جنت حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پڑوس میں رہتی ہوں اور وہ تشریف لارہی ہیں۔

جب سیدۃ نساءِ الجنتہ تشریف لائیں تو ایک نور کا ہالہ سائین گیا، فرمایا کیا یہ ہے احمد بن ثابت؟ جو کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک کثرت سے پڑھتا ہے۔ میں نے عرض کیا یہی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس کام کی توفیق عطا کی ہے۔ یہ سن کر فرمایا تجھے کیا ہو گیا ہے کہ دُوسرا میں مشغول ہو کر ہم سے پیچھے ہٹ گیا ہے۔ دُنیاوی شغل ترک کر دے اور یہ اہتمام چھوڑ دے!

میں نے عرض کی بہت اچھا۔ فرمایا ہم تجھے ایسے نہیں چھوڑیں گی، تاوقتیکہ تو ہمارے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دربار حاضر ہو! اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تجھ سے عہد و میثاق لیں کہ تو آئندہ ایسا نہیں کریگا ہم چلتے رہے حتیٰ کہ ایک شہر آگیا جسے میں نہیں پہچانتا تھا۔ وہاں بہت سارے لوگ تھے جو بلند آواز سے درود پاک پڑھ رہے تھے۔

میں نے بھی درود پاک پڑھنا شروع کر دیا اور اُن کے درمیان چلتا جاتا تھا، یہاں تک کہ ہم رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دربار حاضر ہو گئے اور سیدۃ النساءِ خاتونِ جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے سید کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حضور کھڑا کر دیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حضراتِ عشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ کھانا تناول فرما رہے تھے اور میں نے آپ کے دستِ مبارک میں بجرمی کے بازو کا ٹکڑا دیکھا جس سے آپ گوشت تناول فرما

رہے تھے، اور ساتھ ساتھ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام سے گفتگو فرما رہے تھے تو اس لمحے براہ ادب میں سلام عرض کرنے سے رُک گیا، اور دل میں کہا کھانے سے فارغ ہو لیں تو سلام عرض کروں گا۔ میرے ساتھ آنے والے لوگ درود پاک پڑھتے رہے اور اُن کے ساتھ میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرتا رہا اور انہیں ساتھیوں کے باوازِ بلند درود پاک پڑھنے سے میں بیدار ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں بار بار اپنے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے ہم پر احسان فرمائے۔

والحمد لله رب العالمين (سعادة الدارين ص ۱۱)

۱۰۴— نیز فرمایا میں نے خواب میں سیدی علی الحجاج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بعد وصال دیکھا اور پوچھا حضرت آپ کے ساتھ دربارِ الہی میں کیا معاملہ پیش آیا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحمت سے مجھے اکرام عطا فرمایا ہے اور میں نے رب تعالیٰ جل شانہ کو بڑا ہی رحیم و کریم پایا ہے۔

اور میں نے اُن دوستوں کے متعلق پوچھا جو کہ پاس ہی مدفون تھے۔ فرمایا وہ سب خیریت سے ہیں۔ میں نے عرض کی آپ مجھے کُچھ وصیت کریں! فرمایا سچھ پر اپنی والدہ کی خدمت لازم ہے، کیونکہ وہ بڑی نیک ہے۔ تب میں نے التجا کی میں آپ سے اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے پوچھتا ہوں کہ آپ کو ہمارے حال سے کُچھ تہ چلا ہے یا نہیں؟

## صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْكَ بِرَبِّكَ وَسَلَّمَ

فرمایا تجھے بڑی تاکید سے نصیحت کرتا ہوں کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک کی کثرت رکھو، اور جو آپ نے درود پاک کے متعلق لکھا اُس کو پڑھو اور زیادہ پڑھو! میں نے پوچھا آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ میں نے درود پاک کے متعلق کتاب لکھی ہے، حالانکہ میں نے آپ کے انتقال کے بعد لکھی ہے۔ فرمایا اللہ کی قسم! اس کا نور ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں میں چمک رہا ہے۔ (سعادة الدارين ص ۱۱۱)

۱۰۵— نیز فرمایا میں نے ایک رات خواب میں منادی سنی کہ جو شخص رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہے وہ ہمارے ساتھ چلے تو میں اُس کے ساتھ چل دیا۔ کچھ لوگ دوڑے آ رہے تھے۔

جب ہم پہنچے تو دیکھا کہ سرورِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک بالاخانہ میں جلوہ افروز ہیں۔ میں بائیں کو پھرتا کہ دروازہ مل جائے تو لوگوں نے بلند آواز سے کہا دروازہ دائیں جانب ہے۔ میں دائیں مڑا تو دروازہ مل گیا میں داخل ہو گیا، دیکھا کہ شاہ کوہین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے ساتھ تشریف فرما ہیں۔ اور جب میں قریب ہوا تو میرے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درمیان ایک بادلِ حائل ہو گیا جس کی وجہ سے میں کسی کا چہرہ نہ دیکھ سکا۔ میں نے پڑھنا شروع کیا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاصْحَابِکَ وَاَهْلِ بَیْتِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ۔

اور عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کیا یہی میری عادت نہیں ہے؟

## حجاب کے حقیقی معنی اور حجاب پر غلط فہمی

فرمایا میرے اور تیرے درمیان دنیا کے حجاب (پر مے) حائل ہو گئے  
ہیں اور مجھے سرکارِ زہر فرماتے رہے کہ ہم تجھے منع کرتے ہیں کہ دنیا اور دنیا  
کے اہتمام سے باز آجا اور تُو باز نہیں آتا۔ اور رحمۃ اللہ علیہین سرکارِ دو عالم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مجھے دیر تک نصیحت فرماتے رہے۔ میں نے دل میں کہا  
یہ میری بد بختی ہے ساتھ ہی رونے لگا اور عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ میرے ضامن نہیں ہیں؟

فرمایا ہاں تُو جنتی ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وآلہ وسلم! میں اللہ تعالیٰ کے نام پر اور اُس کے دربارِ جو آپ کی عزت و آبرو  
ہے اُس کے نام پر سوال کرتا ہوں کہ آپ دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اُس  
حجاب کو دُور فرمادے!

اِنسا عرض کرنا تھا کہ وہ بادل آہستہ آہستہ اٹھنا شروع ہوا حتیٰ کہ میں نے  
سیدِ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم  
کی زیارت کی اور میں آپ کے قدموں پر لوٹ پوٹ ہو گیا اور عرض کرتا رہا  
کیا حضور میرے ضامن نہیں ہیں؟ تو فرمایا بیشک تُو جنتی ہے۔ یہ بھی فرمایا  
ہم تجھے دنیا کا اہتمام ترک کر دینے کو کہتے ہیں اور تُو چھوڑتا نہیں ہے۔ اور  
میں بیدار ہو گیا۔

۱۰۶۔ حضرت ابراہیم بن علی بن عطیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا میں خواب  
میں سیدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوا اور میں نے  
دربارِ رسالت میں عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میں آپ

## حَدِيثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے شفاعت کا سوالی ہوں تو فرمایا اَكْثَرُ مِنَ الصَّلَاةِ وَعَلَى

مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھا کر !

صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - (سعادة الدارين ص ۱۲۱)

۱۰۷۔ حضرت ابوالواهب شاذلی قدس سرہ فرماتے ہیں ایک دن میں نے درود پاک جلدی جلدی پڑھنا شروع کر دیا تاکہ میرا درود جو کہ ایک ہزار بار روزانہ کا تھا جلدی پورا ہو جائے تو شاہ کو نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے شاذلی تجھے معلوم نہیں کہ جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔ فرمایا یوں پڑھ ! اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ - آہستہ آہستہ اور ترتیب کے ساتھ پڑھ ! ہاں اگر وقت تھوڑا ہو تو پھر جلدی پڑھنے میں عرج نہیں ہے۔ نیز فرمایا کہ یہ جو میں نے تجھے ہدایت کی یہ افضلیت کے طور پر ہے ورنہ جیسے بھی درود پاک پڑھو وہ درود ہی ہے۔ اور بہتر یہ ہے کہ جب تو درود پاک پڑھنا شروع کرے تو اول اور آخر درود نامہ پڑھ لیا کرے اگرچہ ایک ایک بار ہی پڑھے اور وہ یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَيِّدِنَا

مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَ

عَلٰی آلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا

مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی

سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی آلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ فِي

الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ ۝ السَّلَامُ

وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ

عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

(سعادة الدارين ص ۱۲۱)

تنبیہ : اس مبارک واقعہ سے یہ روزِ روشن کی طرح واضح ہوا کہ درودِ پاک میں سیدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نامِ نامی اسمِ گرامی کے ساتھ لفظ سیدنا کا اضافہ کرنا سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو پسند ہے نیز یہ کہ بصیغہ خطاب درودِ پاک پڑھنا جیسے کہ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ ہے بلا ریب جائز ہے۔ وَاللَّهُ الْهَادِي إِلَى مَا يَعْجِبُ وَيَرْضَىٰ

(از مرتب و مصنف کتاب ہدایا)

۱۰۸۔ حضرت شیخ شاذلی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا میں خواب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا تو آقا سے وہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آپ کے شیخ ابو سعید صفروی مجھ پر درود نامہ بہت پڑھتے ہیں، آپ ان سے کہیں کہ جب درودِ پاک وردِ ختم ہو تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔

(سعادة الدارين ص ۱۲۲)

۱۰۹۔ نیز فرمایا ایک مرتبہ جب میں زیارت سے نوازا گیا تو میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ کر پڑھا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ شاہِ کوئین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں اپنے رب کا بندہ ہوں اور تو میرا بندہ ہے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، ہاں میں اس پر راضی ہوں۔ فرمایا اگر تو راضی ہے تو تو مجھ پر

## حَدِيثُكَ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دُرُودِ تَامِرِ كِيوں نہیں پڑھتا! عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یہ  
لمبا ہے اس لیے میں کوئی چھوٹا دُرُودِ پاک پڑھ لیتا ہوں۔

فرمایا دُرُودِ تَامِرِ پڑھا کر! خواہ ایک ہی مرتبہ، اول و آخر پڑھ لیا کر میں  
نے عرض کی وہ دُرُودِ تَامِرِ کیا ہے؟ تو سرکار نے فرمایا دُرُودِ تَامِرِ یہ ہے:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا  
مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ  
وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى  
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا  
بَارَكْتَ عَلَى سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا  
إِبْرَاهِيمَ فِي الْمَلَكُوتِ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ  
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

(سعادة الدارين ص ۱۳۲)

۱۱۰ — ”تحفۃ الاخيار“ میں یہ حدیث پاک کہ جو شخص مجھ پر روزانہ پانچ سو  
بار دُرُودِ پاک پڑھے وہ کبھی محتاج نہ ہوگا نقل کرنے کے بعد فرمایا ایک نیک  
عقیدہ آدمی نے یہ حدیث پاک سنی تو اس نے محبت اور شوق سے مذکورہ تعداد  
میں دُرُودِ پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کو غنی کر دیا اور ایسی جگہ  
سے رزق عطا کیا کہ اسے پتہ بھی نہ چل سکا حالانکہ وہ اس سے پہلے حاجتمند  
اور مفلس تھا۔

پھر صاحب ”تحفۃ الاخيار“ نے فرمایا اگر کوئی شخص تعداد مذکورہ میں



## حَدِيثَاتُ رَجَبٍ

روزانہ درود پاک پڑھے اور تب بھی اُس کا فقر دور نہ ہو تو یہ اُس کی نیت کا فتور ہو گا یا اُس کے باطن میں خرابی کی وجہ سے ہے ورنہ جو شخص درود پاک سے اللہ تعالیٰ کا قُرب چاہے وہ کبھی محتاج نہ ہوگا، خواہ اُس کے پاس دُنیا کی کوئی چیز نہ ہو کیونکہ قناعت غنا ہے بلکہ قناعت وہ خزانہ ہے جو کہ ختم ہونے والا نہیں ہے اور یہ دُنیاوی مال سے افضل ہے۔ اور یہی حیاتِ طیبہ ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان "مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَيَخِيْبِنَا حَيَاةً طَيِّبَةً" میں مذکور ہے۔ (سعادة الدارين ص ۱۲۵)

۱۱۔ حضرت خواجہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب اس شخص کا واقعہ سنا جو اپنے باپ کے ساتھ سفر کر رہا تھا اور بوجہ سُودِ خواری اُس کے باپ کا چہرہ تبدیل ہو گیا تھا، اور درود پاک کی برکت سے سیدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی اور دستِ رحمت پھیرنے سے چہرہ منور اور درست ہو گیا تھا۔

تو حضرت خواجہ نے اپنے شاگردوں کو حکم دیا کہ یہ واقعہ کتابوں میں لکھو اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کو سناؤ! تاکہ درود پاک کی برکت سے دُنیا و آخرت کے عذاب سے نجات حاصل کر سکیں۔ (معارج النبوۃ ص ۳۲۸)

۱۲۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں شیخ یونس کو عبد اللہ نبی کے نام سے اس لیے پکارا جاتا ہے کہ وہ لوگوں کو اُجرت دے کر مسجد میں بٹھاتے اور اُن سے درود پاک پڑھایا کرتے تھے۔

(انفاس العارفين ص ۲۶۹)



۱۱۴۔ ایک شخص باوجود نیک، پرہیزگار اور پابند نماز، روزہ ہونے کے  
دُرود پاک پڑھنے میں کوتاہی اور سُستی کیا کرتا تھا۔

ایک رات خواب میں سیدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارتِ با  
سعادت سے مشرف ہوا مگر حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی  
طرف کوئی توجہ نہ فرمائی، وہ بار بار کوشش کرتا اور شاہِ کونین صلی تعالیٰ علیہ  
وآلہ وسلم کے سامنے آتا اور ہر بار سرکارِ اُس سے اعراض فرماتے رہے۔

آخر اُس نے گھبرا کر عرض کی یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کیا  
آپ مجھ سے ناراض ہیں؟ فرمایا نہیں۔ عرض کی اگر نہیں تو حضور (صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر نظرِ عنایت نہیں فرماتے! فرمایا میں تجھے پہچانتا ہی نہیں  
عرض کی یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) میں آپ کی اُمت کا ہی ایک  
فروہوں اور میں نے علماء کرام سے سنا ہے کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)  
اپنی اُمت کو بیٹوں سے بھی عزیز رکھتے ہیں۔ فرمایا ایسا ہی ہے مگر تم مجھے  
دُرود پاک کا تحفہ نہیں بھیجتے۔ میری نظرِ عنایت اور شفقت اُس اُمتی پر ہوتی  
جو مجھ پر دُرود پاک پڑھتا ہے۔

وہ شخص بیدار ہوا اور اُس روز سے ہر روز بڑے شوق و محبت سے  
دُرود پاک پڑھتا رہا۔ ایک دن پھر وہ خواب میں زیارتِ مصطفیٰ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوا اور دیکھا کہ سرکارِ بڑے خوش ہیں اور  
فرماتے ہیں اب میں تمہیں خوب پہچانتا ہوں اور قیامت کے دن میں تمہاری  
شفاعت کا ضامن ہوں لیکن دُرود پاک نہ چھوڑنا!۔ (سراج النبوة ص ۳۲۸)

## حَدِيثَاتُ الْبَرِّ وَالْبِرِّ

۱۱۵۔ ایک شخص جب کبھی نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر پاک سُناتا تو وہ دُرُودِ پاک پڑھنے میں نخل کرتا تو اُس کی زبان گونگی ہو گئی اور آنکھوں سے اندھا ہو گیا بالآخر وہ حمام کی نالی میں گر گیا اور پایا سا مر گیا۔

نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ سُرُورِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا۔

(سعادة الدارين ص ۱۳۴)

۱۱۶۔ ایک عالم دین نے کبھی رئیس کے لیے جو کہ موطا شریف سے بڑی محبت کرتا تھا موطا شریف کا ایک نسخہ تحریر کیا اور خوب اچھی طرح سے لکھا لیکن اُس نے جہاں سید و دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک آیا وہاں سے دُرُودِ پاک حذف کر دیا اور اس کی جگہ صرف ”ص“ لکھ دیا۔ پچھلے کے بعد جب اُس رئیس کے ہاں پیش کیا تو وہ دیکھ کر بہت خوش ہوا اور اسے انعام و اکرام دینے کا ارادہ کیا، مگر اُس نے انعام دینے سے پہلے اُس کی اس خیانت کو دیکھ لیا اور بجائے انعام کے اُسے دھکے دے کر نکال دیا۔ پھر وہ عالم دین کنگال ہو گیا اور ذلت کی موت مر گیا۔

نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ (سعادة الدارين ص ۱۳۱)

۱۱۷۔ حضرت ابو زکریا عابدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا مجھے ایک دوست نے بتایا کہ بصرہ میں ایک آدمی حدیثِ پاک لکھا کرتا تھا اور قصداً حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اسمِ گرامی کے ساتھ دُرُودِ پاک لکھنا چھوڑ دیتا تھا، محض کاغذ کی بچیت کے لیے۔ اس کے دائیں ہاتھ کو آکلہ کی بیماری لگ گئی اور وہ اسی درو میں مر گیا۔

(سعادة الدارين ص ۱۳۱)

۱۱۸۔ ”شفا الاستقام“ میں ہے کہ ایک کاتب تھا، اور کتابت کرتے وقت جہاں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نام نامی کے ساتھ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لکھا ہوتا وہ اس کی جگہ صرف ”صلعم“ لکھتا۔ تو اس کا مرنے سے پہلے ہاتھ کٹ گیا۔  
(سعادة الدارين ص ۱۳۱)

۱۱۹۔ ایک شخص حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اسم مبارک کے ساتھ صرف ”صلعم“ لکھتا تھا۔ اُس کی موت سے پہلے زبان کاٹ دی گئی۔  
(سعادة الدارين ص ۱۳۱)

۱۲۰۔ ایک شخص حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نام پاک کے ساتھ صرف ”علیم“ لکھا کرتا تھا تو اُس کے جسم کا ایک حصہ مارا گیا اور وہ مفلوج ہو کر مر گیا۔  
(سعادة الدارين ص ۱۳۱)

۱۲۱۔ ایک اور شخص بھی یونہی کرتا تھا تو وہ آنکھ سے اندھا ہو گیا حتیٰ کہ وہ بازاروں میں گھومتا اور لوگوں سے مانگتا پھرتا تھا  
(معاذ اللہ)  
(سعادة الدارين ص ۱۳۱)

تشبیہ : مندرجہ بالا واقعات پر غور کریں کہ جب صرف دُرُودِ پاک سے لاپرواہی کی ایسی سزائیں ہیں تو جو لوگ شانِ رسالت و نبوت میں گستاخی کرتے ہیں اُن کی سزائیں کیا ہوں گی۔ یہی وجہ ہے کہ جو لوگ گستاخیاں کرتے ہیں جب وہ مرنے لگتے ہیں تو طرح طرح کے عذاب سے دوچار ہوتے ہیں، زبانیں باہر نکل آتی ہیں، زبانیں کٹ جاتی ہیں تعفن پھیل جاتا ہے گویا کہ سامانِ عبرت چھوڑ جاتے ہیں۔ (العیاذ باللہ)

## حَدِيثَاتُ كَرِيمَاتٍ فِي رِوَايَاتِهِ

اس کے برعکس جو حضرات زندگی بھر محبوب کبریٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و عظمت کا درس دیتے رہتے ہیں، لوگوں کو عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے رنگ میں رنگ جاتے ہیں جب وہ دُنیا سے فانی سفر کرتے ہیں تو عجیب عجیب باتیں دکھائی جاتی ہیں کہیں خوشبو مہک رہی ہے تو کہیں نور کی بارش آئی ہے اور کہیں ملائکہ کرام برکت حاصل کرنے زمین پر اتر آتے ہیں گویا ان پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و کرم ہوتا ہے جو رنگارنگ کی بہاریں دکھاتا ہے۔

چند واقعات پر و قلم کیے جاتے ہیں۔

۱۔ جب حضرت شیخ محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مصنف ”دلائل الخیرات“ کا وصال شریف ہوا تو ان کی قبر مبارک سے کستوری کی سی خوشبو مہکتی رہتی تھی۔ کیونکہ وہ سیدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی پر درود پاک خوب پڑھا کرتے تھے۔

”مطالع المرآت“ میں ہے وَثَبَتْ أَنَّ رَائِحَةَ الْمَسْكِ تُوْجَدُ مِنْ قَبْرِهِ مِنْ كَثْرَةِ صَلَاتِهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
(مطالع المرآت ص ۷)

۲۔ ایک شخص کا لڑکا شہید ہو گیا تھا تو جس دن سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا وہ شہید لڑکا اپنے باپ کو خواب میں ملا۔ باپ نے پوچھا بیٹا کیا تو فوت نہیں ہو چکا؟ تو لڑکے نے کہا نہیں! اباجی میں تو شہید ہوں اور میں زندہ ہوں، مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق بھی ملتا ہے۔

۳۔ یعنی یہ بات پایہ شہرت تک پہنچ چکی ہے کہ حضرت شیخ جزولی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر سے جو کستوری کی خوشبو آتی تھی وہ درود پاک کی کثرت کی گواہی

## حکایتیں اور حکایات

باپ نے پوچھا بیٹا! کیسے آنا ہوا؟ جواب دیا اباجی! آج آسمانوں میں  
مناوی کرائی گئی ہے کہ سارے نبی، سارے صدیق، سارے شہید عمر بن عبد العزیز  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازہ پر پہنچ جائیں تو میں بھی نماز جنازہ میں شرکت کے لیے  
آیا تھا۔ پھر شوق آیا کہ اباجی کو سلام کر آؤں اس لیے آیا ہوں۔

(روض الراحین ص ۲۱)

۳۔ جب حضرت سہل تستری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا تو لوگ اُنکے  
جنازے پر ٹوٹ پڑے اور ایک شور برپا ہو گیا۔ شہر میں ایک یہودی رہتا تھا  
جس کی عمر تتر سال تھی اُس نے جب یہ شور سنا تو وہ بھی دیکھنے کے لیے نکلا لوگ  
جنازہ مبارک اٹھاتے جا رہے تھے جب اُس نے دیکھا تو اُس نے باواز بند کہا  
اے لوگو! جو میں دیکھ رہا ہوں کیا تم بھی دیکھ رہے ہو؟ لوگوں نے پوچھا تو کیا  
دیکھ رہے ہیں؟

اُس نے کہا میں دیکھ رہا ہوں کہ آسمان سے اترنے والوں کی قطار لگی  
ہوتی ہے اور وہ جنازہ کے ساتھ برکت حاصل کرتے جاتے ہیں۔ وہ یہودی مسلمان  
ہو گیا اور وہ بہت اچھا مسلمان ثابت ہوا۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

(روض الراحین ص ۲۱)

۴۔ عاشق رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) سیدی و سندی محدث عظیم  
پاکستان مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جنازہ مبارک جب لایپور (فیصل آباد)  
ایشین سے جامعہ رضویہ لایا جا رہا تھا، کچھری بازار کے سرے پر پہنچا تو انوار و  
تجلیات کی بارش ہو رہی تھی جو کہ عقیدت مندوں نے سر کی آنکھوں سے دیکھی



## حیاتِ نبویہ کے حیرت انگیز حقائق

بلکہ دیکھنے والوں نے اپنے ساتھ چلنے والوں کو بھی دکھائی اور اُس نُور کی بارش کو دیکھ کر کئی غلط عقیدہ والے تائب ہوئے۔

اُس نُوری بارش کو جو کہ محدثِ اعظم پاکستان قدس سرہ کے جنازہ پر ہو رہی تھی دیکھنے والے احباب اب بھی موجود ہیں اور یہ کرامت اُس وقت کے مقامی اخبارات میں بھی شائع ہوئی تھی، جن میں سے کچھ اخبارات فقیر کے پاس اب بھی موجود ہیں۔ رضی اللہ عنہ مولانا الکرامی

## بے ادبی اور گستاخی کرنے والوں کے چند واقعات

میرے عزیز بھائی! شانِ رسالت و نبوت تو بڑی اعلیٰ و ارفع ہے فقیر کہتا ہے کہ جو شخص حبیبِ خدا، سیدِ انبیاء، نورِ مجسم، شفیعِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دامن کے ساتھ وابستہ ہو گیا۔ اُس کی شان میں گستاخی کرنے والوں کا انجام نہایت مکروہ اور بھیانک ہوتا ہے۔ ایسے ہی کچھ واقعات پڑھیے اور ایمان محفوظ کیجیے!

— ایک دن سیدنا سلطان العارفین خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پاؤں مبارک پھیلا کر لیٹے ہوئے تھے اور ایک مرید پاس بیٹھا تھا ایک شخص آیا اور حضرت خواجہ بسطامی قدس سرہ کے پاؤں پر پاؤں رکھ کر آگے گزریا یہ دیکھ کر اُس مرید نے کہا تجھے معلوم نہیں کہ یہ خواجہ بایزید بسطامی لیٹے

۱۷ مئی روزنامہ سعادت ۲۰ شعبان ۱۳۸۶ھ مطابق ۳۱ دسمبر ۱۹۶۲ء



## حکایتِ چھپرے پھیرنے والے

ہوتے ہیں اور تو اوپر پاؤں رکھ کر گزر گیا ہے۔ یہ سن کر اُس بد بخت نے کہا  
 بایزید بسطامی ہیں تو پھر کیا ہوا؟ یہ کہہ کر چلتا بنا لیکن اس بے ادبی کا وبال اس  
 پر یوں نازل ہوا کہ جب اُس کے مرنے کا وقت قریب آیا تو اُس کے دونوں  
 پاؤں سیاہ ہو گئے۔ اور اسی پر بس نہیں بلکہ آج تک اُس بد بخت کی نسل میں  
 بھی یہ چیز آرہی ہے، کہ جب اُس کی اولاد میں سے کسی کا آخری وقت آتا ہے  
 تو اُس کے پاؤں سیاہ ہو جاتے ہیں۔

نعوذ باللہ من ذلک - (رواق الباس مثلاً)

۲۔ سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز سرکار اجمیری قدس سرہ نے فرمایا  
 کہ ایک آدمی تھا وہ جب کبھی بزرگان دین کو دیکھتا اُن سے منہ پھیر لیتا اور  
 براہِ حسد اُن کو دیکھنا پسند نہ کرتا۔

جب وہ مر گیا اور اُس کو لوگوں نے قبر میں اتارا اور اُس کا منہ قبلہ رخ  
 کیا تو فوراً ہی اُس کا منہ پھر کر دوسری طرف ہو گیا اور بار بار ایسا ہی ہوا۔ لوگ  
 بڑے ہی حیران ہوئے۔

اچانک ہاتھ سے آواز آئی اے لوگو! کیوں تکلیف اٹھاتے ہو، اس کو  
 یوں ہی رہنے دو۔ کیونکہ یہ دنیا میں میرے پیاروں سے منہ پھیر لیا کرتا تھا اور  
 جو شخص میرے دوستوں سے منہ پھیرے اُس سے میری رحمت منہ پھیر لیتی ہے  
 اور ایسا شخص زندہ درگاہ ہو جاتا ہے۔ اور کل قیامت کے دن ایسے کو گدھے  
 کی صورت میں اٹھائیں گے۔

العیاذ باللہ شوالعیاذ باللہ تعالیٰ - (ویل العارفين مثلاً)

۳۔ مولانا عبد الجبار کو کسی نے بتایا کہ مولوی عبدالعلی اہلحدیث جو کہ مسجد تکیا نوالی امرتسر میں امام ہیں اور وہ آپ کے مدرسہ غزنویہ میں پڑھتے بھی ہیں۔ اُس مولوی عبدالعلی نے کہا ہے کہ امام ابوحنیفہ (سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) سے تو میں اچھا اور بڑا ہوں کیونکہ انھیں صرف شرہ حدیثیں یاد تھیں اور مجھے اُن سے کہیں زیادہ یاد ہیں۔

یہ سن کر مولانا عبد الجبار نے جو کہ بزرگوں کا نہایت ادب کیا کرتے تھے حکم دیا کہ اُس نالائق عبدالعلی کو مدرسہ سے نکال دو اور ساتھ ہی فرمایا کہ یہ عنقریب مُرتد ہو جائے گا۔ اُس کو مدرسہ سے نکال دیا گیا اور پھر ایک ہفتہ بھی نہ گزرا تھا کہ وہ مرزائی ہو گیا اور لوگوں نے اُسے ذلیل کر کے مسجد سے بھی نکال دیا۔ بعد ازاں کسی نے مولانا عبد الجبار سے پوچھا آپ کو کیسے علم ہو گیا تھا کہ یہ کافر ہو جائے گا۔ فرمایا کہ جس وقت مجھے اُس کی گستاخی کی خبر ملی اُسی وقت بخاری شریف کی یہ حدیث میرے سامنے آگئی مَن عَادِي لِي وَ لِيَا فَعَدَّ اَذْنًا بِالْحَرْبِ  
یعنی جس شخص نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی تو میں اس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں۔ (حدیث قدسی)

اور چونکہ میری نظر میں امام ابوحنیفہ ولی اللہ تھے جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان جنگ ہو گیا تو جنگ میں ہر فریق دوسرے کی اعلیٰ چیز چھینتا ہے اللہ تعالیٰ کی نظر میں ایمان سے اعلیٰ کوئی چیز نہیں اس لیے اُس شخص کے پاس ایمان کیسے رہ سکتا تھا؟

۴۔ سنجا میں ایک شخص تھا جو کہ اولیائے کرام پر بلاوجہ طعن و تشنیع کیا کرتا

تھا جب وہ شخص بیمار ہو کر قریب المرگ ہوا تو اُس وقت وہ ہر قسم کی باتیں کر سکتا تھا مگر کلمہ شہادت نہیں پڑھ سکتا تھا۔ بارہا لوگوں نے اُسے کلمہ سنایا لیکن کسی طرح کلمہ نہیں پڑھ سکا۔

لوگ پریشان ہوتے اور دوڑ کر حضرت شیخ سوید بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بلا لاتے۔ آپ تشریف لا کر اُس شخص کے پاس بیٹھے اور مراقبہ کیا۔ جب آپ نے سر مبارک اٹھایا تو اُس نے کلمہ شہادت پڑھا اور کئی بار پڑھا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے پیارے ولی سوید بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ چونکہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کے ولیوں پر طعن کیا کرتا تھا، اس وجہ سے اس کی زبان کو کلمہ شہادت پڑھنے سے روک دیا گیا تھا۔ جب یہ معلوم کیا تو میں نے اللہ تعالیٰ کی جناب میں اس کی سفارش کی۔

مجھ سے فرمایا گیا اے پیارے! ہم نے تیری سفارش قبول کی لیکن شرط یہ ہے کہ یہ میرے جن ولیوں کی شان میں بے ادبی کیا کرتا تھا وہ بھی راضی ہو جائیں یہ ارشاد سن کر میں مقام حضرت الشریفہ میں داخل ہوا اور حضرت معروف کرمی حضرت سنری سقظی، حضرت جنید بغدادی، حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم سے میں نے اس شخص کی طرف سے معافی چاہی اور انہوں نے معاف کر دیا۔

اس کے بعد اس شخص نے بیان کیا کہ جب میں کلمہ شہادت پڑھنا چاہتا تو ایک سیاہ چیز میری زبان کو پکڑ لیتی تھی اور کہتی تھی کہ میں تیری بد زبانی ہوں پھر ایک چمکتا ہوا نور آیا اور اُس نے اس بلا کو دفع کر دیا اور اُس نور نے

## صِدْقِ اللّٰهِ كَيْفَ رَضِيَكَ بِمَنْ رَضِيَكَ

کہا میں اللہ تعالیٰ کے ولیوں کی رضامندی ہوں۔ پھر اُس شخص نے کہا مجھے اس وقت آسمان وزمین کے درمیان نورانی گھوڑے نظر آ رہے ہیں جن کے سوار بھی نورانی ہیں اور یہ سب سوار ہیبت زدہ ہو کر سرنگوں ہیں، اور پڑھ رہے ہیں سُبُوْحٌ وَتَدْوِيْنٌ رَبَّنَا وَرَبِّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ ۝

پھر وہ شخص آخر دم تک کلمہ شہادت پڑھتا رہا اور اسی پر اُس کا خاتمہ ہوا۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ - (قلائد الجوامد مستزجم ص ۲۵۵)

مندرجہ بالا واقعات سپردِ قلم کیے ہیں تاکہ احبابِ عبرت حاصل کریں اور اس جماعت کے ساتھ رہیں جو کہ با ادب ہے۔ کیونکہ ادب سے ہی سب کچھ ملتا ہے بلکہ بعض ائمہ کرام کا ارشاد ہے کہ دین سائے کا سارا ادب ہے اللہ تعالیٰ کے ولیوں کا ادب و احترام کرنے کا انجام بھی واقعات کی روشنی میں دیکھ لیجیے!

۱۔ ایک شخص جو کہ بدکردار اور فاسق و فاجر تھا۔ ایک دن وہ دریائے حبلہ پر ہاتھ پاؤں دھونے گیا اتفاق سے حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ دریا پر وضو کر رہے تھے اور وہ شخص اوپر بیٹھا تھا جس طرف سے پانی آ رہا تھا اُس کو خیال آیا یہ بڑی بے ادبی کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کا سمت بول امام وقت وضو کر رہا ہو اور میرے جیسا ایک نالائق انسان اُن سے اوپر بیٹھ کر ہاتھ پاؤں دھوئے۔

یہ خیال آتے ہی وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے نیچے بہاؤ کی طرف آ بیٹھا اور ہاتھ پاؤں دھو کر چلا گیا۔ جب

شخص مر گیا تو ایک بزرگ کو خیال آیا کہ فلاں آدمی بڑا ہی فاسق و فاجر تھا دیکھیں تو سہی کہ اُس کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟ انہوں نے اُس کی قبر پر جا کر مراقبہ کیا اور اُس سے پوچھا بتا! تیرے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟  
 اُس نے کہا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ میری بخشش صرف ایک گھڑی امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ ادب کرنے کی وجہ سے ہوئی اور سارا قصہ سُنا دیا۔ (ذکر خیر ص ۲۳، تذکرۃ اولیاء)

شیخ الاسلام حضرت فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ایک دفعہ ایک نوجوان جو کہ بڑا فاسق و گنہگار تھا۔ وہ طمان شریف میں فوت ہوا تو کسی نے اسے خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ تیرے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟  
 اُس نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا ہے۔ پوچھا گیا کہ کس طرح بخشش ہوئی؟ اُس نے بتایا ایک دن حضرت خواجہ بہا و الحق زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جا رہے تھے تو میں نے آپ کے دست مبارک کو محبت سے بوسہ دیا اور اسی دست بوسی کی وجہ سے مجھے بخش دیا گیا ہے۔ (خلاصۃ العارفين ص ۱۸)  
 اللہ تعالیٰ ہم سب کو ادب کی توفیق عطا فرمائے اور بے ادبی سے بچائے

بجاء جیبہ الکریم سید الاولین والآخرین  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وازواجہ  
 الطاهرات الطیبات امہات المؤمنین  
 وذریئہ اجمعین

# سنائتہ

دُرُودِ پَاک کے آداب اور صیغوں (کیفیات) کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ وَصَلَّى اللّٰهُ  
تَعَالَى عَلٰی اَجْبَبِیْبِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى اٰلِهِ وَاصْحَابِهِ

اجمعین ! اما بعد !

دُرُودِ پَاک پڑھنے والے کو چاہیے کہ باادب ہو کر دُرُودِ پَاک پڑھے تاکہ  
دونوں جہان کی کامیابی اور سعادت حاصل ہو!

ذیل میں چند آداب تحریر کیے جاتے ہیں :-

۱۔ جسم پاک ہو، ظاہری نجاست اور بدبو دار چیز سے جسم طوٹ نہ ہو۔

۲۔ لباس صاف ستھرا اور پاک ہو۔

۳۔ مکان یا جس جگہ پر دُرُودِ پَاک پڑھا جائے وہ پاک ہو۔

۴۔ با وضو دُرُودِ پَاک پڑھا جائے۔

۵۔ دُرُودِ پَاک پڑھنے والا خوشبو لگائے یا اگر ہتی وغیرہ لگاتے۔

۶۔ قبلہ رو ہو کر دُرُودِ پَاک پڑھے۔

۷۔ دُرُودِ پَاک کے معانی سمجھ کر پڑھے۔

۸۔ اخلاص یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل اور رسولِ اکرم شفیعِ عظیم باعثِ ایجابِ عالم

## حکایت اللہ کے پیروں کے پیر محمد رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور عظمت کی نیت سے پڑھے  
باقی دین و دنیا کے سائے کام اللہ تعالیٰ کے سپرد کرے۔

۹۔ وُزُو پاک پڑھتے وقت دنیا کی باتیں نہ کرے۔ سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی اور شریعتِ مطہرہ کی پابندی رکھے منہیات  
سے بچے۔ حرام اور مشتبہ کھانے سے پرہیز کرے۔

۱۰۔ وُزُو شریف پڑھتے وقت یہ تصور کرے کہ شاہِ کونین اُمت کے والی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میرا وُزُو شریف سُن رہے ہیں اس لیے  
بعض بزرگانِ دین نے فرمایا کہ سرورِ دو عالم شفیعِ عظیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وآلہ وسلم کو (اللہ تعالیٰ کی عطا سے) حاضر و ناظر جان کر وُزُو پاک پڑھے

(مقامد السالکین ص ۵۶)

۱۱۔ جب کبھی سید المرسلین، رحمۃ اللہ علیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام پاک

سُنے تو وُزُو پاک پڑھے، کم از کم اتنا کہ لے "صلی اللہ علیہ وسلم" اور  
محبت سے انگوٹھوں کے ناخنوں کو بوسہ دے کر آنکھوں پر لگاتے

اگرچہ یہ فرض و واجب نہیں لیکن باعثِ صد برکات ہے۔ صل میں

یہ محبت کا سودا ہے، جس کے دل میں رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وآلہ وسلم کی محبت ہوگی وہ اس مُبارک فعل سے انکار نہیں کریگا

اور اگر کسی کا دل محبتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے

۱۔ اس مسئلہ کی تحقیق و تفصیل درکار ہو تو فقیر کی کتاب "ایوانیت و الجواہر" پڑھیں، انشاء اللہ تعالیٰ شکوک و  
شبهات دُور ہو جائیں گے۔ یہ کتاب مکتبہ سلطانیہ سے مل سکتی ہے۔



حَدِيثُ الْاَلْبَانِيِّ كَرِيْمٍ رَوَى عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

خالی ہو تو اُس کا کیا علاج؟ ایسا شخص اس بابرکت فعل سے جس پر نوبہ  
بجششے انکار کئے تو یہ اُس کے باطن کی آواز ہے۔

ہر کسے برطینتِ خود سے تند

تقبیل الالبانین اگرچہ ثبوت کے لحاظ سے درجہ استحباب میں ہے۔  
یعنی فعل مستحب ہے لیکن برکتیں بے شمار ہیں۔ سید دو عالم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے اذان میں میرا نام سُنا اور  
انگوٹھوں کے ناخنوں کو بوسہ دیا میں اُس کا قاندہ ہوں گا اور اسے  
جنت لے جاؤں گا۔

لیکن بعض حضرات ساری زندگی اسی چکر میں گزار دیتے ہیں  
کہ محدثین نے فرمایا ہے "لو یصح من المدفوع فی هذا  
شیء فقیر کہتا ہے کہ اگر بالفرض حدیث پاک میں اس باعث  
مغفرت فعل کا ذکر نہ بھی ہوتا تو بھی محبت والوں کے لیے جائز تھا،  
کیونکہ اس میں نام مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و  
توقیر ہے۔"

تعظیم جس نے کی ہے محمد کے نام کی

خدا نے اُس پر آتش دوزخ حرام کی

اللہ تعالیٰ ہی ہادی اور نیکی کی توفیق دینے والا ہے۔

۱۲۔ جب درود پاک کا وظیفہ پڑھ کر فارغ ہو تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کئے  
کم از کم اتنا کہ لے : وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۳۔ جہاں کہیں رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی اسمِ گرامی آئے تو لفظ ”سیدنا“ کا اضافہ کرے اگرچہ کتاب میں لکھا ہوا نہ ہو! ایک مرتبہ ایک ترکی نوجوان حضرت شیخ الدلائل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ”دلائل الخیرات“ پڑھنے لگا، جہاں کہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام پاک آتا وہ سیدنا نہیں کہتا تھا۔

حضرت شیخ قدس سرہ نے فرمایا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نام مبارک کے ساتھ سیدنا بھی کہہ! اُس نے کہا کہ جب کتاب میں سیدنا نہیں لکھا تو میں کیوں کہوں۔ حضرت شیخ قدس سرہ نے ہر طرح سے سمجھایا مگر وہ نہ مانا۔ رات جب وہ ترکی مرد سو گیا تو دیکھا کہ عالم رویا میں سیدنا فاروقِ عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور اُس کے پیٹ پر خنجر رکھ دیا اور پوچھا بتاؤ! حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اسمِ پاک کے ساتھ ”سیدنا“ کہے گا یا نہیں؟ وہ تو سیدِ عالمین ہیں تو کس گنتی میں ہے (وہ تو جنوں کے بھی سردار ہیں، انسانوں کے بھی، وہ خاکوں کے بھی سردار ہیں تو نوریوں کے بھی)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

دُرُودِ پَاک کے صیغے (کیفیات)

دُرُودِ پَاک کے صیغوں کے لیے متعلقہ کتابوں کا مطالعہ کیا گیا، دُرُودِ پَاک کے صیغے اتنے زیادہ ہیں کہ ان کا شمار کرنا مشکل ترین کام ہے۔ البتہ ”فضلِ صلوات“

## حیات النبیؐ کے حقیقی اثرات

اور ”دلائل الخیرات“ شریف میں اکثر صفیے مذکور و منقول ہیں۔  
 لہذا دلائل الخیرات شریف پڑھ لینا ہزار بار کتیں اور سعادت میں حاصل کرنے  
 کا ذریعہ ہے۔ لیکن فقیر کے نزدیک بطور وظیفہ وہ دُرود پاک پڑھنا چاہیے جو اپنے  
 شیخ (پیر و مرشد) کا فرمودہ ہو سا لک کے لیے وہی سب سے افضل ہوگا۔ لیکن  
 چونکہ بعض لوگ عوام میں تاثر پھیلاتے ہیں کہ دُرود ابراہیمی کے سوا کوئی دُرود  
 نہیں پڑھنا چاہیے لہذا اس غلط تاثر کو دور کرنے کے لیے چند صفیے  
 دُرود پاک کے لکھے جاتے ہیں :-

۱- سیدِ دو عالم، شفیعِ عظیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دُرود پاک

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا  
 صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ  
 حَمِيدٌ مُجِيدٌ ۝ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى  
 آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ  
 وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ ۝

۲- نبی اکرم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دُرود پاک

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نے دربار رسالت  
 میں عرض کی یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) ہم نے آپ پر سلام  
 عرض کرنے کا طریقہ جان لیا لیکن حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) یہ فرماتے کہ

حیرت کے شکار بن کر بجز اللہ سے

ہم آپ پر درود پاک کیسے پڑھیں؟

تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یوں پڑھو!

اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ  
عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِينَ وَ  
خَاتَمِ النَّبِيِّينَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ  
إِمَامِ الْخَيْرِ وَرَسُولِ الرَّحْمَةِ۔

اللَّهُمَّ ابْعَثْ مَقَامًا مَحْمُودًا يَنْبِطُ بِهِ الْأَوْلُونَ  
وَالْآخِرُونَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَبِيهِ  
الْوَسِيلَةَ وَالذَّرَجَةَ الرَّفِيعَةَ مِنَ الْجَنَّةِ اللَّهُمَّ  
اجْعَلْ فِي الْمُصْطَفَيْنِ مَحَبَّتَهُ وَفِي الْمُتَرَبِّينِ  
مُودَتَهُ وَفِي الْأَعْلِينَ ذِكْرَهُ وَالسَّلَامَ عَلَيْهِ  
وَرَحْمَةَ اللَّهِ وَبَرَكَاتَهُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى  
مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى  
إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ اللَّهُمَّ  
بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا  
بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ  
إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ

(سعادۃ الذاہرین ص ۷)



صَلَّى عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳ - حبیبِ خدا شاہِ انبیاءِ صلواتُ اللہِ وسلامُ علیہِ وسلمِ علیہمِ اجمعینِ کا درودِ پاک

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَأَزْوَاجِهِ  
أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِيَّتِهِ

(سعادة الدارين ص ۲۳۱)

۴ - رسولُ اللہِ صلی اللہُ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا درودِ پاک

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا أَمَرْتَنَا أَنْ  
نُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ كَمَا يَنْبَغُ

أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ ○ (سعادة الدارين ص ۲۳۲)

۵ - سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا درودِ پاک

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَاةً

تَكُونُ لَكَ رِضًا وَرِجَاءً وَأَعْطِهِمُ

الْوَسِيلَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُودَ الَّذِي وَعَدْتَهُ

وَاجْزِهِ عَنَّا مَا هُوَ أَهْلُهُ وَاجْزِهِ عَنَّا مِنْ

أَفْضَلِ مَا جَدَيْتَ نَبِيًّا مِنْ أُمَّتِهِ وَصَلِّ

عَلَى جَمِيعِ إِخْوَانِهِ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصَّالِحِينَ

يَا أَرْحَمَ الرَّحِيمِينَ ○ (سعادة الدارين ص ۲۳۳)

۴ - صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا درود پاک

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ  
الْمُقَدَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

(سعادة الدارين ص ۲۳۲)

۵ - حبیبِ العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا درود پاک

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى رُوحٍ مُحَمَّدٍ فِي الْأَرْوَاحِ وَعَلَى  
جَسَدِهِ فِي الْأَجْسَادِ وَعَلَى قَبْرِهِ فِي الْقُبُورِ -

(سعادة الدارين ص ۲۳۱)

۸ - سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا درود پاک

حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وآلہ وسلم کی امت کی شان کو ملاحظہ کیا تو دربارِ الہی میں درخواست پیش  
کی یا اللہ! مجھے بھی اُس امت میں سے کروے!

ارشادِ باری تعالیٰ ہوا ”اے پیارے کلیم! تو میرے حبیبِ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھ تو اُس وقت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ  
والسلام نے یہ درود پاک پڑھا:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ



صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ

وَمَعْدِنِ الْأَسْرَارِ وَمَنْبِجِ الْأَنْوَارِ وَجَمَالِ  
الْكُوفَيْنِ وَشَرَفِ الدَّارَيْنِ وَسَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ  
الْمَخْصُومِ بِقَابِ قَوْسَيْنِ ۝

(سعادة الدارين ص ۲۳۲)

۹ - بَابُ مَدِينَةِ عِلْمٍ حَيْدِ كَرَارِ مَوْلَى عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَاوَرُو دِوَاك

صَلَاةُ اللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَأَنْبِيَائِهِ وَرَسُولِهِ  
وَجَمِيعِ خَلْقِهِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَلَيْهِ  
وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

۱۰ - سَيِّدَةُ النِّسَاءِ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا كَاوَرُو دِوَاك

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مَنْ رُوْحُهُ مَحْرَابُ الْأَرْوَاحِ  
وَالْمَلَائِكَةُ وَالنُّكُوتِ ۝ اللَّهُمَّ صَلِّ  
عَلَى مَنْ هُوَ إِمَامُ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ ۝ اللَّهُمَّ  
صَلِّ عَلَى مَنْ هُوَ إِمَامُ أَهْلِ الْجَنَّةِ عِبَادِ اللَّهِ  
الْمُؤْمِنِينَ ۝ (سعادة الدارين ص ۲۳۵)

۱۱ - سَيِّدُنَا ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَاوَرُو دِوَاك

اللَّهُمَّ يَا دَائِمَ الْفَضْلِ عَلَى الْبَرِيَّةِ ۝ يَا بَاسِطَ

صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِهِ

الْيَدَيْنِ بِالْعِطْيَةِ ۝ يَا صَاحِبَ التَّوَاهِبِ التَّائِبَةِ  
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ خَيْرِ التَّوَاهِبِ سَجِيَّةٍ ۝ وَاعْفِرْ لَنَا  
يَا ذَا الْمَلَأْتِ فِي هَذِهِ الْعَشِيَّةِ ۝ (سعادة الدارين ص ۲۴۲)

قطب الاقطاب فرد الاف اغوث الاغوث  
- ۱۲ - سيدنا غوث اعظم جيلاني قدس سره کا درود پاک

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ  
بِحَبْرِ أَنْوَارِكَ وَمَعْدِنِ اسْتِرَارِكَ وَلِسَانِ  
مُحَبَّتِكَ وَعُدْوَسِ مَمْلَكَتِكَ وَرَامَامِ  
حَضْرَتِكَ وَطِرَازِ مُلْكِكَ وَخَزَائِنِ  
رَحْمَتِكَ وَطَرِيقِ شَرِيعَتِكَ الْمُتَكَدِّذِ  
بِمَشَاهِدَتِكَ إِنْسَانَ عَيْنِ التَّوَجُّودِ وَالسَّبَبِ  
فِي كُلِّ مَوْجُودٍ ۝ عَيْنِ أَعْيَانِ خَلْقِكَ  
الْمُتَقَدِّمِ مِنْ نُورِ ضِيَائِكَ صَلَوةً تُخَلِّقُ  
بِهَا عَقْدَتِي وَتُفَرِّجُ بِهَا كُرْبَتِي صَلَوةً  
تَرْضِيكَ وَتَرْضِيهِ وَتَرْضَى بِهَا عَنَانَا  
يَا رَبَّ الْمَلَمِيتِ ۝ عَدَدَ مَا أَحَاطَ بِهِ  
عِلْمُكَ وَأَحْصَاهُ كِتَابُكَ وَحَدَى  
بِهِ قَلَمُكَ وَعَدَدَ الْأَمْطَارِ وَالْأَحْجَابِ



صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

وَالْأَشْجَارِ وَمَلَائِكَةِ الْبِحَارِ وَجَمِيعِ مَا  
خَلَقَ مَوْلَانَا مِنْ أَوَّلِ الزَّمَانِ إِلَى آخِرِهِ  
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ ۝ (سعادة الدارين ص ۲۵۵)

مناجات الحبيب من البعيد والفتريب

۱۳ - للشيخ برهان الدين ابراهيم شاذلي رحمه الله تعالى عليه

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ۝  
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ اللَّهِ ۝  
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ الْإِلَهِ  
الْمُتَّبُودِ ۝ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا  
مَنْ جَاءَ بِالْأَحْكَامِ وَالْحُدُودِ ۝ الصَّلَاةُ  
وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا دَا أَعْلَى الْمَحْوِ الْمُشْهُودِ ۝  
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُفِضَ الشُّهُودِ ۝  
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَيْنَ الْوَجُودِ ۝  
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سِرَّ كُلِّ مَوْجُودِ ۝  
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى صَجْعَتِكَ  
وَاللَّكِّ وَجَمِيعِ صَحَائِكَ مَا دَامَ التَّعْرِيفُ ۝

۱۴ حضرت غوث اعظم مجرب سبحانی قطب ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا درود پاک "کبریت احمد" کے نام سے مشہور ہے جو کہ عام کتب خانوں سے کتابی صورت میں مل جاتا ہے۔



وَاسْتَمَعَ التَّنْظِيلَ وَالتَّوَقُّفَ ۝ (سعادة الدارين ص ۲۶)

میر حضرت شاذلی نے فرمایا کہ جو شخص گنبد خضراء سے دور اپنے وطن یا علاقے میں یہ دُرود پاک پڑھے وہ یوں تصور کرے کہ میں سید و عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے حاضر ہوں اور اپنے آقا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کو خطاب کر رہا ہوں۔ (سعادة الدارين ص ۲۶)

تنبیہ: بعض لوگ دُرود شریف بصیغہ خطاب میں کبیدہ خاطر ہوتے ہیں لیکن حاجی امداد اللہ مہاجر مکی فرماتے ہیں کہ عالم امر جہت و زمان کے ساتھ مقید نہیں ہوتا لہذا اس صیغہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پڑھنے میں کوئی شک نہیں ہے۔

اے عزیز! اے میرے مسلمان بھائی!

اصل چیز محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ہے، جتنی بھی دل میں اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت زیادہ ہوگی اتنا اُس کا ایمان قوی اور مضبوط ہوگا اور جب ایمان پختہ ہوگا تو سارے شکوک شبہات ختم ہو جائیں گے۔

تفسیر رُوح البیان میں ہے:

الْإِيمَانُ يَقْتَضِي الشُّكْرَ وَالْإِعْتِرَافَ ظَاهِرًا  
وَبَاطِنًا۔

ایمان ظاہری اور باطنی اعترافات کی جڑ کاٹ دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ مجھ فقیر کو اور سب مسلمان بھائیوں کو اپنے حبیب پاک

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صاحبِ لولاك صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے وافر حصہ عطا فرماتے  
یہی سرمایہ حیات ہے اور یہی ذریعہ نجات، یہی معرفتِ الہی کا باب ہے  
اور یہی مدارِ حسنات ہے۔

وَاللَّهُ تَعَالَى الْمَوْفِقُ وَنَعْمَ الْوَكِيلُ وَصَلَّى اللَّهُ  
تَعَالَى عَلَى حَبِيبِهِ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ سِنْدِ الْأَصْفِيَاءِ  
وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ الطَّاهِرَاتِ  
الطَّيِّبَاتِ أَتَمَّهَا الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّتِهِ وَ  
أَوْلِيَاءِ أُمَّتِهِ وَعُلَمَاءِ مِلَّتِهِ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ وَ  
سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ  
رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

فقیر ابو سعید محمد امین غفرلہ والودی

۱۵ جمادی الاول ۱۴۰۱ھ

## فہرست مضامین

صفحہ نمبر	نام مضامین
۵	ابتدائیہ
۱۰	درود پاک کے ۷۲ فوائد
۱۹	محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان ہے
۲۱	حضور کے وسیلہ کے بغیر قرب خدا چلنے والا مردود ہے
۲۳	مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از خواجہ بطامی قدس سرہ
۲۴	سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک
۲۴	ساری خدائی کے بہتم اعلیٰ حبیب خدا ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۲۵	قاسم جنت حضور ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۲۷	بیگانگی کی چند مثالیں
۳۰	پہلا باب : درود پاک کی فضیلت احادیث مبارکہ سے
۴۲	آب کوثر صحیح العقیدہ کو ہی نصیب ہوگا
۱۱۶	دوسرا باب : درود پاک کی فضیلت اقوال مبارکہ سے
۱۳۸	تیسرا باب : درود پاک کے متعلق واقعات
۱۳۸	دُنیاوی پریشانیوں اور مصیبتوں کا مداوا
۱۶۵	انحصار بول کا علاج
۱۶۹	درود پاک کی برکت سے رہائی مل گئی
۱۷۳	درود پاک کی برکت سے عمید ہو گئی
۱۷۴	درود پاک کی برکت سے دُنیاوی انعامات

## حیاتِ اذیت کے پیرائے پر نور و برکت

صفحہ نمبر	نام مضامین
۱۷۶	دردِ پاک کی برکت سے مسخ شدہ صورت منور ہو گئی
۱۹۷	دردِ پاک کی برکت سے لاکھ کی شفاعت
۲۱۳	شیخ محمد بن سلیمان جزولی کا ۷۵ سال بعد جسم تروتازہ
۲۱۳	گستاخ صحابہ کی توبہ
۲۱۷	شاہ عبدالرحیم کو موتے مبارک عطا ہوئے
۲۲۲	دردِ پاک کی برکت سے جان کئی میں آسانی
۲۲۲	سوس لاکھ گنا بخشا گیا
۲۲۳	خلادین کثیر کو بخشش کی نوید
۲۲۷	دردِ پاک کی برکت سے مسجد منور ہے
۲۲۷	قبر میں انعامات
۲۲۷	معذب بڑکی کو نورانی تاج
۲۳۳-۲۳۱	باوا زبند دردِ پاک پڑھنے سے سارے بچنے گئے
۲۳۵	علمائے کرام کو انعامات
۲۳۶	دردِ پاک کی برکت سے آخرت میں انعامات
۲۳۹	سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان کے ضامن بن گئے
۲۵۸	حصولِ شفاعت کے لیے دردِ پاک کی کثرت
۲۶۲	دردِ پاک میں نخل کرنے والوں کا انجام
۲۶۷	محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے جہازہ پر نور کی بارش
۲۶۸	گستاخی کرنے والوں کا انجام
۲۷۲	ادب کرنے والوں کو انعام
۲۷۴	دردِ پاک پڑھنے کے آداب
۲۷۷	دردِ پاک کے صیغے
۲۸۷	آب کوثر کے متعلق بشارات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا صَاحِبَ الْجَمَالِ يَا سَيِّدَ الْبَشَرِ

يَا مَنْ جَمَعَتْ لَكَ الْبَرَكَاتُ وَالْأَنْبِيَاءُ

لَا يَكْفُرُونَ بِكَ سِوَاكَ مَا كَانَ خَلْقُ

بَعْدَ خَلْقِكَ فِي حَقِّكَ مَصْرُوعًا

سورة الاحزاب

وَمَا كَانَ لَكُمْ لِيُؤْتِكُمْ مِنْهُ

شَيْءٌ مَّا كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ

أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَكُمْ خَيْرٌ مِنْ أَمْرِهِمْ  
وَمَنْ يُعَصِرِ اللَّهَ فَرَسُوهُ فَقَدْ ضَلَّ

سورة الاحزاب ص ٣٣

اور نہ کسی مسلمان مرد نے مسلمان عورت کو پہنچاتا ہے کہ جب اللہ و رسول کچھ حکم فرمائیں تو انہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار ہے اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اسے رسول کا وہ بیشک صدمہ منگرا ہی ہے کا

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں۔

اس کو

نام کتاب:

حضرت علامہ الحاج مفتی محمد امین صاحب دہلی کا ترجمہ

مصنف:

احمد علی بھٹہ

کتابت:

عثمان عمر باسٹ پرنٹرز لاہور  
0300-9400583

پرنٹنگ سروسز:

الباسٹ گرافکس لاہور

ٹائٹل ڈیزائن آرٹ ورک:

مکتبہ سلطانیت

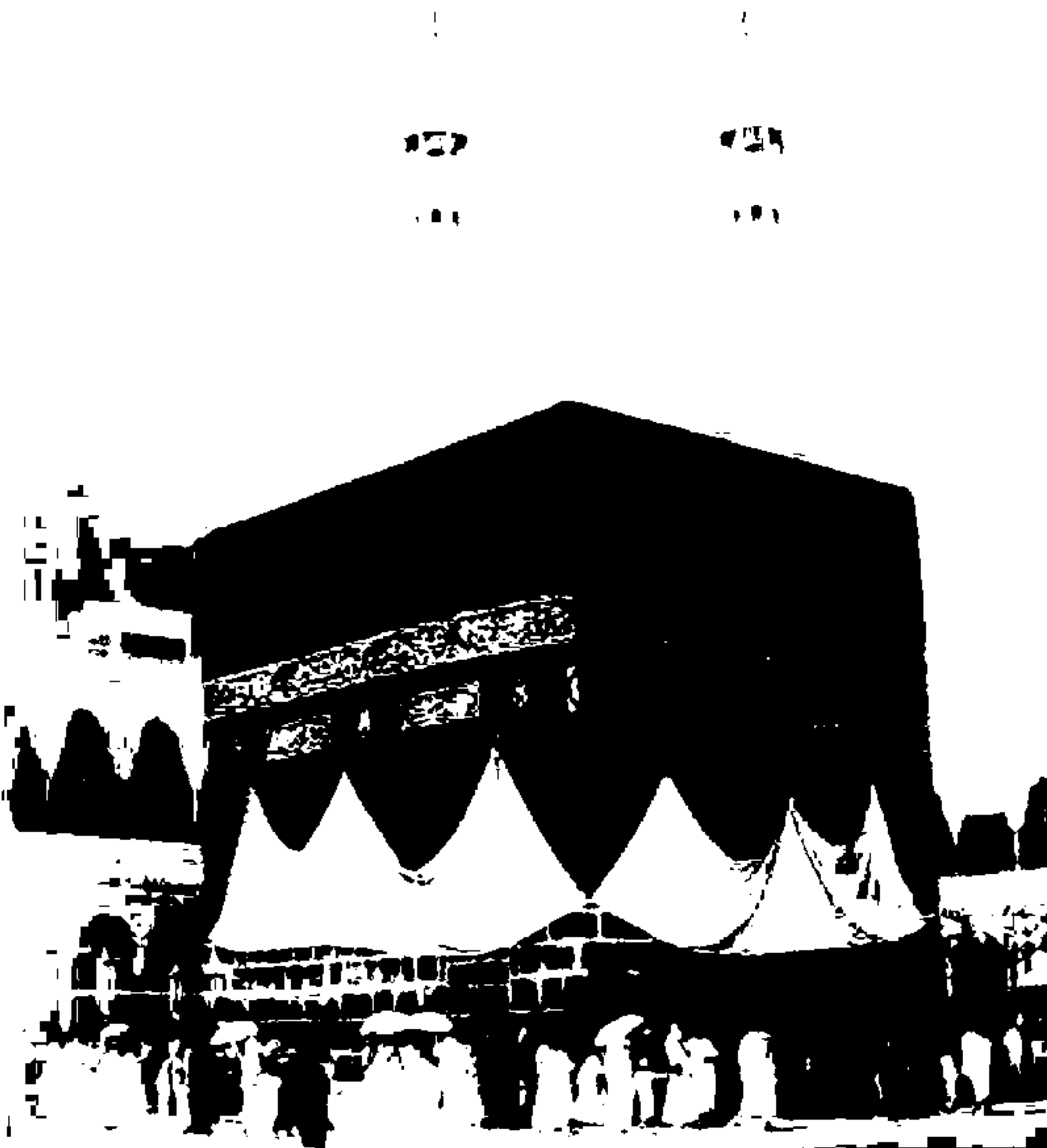
ناشر:

محمد پورہ، مین بازار فیصل آباد، پاکستان

فون: 0092 41 2637239

سال اشاعت: یکم ربیع الاول ۱۴۲۹ھ

# الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

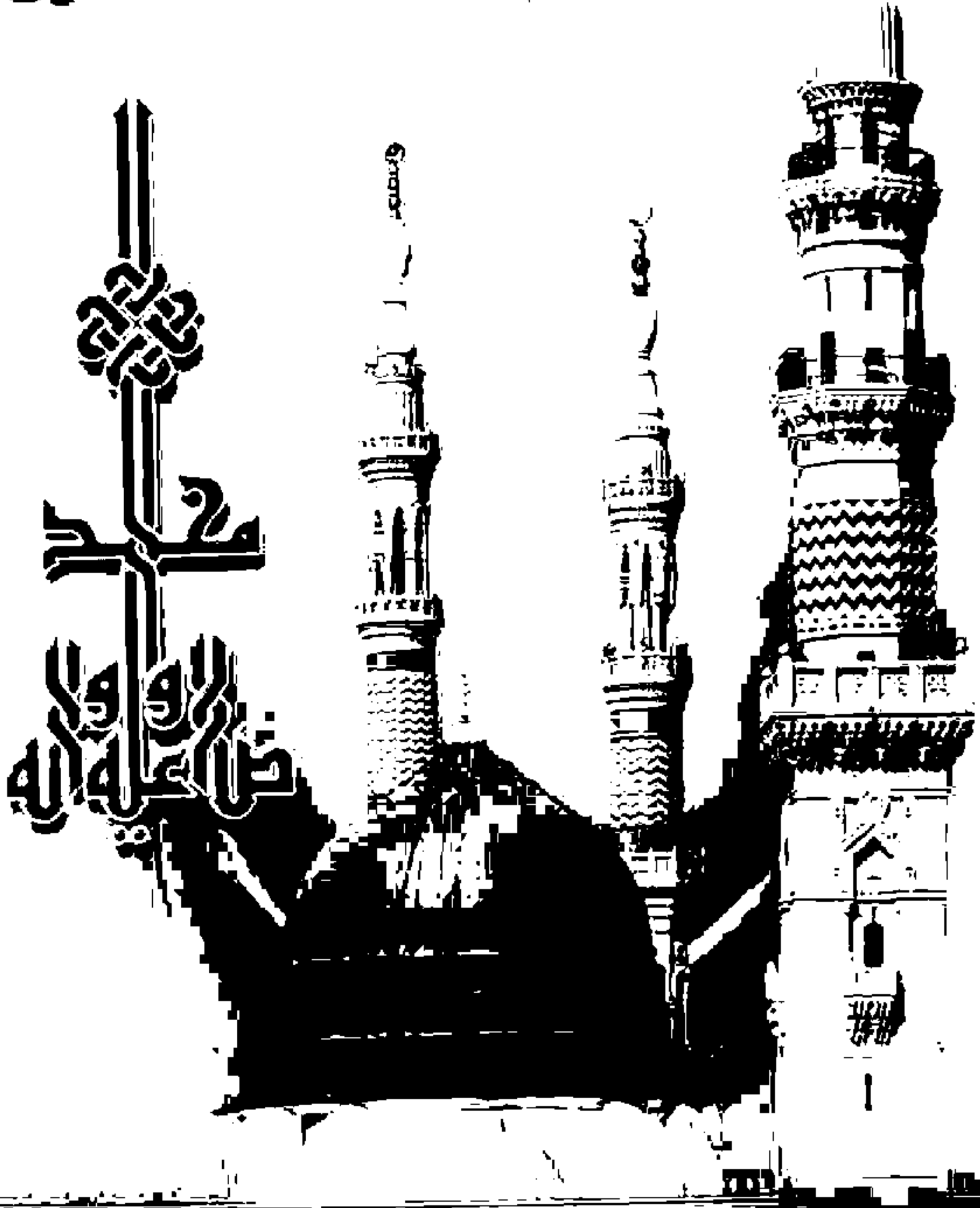


marfat.com

Marfat.com



وَالسَّلَامُ عَلَى رَحْمَتِ الْعَالَمِينَ



marfat.com

Marfat.com

marfat.com

Marfat.com